# اسلام کا نظامِ عفت وعصمت

تالیف

یحی سلیمان العقیلی

ترجمہ واضافہ

محمد مصطفی عبد القدوس ندوی

ناشر

الفاروق پبلیکیشنز کڑپہ ، اے پی (انڈیا)

ویب سائٹ کا پیغام

- **ایسا معاشرہ وسماج جو صلاح کا طالب ہو .**
- **ایسا خاندان جو اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کے لئے کوشاں ہو .**
- **ایسا مسلمان جس کے مطمح نظر سیدھے راستے پر استقامت ہو .**
- **خاص طور پر معاشرہ کے نوجوان۔**

**اس نقطۂ نظر ومنہج کے مقاصد درج ذیل ہیں :**

- **عفت وعصمت کے اخلاقی اقدار کو عام کرنا، اور استعفاف یعنی عفت کے راستے پر چلنے اور اس کو اختیار کرنے کے مناہج کو تربیتی ، حفاظتی اور ناصحانہ قواعد وضوابط سے توضیح وتشریح۔**
- **جنسی انحراف کے اسباب وذرائع کا جائزہ اور معاشرہ پر مرتب ہونے والے اس کے اثرات و نتائج کا ذکر۔**
- **ا ن وسائل و تجربات کی طرف رہنمائی جو عفت وعصمت کے اخلاقی اقدار کوفروغ دینے اور ان کی جڑ کو مضبوط کرنے میں ممد ومددگار ہوتے ہیں .**

- **ایك ایسا علمی ،تربیتی اور معاشرتی ماحول فراہم کرنا جس میں نوجوان مردو زن اپنے سوالات کے جوابات پاسکیں اور جنسی ادراك وفہم سے متعلق مشکلات ومسائل کی بابت مشورہ کرسکیں۔**
- **گفتگو وشنید ، معلومات اورتجربات کے تبادلےکا میدان فراہم کیا جائے۔**

**ویپ سائٹ کا نگراں**

**یحی سلیمان العقیلی**

# مقدمہ

یہ کتاب ان نوجوانوں کے دل کی آواز ہے جن کے دلوں میں جنسی خواہشات انگڑائیاں لیتی ہیں لیکن اکثر نوجوان اس کے اظہار کی جرءت نہیں کرتے ہیں اور ساتھ ہی وہ اس بات کے خواہاں ہوتے ہیں کہ ان کا نفس پاکیزہ ا ور عفیف رہے اور وہ اس ارادہ میں مخلص وصادق ہوتے ہیں ، اس کتاب کی تالیف کا یہی سبب ہے ، گویا کہ یہ کتاب بہت سے نوجوانوں کے دل کا ترجمان ہے ۔

میرے دینی و ایمانی بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خط آپ کو کافی تردد کے بعد لکھ رہا ہوں ، شیطان کی طرف سے بار بار وساوس آرہے تھے ،نفس امّارہ مزید اس پر زخم پر نمك چھڑکنے کا کام کررہاتھا ، بسا اوقات اس کی وجہ سے میں اللہ تعالی کی طاعت سے غافل ہوجاتا تھا اور اپنے بھائیوں کےساتھ اللہ کے راستے میں کام کرنے سےغفلت ہوجا تی تھی، جب میں تنہا ہو تا ، میرے ساتھ میرا نفس ہوتا کوئی اور نہیں ہوتا تو اس وقت میرے اوپر اس طرح کے برے خیالات آتے تھے اور وساوس کی یلغار ہوتی تھی کہ اس سے ا پنی جان کو نہیں بچا سکتا تھا سوائے اس کے کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوجاؤں ، میں اسی پس و پیش میں گرفتار تھا یہاں تك کہ ایك دن میں نےاس سے خلاصی کا پختہ ارادہ کر لیا ۔

نفسانی خواہشا ت اورجنسی میلان سے کوئی بشر خالی نہیں،اور نوجوان میں خاص طور پر اس کا ابال کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے، اور بہت سے نوجوان اس میں مغلوب

ہوجاتے ہیں اور وہ اپنے نفس سے مقابلہ نہیں کرپاتے ہیں ،میں بھی اپنے بارے میں خائف ہوں کہ کہیں میر ا نفس مجھ پر حاوی ہوجا ئے اور میں اس کے سامنے بے بس ہوجاؤں، اے میرے بھائی میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم مجھے اس گڑہے سے بچاؤ۔

اللہ کی قسم میں اس وقت دین پر ایسے ہی قائم ہوں جیسے گویا کہ میں آگ کے انگاڑے پر ہوں ، جب میں گاڑی میں سوار چلتا ہوں اوردائیں طرف دیکھتا ہوں تو ایك بے پردہ دوشیزہ زیب و زینت سے آراستہ پری جیسی کھڑی نظر آتی ہے ۔ جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ بیٹھتا ہوں تو میر ے سامنے ٹیلیویژن ہوتا ہے جس کے اسکرین پر فحش فلم چل رہی ہوتی ہے، جس میں برہنہ تصویریں آتی ہیں ۔ میں اپنے گھر میں بیٹھے اخبار وجرائد اور پرچے پڑھتا ہوں ان میں ایسی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں جو نفس کو ابھار تی ہیں اور بعض اوقات میری نگاہ ایسی چیز پر پڑتی ہے جو میرے نفسانی خواہشات کو برانگیختہ کرتی ہے اورمیرے اندر ہیجانی کیفیت کو بڑھا وا دیتی ہے ، اور بعض دفعہ ان پرچوں اور اخباروں میں بعض ایسی خبریں اور قصے ہوتے ہیں جو نفس امّارہ کے اندرچھپی برائی کی چنگاری کو ہوا دیتے ہیں اور اس کو شعلہ بنانے کا کا م کرتے ہیں ۔

اللہ کی قسم تم مجھے بتاؤ کیسے میں اپنے آپ کو بچاؤں؟ کیسےمیں سیدہے راستہ پر میں گامزن رہوں؟ میں اپنے ارد گرد نوجوانوں کو دیکھ رہاہوں کہ وہ برائی میں ڈوب چکے ہیں ، ہلاك و برباد ہوچکے ہیں ، اب وہاں سے ان کی واپسی مشکل ہے اور اس سے خلاصی دشوار ہے ۔

میں بھی اس وقت مشکل میں پڑا ہوں ، میرا بھی اپنے نفس کےساتھ کشمکش جاری ہے ، مجھے خطرہ ہے کہ کہیں زیادہ طول کھینچا تو کہیں میں بھی ہلاك نہ ہوجاؤں جیساکہ دوسرے لوگ ہلاك ہوچکے ہیں ،ارے یارومیری مدد کرو ، اللہ تمہاری مدد کرے گا ، مجھے کوئی ایسا راستہ بتاؤ جس پر چل کر میں اپنے آپ کو ہلاکت سے بچا سکوں ، تم اللہ کے پاس ماجور ہوگے اور بڑے ثواب پاؤگے ۔

آپ کا بھائی .....،،

یہ اوراس جیسے تیرے پاکیزہ نوجوان بھائی کے لئے میں نے یہ کتاب تالیف کی ہے جو اللہ کی مرضی وخوشنودی والی اسلامی پاکیزہ زندگی گذارنا چاہتےہیں۔اس کےمقابلہ میں جنسی انحراف کے نقصانات اوراس کی سنگینیت کو اجاگر کرتے ہوئے اسلام کےموقف کو واضح کیا ؛ تاکہ نوجوان اس سے واقف ہوسکیں ۔ ہم سب نوجوانوں کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس انحراف کے اقسام واجزاء کو جانیں اور اس کی ناکامی کے مظاہر سے بھی آگاہ ہوں جیسے عشق اور استمناء(ہاتھ کے ذریعہ آلۂتناسل سے لذت حاصل کرنا )کی بری عادت اور اس کے بارے میں اسلا م کا حکم ۔

ہم اس کتاب میں اخلاقی انارکی وبگاڑ کے اسباب کا جائزہ لیا ہے ، اور ساتھ ہی یہ بھی بتا نے کی کوشش کی ہے کہ عفت وعصمت کی راہ میں کیا چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں ؟آخر میں عفت و عصمت کے بارے میں حدیثیں بھی ذکر کی ہیں ، عفت اختیار کرنے کے نتائج وثمرات پر روشنی ڈالی ہے ، اور عفت کی راہ پر چلنے والے لوگ

ہر زمانے میں رہے ہیں، اس بات کو ثابت کرتے ہوئے اس کی چند مثالیں بھی پیش کی ہیں ۔

ہم اس کتاب میں عفت اختیار کرنے کی بابت تربیتی اصول وضوابط اور حفاظتی قواعد کو مستقل جگہ دی ہے ، اور عفت کے لئے رکاوٹ جیسے انٹرنیٹ،تفریحی وسائل اورجدید ذرائع ابلاغ کےضرر رساں پہلوؤں سے بچنے کی تدابیر اور بنیادی اصولوں کی طرف بھی اشار ہ کئے ہیں ۔

## ۱ – انسانی زندگی پر جنسی انحراف کے برے اثرات ونتائج

اللہ تعالی نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ، مکرم ومحترم بنایا ، اس کے اعضاء درست ا ورمعتدل ومتوازن بنائے،اس میں نفسانی خواہشات اور طبعی میلانات ودیعت کئے،اس میں عقل اور روح ڈالے ،بہت ساری مخلوقات پر فضیلت بخشی اور اس کو اشرف المخلوقات بنایا ۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ انسان فرشتہ اور حیوان کے درمیان ایك مخلوق ہے، کامل عقل ، روحانی بلندی اور حیوانی شہوانیت کے درمیان مجسم نمونہ ہے ۔

بہت ساری مخلوقات پر انسان کو فضیلت حاصل ہونے کے ساتھ سا تھ اور اس میں پیدائشی خواہشات ودیعت ہونے کے باوجود ، خوبرو ،موزوں ،مناسب بلکہ بہترین سانچہ میں ڈھالا اور اس سے بہتر اس کی ساخت نہیں ہوسکتی ، اللہ تعالی اس بات کو اپنے کلام میں اس طرح بیان فرمایا:

{لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ}[التين:۴]

"ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے".

وہ اپنی عقل و روحانی طاقت وبلندی کی بناء پر جہاں فرشتے کے مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے، وہیں اگر وہ خواہشات میں ڈوبا تو جانور کی صف میں جا سکتا ہے ۔

انسان میں متضاد صفات وصلاحیت کا پایا جانا اس کے لئے باعث ننگ وعار نہیں ہے اور نہ ہی کوئی عیب کی بات ہے ا ور نہ ہی اس کی وجہ سے اس کی قدر وقیمت میں کوئی کمی آتی ہے ؛ بلکہ یہی چیز اس کو اوپر اٹھاتی ہے ، اس کو دوسری مخلوقات کے درمیان ممتاز واشرف بناتی ہے اور وہ مکر م ومعظم متصور ہوتا ہے ۔

لیکن انسان جب فطرت سے انحراف اور بغاوت کرتا ہے تووہ اس وقت حیوان کی صف میں پہنچ جاتا ہے بلکہ اس سے بدتر ہوجاتا ہے ، اور ایسے وقت میں اس کا رشتہ اللہ تعالی سے کٹ جا تا ہے اور وہ جانوروں کی طرح زندگی گذر بسر کرنے لگتا ہے اور اسی کے رنگ میں رنگ کر اسی کی جیسی حرکتیں کرتا پھرتا ہے ، جس کی وجہ سے اس کے خیر کےسوتے خشك ہوجاتے ہیں ، اس میں شر کے چشمے ابل پڑتے ہیں ، اس کے لئے خواہشات ہی منظورنظر اور مقصود بن جاتی ہیں اور دنیا ہی سب کچھ اور اس کا مبلغ علم ہو جاتی ہے (۱)،اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا}[الفرقان:۴۳-۴۴]

"بھلا آپ کیا سمجھتے ہیں ، جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہو ، کیا آپ اس کا ذمہ لے سکتے ہیں ؟ یا آپ کا خیال ہے کہ ان کی اکثریت

(۱) الاسلام والجنس، فتحی یکن۔

**سنتی یا سمجھتی ہے ؟ نہیں ، وہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں ؛ بللکہ ان سےبھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں " ۔**

**معلوم ہےکہ جانوروں کو اس کا چرواہا راہ دکھاتا ہے تو وہ دیکھ لیتے ہیں اور وہ اس راہ پر چلتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی راستے سے بچاتے ہیں اور برے انجام سے محفوظ رہتے ہیں (۲)**

**انسان انسانیت کو خیر باد کہدے اور بنی آدم کی فہرست سے خارج ہوجائے؛ تاکہ وہ جانور کہلائے ، اور اسے جو تکریم انسانیت عطا ہوئی تھی اس سے وہ عاری ہوجائے ، یہ کتنا ہی خطرناك جنسی انحراف اور کھلا ہو ا خسارہ ہےکہ وہ انسان سے حیوان بن کر زندگی گذارنا پسند کرتا ہے ۔**

**انسا ن صفت ملکوتیت اوربہیمیت ، مادیت اور روحانیت ، جسم اورنفس کے تقاضے سے مرکب ہے ، اسے اس وقت تك سکون و راحت میسرہونا ممکن نہیں جب تك کہ اس کی تمامتر فطری ضرورتیں پوری نہ ہوں ۔ مادی دنیا اور مادیت پسند نظریات انسان کو سکون وراحت پہونچانے میں بری طرح ناکام ثابت ہوچکے ہیں ۔ مذہب بیزاری ، دین سے دوری ، زمین پر اللہ کی حاکمیت کا معطل ہونا ، انسانی خود ساختہ قوانین اور مادی نظریات سے پیدا ہونے والے دستور حیات اور اصول وضوابط نے انسانی قافلہ کو سیدھےراستے سے منحرف کیا اور شرور وفتن اور اخلاقی فساد کےبھول بھلیوں میں لاکر چھوڑدیا (۳) ۔**

(۲) تیسیر الکریم الرحمن: عبد الرحمن السعدی ۔

(۳) الاسلام والجنس، فتحی یکن ۔

## ۲ – ایمان پر جنسی انحراف کا اثر

**جنسی انحراف کا بڑا ہی خطرناك پہلو اور اس کا برا اثریہ ہے کہ مومن سے اس کا ایمان سلب ہوجاتا ہے ، انحراف کی راہ پر چلتے وقت اور اپنی شہوت کا غلام اوراسیر بنتے وقت اس کا ایمان اس کے دل سے رخصت ہوجاتا ہے ؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا}[الفرقان:۴۳]

**"بھلا آپ کیا سمجھتے ہیں ، جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہو ، کیا آپ اس کا ذمہ لے سکتے ہیں ؟ ".**

**خواہشات کی بندگی میں ڈوبنے والے اور اس کے اسیر کی حالت یہ ہے کہ اللہ تعالی ان کے حواس کو بے حس کردیتے ہیں اور ان پر ہدایت کے راستہ کو مسدود کردیتے ہیں ، یہاں تك کہ وہ بیدار ہوجائیں ، اللہ تعالی کی طرف رجوع ہوں اور توبہ واستغفار کریں ؛ کیونکہ ہدایت کا دینا اسی کے ہاتھ میں ہے؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ}[الجاثية:۲۳]

**"بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا ؟ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا اوراللہ سمجھ بوجھ کے باوجوداس کو ہدایت سے محروم کردیا ، اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پر دہ رکھ دیا ، تو اب اللہ کے سوا کون اس کو ہدایت پرلاسکتا ہے ؟ کیا تم سوچتے نہیں ہو ؟"**

ایك مومن کے لئے اس سے بڑھ کر برا اور کیا ہوسکتا ہے کہ اس کے دل سے ایمان نکل جائے ؛ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :«لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ»(۴) "بدکار جس وقت بدکاری کرتا ہے اس وقت وہ مومن باقی نہیں رہتا ہے ". ایك دوسری حدیث میں ارشادِ رسول ﷺ ہے: زنا کار شخص کا ایمان اس کے اوپر اٹھ جاتا ہے گویا کہ وہ سائبان ہے (۵).اللہ تعالی ہم سب کو ایمان کے سلب اور شیطان کے کچوکے سے حفاظت فرمائے .

## ۳ ـ انسانی معاشرہ وتہذیب پر جنسی انحراف کا اثر

جنسی انحراف سے جہاں فر د متاثر ہوتا ہے وہیں پورا معاشرہ بھی اس کی لپٹ میں آتا ہے جس طرح آگ آہستہ آہستہ پوری بستی کو اپنی لپٹ میں لے لیتی ہے ،اسی طرح برائی کا حال ہے ؛ اسی لئے حضرت ابوبکرؓ نے ارشاد فرمایا: " کسی قوم میں جب کوئی برائی پھیلتی ہے تو اللہ تعالی اس قوم پر بلاء کو عام کردیتا ہے"(٦).

جنسی انارکی اور افراتفری کے میدان میں موجودہ مہذب اپڈوڈیٹ معاشرہ بڑا ہی فائق ہے، اس معاشرہ کو ترقی یافتہ معاشرہ کہا جاتا ہے جوکہ انسانی اقدار ، حسن آداب زندگی اور اچھے اخلاق وکردار سے خالی ہے، جس نے انسانی معاشرہ کو حیوانی معاشرہ بنادیا ، جس میں ہوس پرستی ،لذت اندوزی ، شہوت انگیزی ، نفسانی خواہشات اور نفس کی سیرابی کیسے بھی ہو ، کی سوچ غالب ہے(۷).

(۴) بخاری(۲۴۷۵)، مسلم(۵۷)،عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ. (۵) ابوداود (۴۶۹۰)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ.

(٦) السيرة النبوية لابن هشام:٦/٨٢ ۔ (٧) الاسلام والجنس، فتحی یکن۔

**بڑا ہی افسوسناك پہلو ہے کہ یہ معاشرہ جنسی انارکی میں اس حد تك ڈوب چکا ہے کہ بے عقل چوپائے - جو کہ خود شہوت کے پرستار ہیں- بھی اسے دیکھ کر شرماتے ہیں ،اس سے دور بھا گتے اور گھن کرتے ہیں ۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہےکہ موجودہ ترقی یافتہ معاشرہ کس حد تك اخلاقی زوال کا شکار ہے ۔**

**قوم کی زندگی اور اس کی تہذیب وثقافت کی پائیداری کا انحصار وسرچشمہ، اس کا حسن اخلاق وکردار ہے ؛ پس اخلاق وکردار اگر باقی ہے تو وہ قوم زندہ ہے ، ورنہ وہ مردہ ہے۔ مادی وعلمی اعتبار سے قوم چاہے کتنی ہی ترقی کرجائے ، یہ ترقی انسانی شرافت وثقافت کے قیام کے لئے کافی نہیں ہے ، جیساکہ کسی شاعر نے کہا :**

**"جب تك اخلاق ہیں تو قومیں ہیں ، اگر اخلاق نہیں تو قومیں نہیں"**

**اس حقیقت پر تاریخی شواہد میں سے روم و یونان دوبڑی سلطنتوں کی تہذیبوں کا مٹ جانا ہے ، ڈاکٹر مصطفی سباعی اس حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں :**

**"یہ بات معلوم ہے کہ یونان کی تہذیب کے مٹنے کے بڑے اسباب میں سے عورتوں کا بے محابہ بے پردہ نکلنا ، مردوں سے اختلاط،زیب زینت میں مبالغہ اور اختلاط میں دن بدن حد سے زیادہ آگے نکل جانا ہے ۔ روم کے ساتھ بھی ٹھیك اسی طرح پیش آیا، ان لوگوں کی ابتدائی تہذیب میں عورت باپردہ ہوتی تھی،**

شرم وحیا اس کا سنگہار ہوتا تھا اور وہ اجنبی مردوں کے دسترس سے محفوظ ہو تی تھی تو اس وقت وہ بڑے فاتح تھے اوران کی سلطنتیں وسیع و عریض ہونے کے ساتھ بڑی مضبوط تھیں ؛ لیکن جب ان کی عورتیں بن ٹھن کربے پردہ گھر سے باہر نکلنے لگیں ، مردوں سے ان کا اختلاط عام ہوگیا، کلبوں میں اور دوسری عام خاص مجلسوں میں آمد و رفت ہونے لگی، تو مردوں کے اخلاق بگڑنے لگے بلکہ فاسد ہوگئے ، ان کا جنگی ملکہ کمزورہوگیا اور ان کی تہذیب بہت جلد زوال کا شکار ہوگئی"(۸).

دور حاضر میں اس کے واضح شواہد یہ ہیں کہ مغربی تہذیب زوال پزیر ہے ، اس میں تہذیب میں اخلاقی گراوٹ عام ہے ، انسانی شرافت کا فقدان ہے، یہ معاملہ یہاں تك پہنچ چکا ہے کہ بعض مغربی مفکرین اس تہذیب کے خلاف آواز بلند کررہے ہیں اور چیخ چیخ کر اس کی تباہ کاری سے لوگوں کو آگاہ کررہےہیں ؛ چنانچہ جرمنی کے ایك مفکر (اِسوالد شینفلر) نے اعلان کیا ہے کہ انسانی جنس عنقریب فنا ہو نے کو ہے ، مغربی تہذیب کا ڈھانچہ گرنے والا ہے جس کے ساتھ لامحالہ انسانی تہذیب کا خاتمہ ہوگا (۹)

جیمس رستون نے نیویارك ٹایمز میں لکھا ہے :جنسی طاقت کا خطرہ کبھی اپنے انجام کے اعتبار سے نسلی طاقت کے خطرہ سےزیادہ بڑھ جاتاہے .

ماہ اپریل ۱۹۶۳ء میں سویڈن کے اندر اس وقت ایك زبردست دھماکہ سامنے آیا جب کہ سویڈن کے ایك سو چالیس ڈاکٹروں نے سویڈن کے بادشاہ کی خدمت میں اور اس کے

**پارلیمنٹ میں ایك یاد داشت پیش کی ، جس میں مطالبہ تھا کہ جنسی انارکی پر جلد پابندی عائد کی جائے ؛ کیونکہ یہ لوگوں کی زندگی اور اس کی صحت عامہ کے لئے زبردست وارنگ ہے ، نیز ڈاکٹر <u>وں کا مطالبہ یہ بھی تھا جنسی بےراہروی کے خلاف قانون بنائے جائیں ۔</u>**

**(٨)** الشباب المسلم والحضارة الغربية: حسن حسن سليمان.

**(٩) حوالہ سابق ۔**

**١٩٦٢ء میں کینیدی کا بیان آیا کہ امریکہ کا مستقبل خطرہ میں ہے ؛ اس لئے کہ اس کے نوجوان تباہ وبرباد ہورہے ہیں ، نفسانی خواہشات میں غرق ہیں ، انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ۔ بڑا ہی افسوسناك بات ہے کہ فوج میں بھرتی کےلئے سات نوجوانوں میں صرف ایك نوجوان فوجی کے لائق ثابت ہوسکا بقیہ چھ ناکام ، ایسا اس لئے ہو اکہ نفسانی خواہشات کی غرقابی نے ان کے اندر فوجی صلاحیت کو مفقود کردیا اور ان کے طبی ونفسیاتی صحت کو فاسد کردیا ۔**

**جورج بوش اپنی کتاب "**الثورة الجنسية**"میں رقم طراز ہے :کئی ٹن جنسی بم ہر روز پھٹتے ہیں اور اس کے نتائج بڑے ہی بھیانك رونما ہورہے ہیں جو کہ معاشرہ کے لئےتباہ کن ہیں ،اور بڑے قلق کی بات یہ ہے کہ صرف بچے اخلاقی اعتبار سے وحشی نہیں بنیں گے بلکہ بسا اوقات یہ پورے معاشرے کو اپنے لپٹ میں لےلیں گے اور معاشرے کےلئے سمّ قاتل ثابت ہونگے ۔**

## ٣ – جنسی انحراف کی وجہ سے سماج وسوسائٹی کی تباہی

**جنسی انحراف کی تبا ہی متعدی ہوتی ہے ،آہستہ آہستہ فرد سے جماعت اورجماعت سے پورا معاشرہ**

وسماج اس کی لپٹ میں آجاتاہے ،اس کی ابتدا یوں ہوتی ہے کہ زوجین یعنی بیوی میاں کے درمیان جب جدائیگی ہوتی ہے تو اس سے ایك طرف عورت متاثر ہوتی ہے تو دوسری طرف مرد متاثر ہوتا ہے ،دونوں کے درمیان سے ہونے والے بچےاور بچیاں متاثر ہوتے ہیں ، ان کی صحیح تربیت اور مناسب دیکھ ریکھ نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اخلاق بگڑتے ہیں اور وہ تباہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تباہ کرتے ہیں ، اس طرح پورا کنبہ انتشار کا شکار ہوتا ہے اور اس کا شیرازہ بکھر جاتا ہے ۔ اب یہ مشترکہ (مرد وعورت کا مجموعہ) طور پر معاشرہ میں برائیوں کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں ، اس منحرف جماعت کا ضرر ان کےدوست واحباب اور ایك ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے ساتھیوں تك متعدی ہونے لگتا ہے ، اس کے بعد ایك وقت ایسا آتا ہے کہ پورا سماج اس ضرر سے متاثر ہوجاتا ہے ، اورسماج کی پاکیزگی وطہارت تہس نہس ہوکر رہ جاتی ہے ، اس کے درمیان سے عفت اٹھ جاتی ہے ، اخلاقی گراوٹ عام ہوجاتا ہے ، باہمی اعتماد مفقود ہوجاتاہے ، جرائم کی بہتات ہوجاتی ہے ،ظلم وزیادتی کا دور دورہ ہوجاتا ہے اورعزت وناموس کا نیلام عام ہوجاتاہے ؛ اسی لئے شریعت اسلامیہ میں جنسی جرائم کی سزائیں سخت ہیں ۔ اس کی چند صورتیں حسب ذیل ہیں :

*ہم جنس پرستی ، بدفعلی ، لواطت، سحاق(عورت عورت کے ساتھ برائی کرے) ، زنا اورخفیہ بری عادتیں ،یہ وہ مہلك خطرناك بری عادتیں ہیں جن سےنسلیں تباہ وبرباد ہوجاتی ہیں ۔جنسی بیماریاں جنم لیتی ہیں ،یہ وہ بیماریاں ہیں جن میں یورپ مبتلا ہے اور جن کی ہلاکت کا مزہ یورپ چھك رہا ہے ، جیسا کہ یورپ کے ایك جج کا بیان ہے :"امریکہ میں بچیاں وقت سے پہلے بالغ ہوجاتی

**ہیں، اور بہت ہی کم سن بچیوں میں جنسی شعور شدت سے پایا جاتا ہے "(۱۰)۔**

**" بالٹی مور" کے شہر میں ایك میڈیکل رپورٹ میں آیا ہے کہ اس شہر کی عدالتوں میں ایك ہزار سے زیادہ مقدمات پورے ایك سال میں پیش ہوئے ہیں ، ان مقدما ت میں دیکھا گیا کہ بارہ سال سے کم عمر کے بچے اس میں مبتلا ہوئے ہیں ؛ بلکہ مزید (۱۰) پردہ ۔**

**سات آٹھ سال کے بچے اور بچیوں کے درمیان جنسی تعلقات کا ہونا ایك عام بات ہوگئی ۔**

**ریاستہائےمتحدہ امریکہ کے ادارہ صحت مرکز برائے شماریاتی (NCHS)مطالعہ کے اعداد وشمار کے مطابق۵۳%فیصد بچیاں جن کی عمریں ۱۹/سال سے کم ہیں، بدکاری میں مبتلا ہیں، اوراسی عمر کے۳۹% فیصد بچے زنا میں مبتلا ہیں ۔**

**"رایبکرایسس" تنظیم کے ڈائریکٹر(نیکول ویستمارلاند) کی تصریح کے مطابق : بریطانیہ میں۲۰۰۵ء میں عورتوں کے اغوا کے واقعا ت ۱۳/ہزار پیش آئے ہیں ۔ اتنی بڑی تعداد ان لوگوں کے رد کے لئے کافی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ "برائی ایك ماتم ہے جس کا ضرر برائی کرنے والےکی طرف لوٹتا ہے " ۔**

***جنسی انحراف کی صورتوں میں ایك قانونی نکاح سے انحراف : کویت سے نکلنے والا اخبار " القبس" میں " تدهور خلقي في بريطانيا" کے تحت لکھا ہے " گناہ میں زندگی گذارنا کوئی گنا ہ نہیں ہے " ۔بریطانیہ میں اخلاقی نظریات کے تحت ۳۰/ سالہ جاری مطالعہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظریہ وہاں کے ۹۰%فیصد نوجوانوں کا ہے ۔ اس رپورٹ کی بنیاد ٹیلیویژن پر پیش کردہ ایك دینی پروگرام ہے جس میں یہ کہا گیا کہ ۷%فیصد بریطانی قوم**

یہ خیال کرتی ہے کہ بغیر قانونی نکاح کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایك ساتھ زندگی گذارنا گناہ ہے اور ۹۰% فیصد بریطانی لوگوں کا خیال ہے کہ نکاح سے پہلے منگیتر اور منگیتری کے درمیان جنسی تعلقات کا قیام جائز ہے ۔

بلکہ قانونی ازدواجی زندگی کی بنیاد منہدم ہوچکی ہے ، زوجین کے درمیان معاشرتی زندگی کا لطف ، آپسی محبت والفت، مودت ورحمت اور عفت و پاکیزگی معاشرہ سے عنقاء ہوچکے ہیں ۔ مذکورہ بالا اخبار میں " 3%فقط عفیفات" (تین فیصد پاکدامن عورتیں ) کے عنوان کے ذیل میں لکھا ہے : امریکی عورت پچاس سال تك پہونچنے تك دس سے زیادہ مردوں سے معاشقانہ تعلقات قائم چکی ہوتی ہے۔ مزید لکھا ہے کہ ۷%فیصد امریکی عورتیں اپنی زندگی بھر میں پچاس مردوں یا اس سے زیادہ سےمعاشقہ کرتی ہیں ، ۳% فیصد امریکی عورتیں اپنی زندگی بھر پاکیزہ زندگی گذارتی ہیں ۔

بڑی حیرت کی بات ہے کہ شادی کے لئے پاکدامنی اور باکرہ ہونے کی شرط لگانا امریکی ماحول میں قدامت پسند متصور ہوتا ہے ۔مولانا ابو الاعلی مودودیؒ کا بیان ہے کہ بڑے شہروں میں معاملہ یہیں تك نہیں ہے بلکہ گاؤں و دیہات میں بھی نوجوان کہتے ہیں کہ اپنی منگیتری کے بارے میں عفت کی شرط لگانا بلکہ اس کا ارادہ کرنے کا بھی حق نہیں ہے(۱۱)۔

* جنسی انحراف کی صورتوں میں ایك اجتماعی طور پر غیر اخلاقی طرز عمل کا ظہور ، فحش باتوں اور غیر اخلاقی امور ترویج کے لئے بڑے وسائل کا منصۂ شہود پر آنا ، اور ان وسائل کے راستے سے سماج کی بہت ساری بچیوں کا منحرف ہوجانا ہے: فی الجملہ ان وسائل میں سے یہ ہیں :

فحش رقص وسرور کی محفلیں سجانا ، جس میں ہر جوان مرد وعورت کے لئے شریك ہونے کی اجازت ہوتی ہے ،خاص طور پر نئے سال کی مناسبت سے جو محفلیں سجتی ہیں ان میں اور بھی اُدّھم مچتی ہے اور بے حیائیاں خوب ہوتی ہیں ۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ بعض مسلم حکومتیں اس طرح کی محفلوں کے انعقاد پر پابندی لگاتی ہیں، یہ ایك مسلم سماج کے لئے عار وننگ اور اس کی پیشانی پر ایك دھبّہ ہے ۔

(۱۱) (دیکھئے:حوالہ سابق) ۔

فحش سینما وفلمیں — برہنہ نوجوانوں کے مخصوص کلبیں اور سواحل سمندر — ٹیلویژن کے فحش پروگرام جس کا مقصد اخلاقی سرحدوں کو توڑنا اور نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان تعلقات کو استوار کرنے کی رہنمائی کرنا ۔

*جنسی انحراف کی صورتوں میں سے ایك یہ ہے : بچوں پر جنسی حملہ ۔ ریڈ رزوایجیسٹ کا بیان ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہر سال بچوں پر دس لاکھ جنسی حملے ہوتےہیں ۔ بنسلفانیا امریکی یونیورسیٹی کی طرف سے ایك حالیہ مطالعہ نے انکشاف کیا ہے کہ تقریبا 325,000امریکی سالانہ - جن کی عمریں ۱۷/ سال سے کم ہیں - جنسی استحصال کےشکار ہوتے ہیں(۱۲) ۔ اس سے زیادہ خطرناك بات اس سلسلہ کی مخصوص کمیونٹی بنانا ہے ،جیسے (رین جیون) جو وقت سے پہلے آٹھ سال کے اندر جنس کے شعار کو بلند کرتی ہے اور اس کو بڑھا وا دیتی ہے ۔

مولانا ابو الاعلی مودودیؒ کہتے ہیں : نسبی رشتہ داروں کے درمیان جیسے باپ بیٹی کےدرمیان ، بھائی اور بہن کے درمیان جنسی تعلق کا پایا جانا کوئی عجوبہ نہیں ،

**اور نہ ہی یہ شاذ ہے ۔** (الأمراض الجنسية: د.محمد علي الباز)۔

**انگلینڈ میں ہم جنسی پرستی کے جواز کا قانون بنا ہوا ہے** (الزنی: دندل جبر)۔ **آئے دن ہم مغربی کلیساؤں میں ہم جنسی پرستی کی شادیوں کے مراسم کے بارے میں سنتے رہتے ہیں۔**

**لزبن( LISBON) یورپی کونسل کی رپورٹ میں آیا ہے کہ دنیا کے اندر جوبچے اغوا کئے جاتے ہیں پھر بیچے جاتے ہیں یا زبردستی جسم فروشی کے بازار میں دھکیلے**

**(۱۲)** (مجلة المجتمع الكويتية، العدد **1843**)۔

**جا تے ہیں ، ان کی تعداد سالانہ دس لاکھ ہے(۱۳)۔**

***نیز جنسی انحراف کی صورتوں میں سے ایك یہ ہے : اخلاقی جرائم کا پھیلنا اور عزت وناموس کامحفوظ نہ رہنا ۔ اور وہ اس وجہ سے کہ لاپرواہ اوباش انسان اپنی خواہش نفس کی تکمیل کے لئے دوسرے پر ظلم وزیادتی ، مارپیٹ ، اور اغوا وغصب میں تامل نہیں کرتا ہے، اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مغرب میں عورت اپنی عزت کو محفوظ نہیں سمجھتی ہے ، خاص طور پر بعض شہروں میں اور رات کے آخری حصے میں ؛ اسی وجہ سے اسپین میں عورتوں کی پہلی پولیس اسکواڈ تیار ہوئی ، جس کا مقصد عورتوں پر ہونے والے ظلم کو روکنا اور خاص طوپر ان عورتوں کی مدد کرنا جو اغوا کئے جانے کے خطرات سے دو چارہوتی ہیں،صرف گذشتہ سال عورتوں کےخلاف جرائم کی تعداد 16,500تك پہونچ گئی(۱۴) ۔ جیسا کہ جرمنی عورتوں کی تین چوتھائی گھر سے باہر اور گھر کے اندر اپنی عزت کے بارے میں خوف کھاتی ہیں ، اور**

**بڑے شہروں میں خوف کھانے والی عورتوں کی تعداد ۸۵%فیصد ہے ۔**

**اسی وجہ سے مغربی ملکوں میں اغوا کے جرائم میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے ۔ غصب کے زیاہ تر واقعات ایسی عورتوں کے ساتھ پیش آیا ہے جو پہلےسے بدکاری میں مبتلا رہی ہیں؛ اس لئے کہ وہ خوبصورت ہوتی ہیں ، باحیا شریف نہیں ہوتی ہیں ، پرکشش ہوتی ہیں ، متقی نہیں ہوتی ہیں ، نیز وہ جب باہر نکلتی ہیں تو تنہا ہوتی ہیں اور وہ ایسے علاقوں کی طرف جاتی ہیں جو عورتوں کے لئے امن وسلامتی سے کوسوں دور ہوتی ہیں ۔ اس اعتبار**

**(۱۳)** جريدة القبس الكويتية،**1986/6/23**م) ۔

**(۱۴)** جريدة الأنباء الكويتية، **1988/6/12**م)۔

**سے وہ جرائم پیشہ لوگوں کے لئے خود بھی وجہ کشش بنتی ہیں ، برائی کی طرف داعی اور ان کو برانگیختہ کرتی ہیں؛ اسی وجہ سے دار القضاء میں مجرمین اپنی طرف سے دفاع کرتے ہو ئے کہتے ہیں کہ وہ خوبصورت و پرکشش بن کر اپنی زبان حال سے دعوت نظارہ دے رہی تھی اور برائی کی طرف آمادہ کررہی تھی(۱۵) ۔**

**کینیڈا کی وزارت خواتین میں پیش کردہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۴۰% فیصد مزدور عورتیں چھیڑکھانی کی شکار ہوتی ہیں ،کبھی تو مار پیٹ پربس ہو جا تا ہے اور کبھی اغوا کر لی جاتی ہیں ۔**

**وہ ممالیك جو بدکار ی کو جائز و حلال سمجھتے ہیں خاص طور پر غصب کو ، ان میں سرفہرست ریاستہائے متحدہ امریکہ ہے، جہاں عورتوں کے غصب کے جرائم بہت زیادہ ہیں ، کہا جاتا ہے کہ یومیہ ہر سات منٹ پر ۱۰۳/ واقعات پیش آتے ہیں ، اور سالانہ اس کی تعداد (۷۵۰۸۶) ہے۔زنا سے مراہقہ یعنی بلوغ سے قر یب**

**حاملہ لڑکیوں کی تعدادچودہ ملیون (1, 40, 00,000) میں سے پانچ ملیون (50,00,000) تك پہنچ گئی ہے ، پھر یہ حاملہ لڑکیاں جب بچے جنیں گی تو یہ بچے امریکہ کے مجموعی بچوں کی تعداد کے ١٥%فیصد کے برابر ہونگے؛ اسی وجہ سے اس طرح کی ناجائز حاملہ عورتوں کی دیکھ ریکھ اور طبی نگرانی کے لئے باضابطہ ایك ادارہ قائم کیا گیا ۔ اس ادارہ کا نام " ادنی جلادنی "( Edna Gladney)ہے ، جو امریکہ کے صوبہ " تکساس" میں شہر "فورٹ واٹ" میں واقع ہے ۔یہ ادارہ ناجائز نومولود بچوں کی تعلیم وتربیت بھی کرتا ہے ، ہر بچہ کا ایك عرفی نام ہوتا ہے؛ کیونکہ قانونی طورپر ادارہ پر پاندی ہے کہ حقیقت حال کا افشا کرے،**

**(١٥)** رسالة إلى حواء: محمد رشيد العويد)۔

**اس ادارہ کے ہر ایك کونہ پر بینر لگا ہے ، کسی پر لکھا ہے " شراب پینا منع ہے " ، کسی پر ہے " نشہ آور اشیاء کا استعمال ممنوع ہے " ، اور کسی پر ہے " نوجوان لڑکوں سے ملنا منع ہے "وغیرہ(١٦)۔**

**امریکی محکمہ انصاف کی رپورٹ ہے کہ منشیات اور قمار کے بعد فحش تجارت اپنے مختلف وسائل کےساتھ ان میں خاص طور پر فحش سیٹلائٹ اور انٹر نیٹ منظم جرائم کی تیسرا سب سے بڑی آمدنی کا ذریعہ ہے ، اس کی اصل آمدنی ٨/ارب ڈالر تك پہنچ چکی ہے ۔بڑوں اورچھوٹوں کے سامنے تاریخ میں اب تك فحش ذرائع آمدنی کی اتنی بڑی تعداد کا ذکر نہیں ملتا ہے ۔ غرضیکہ بلاتفریق مذہب وملت اور کسی قید کے گھر جل رہے ہیں ۔ یہ بےجا مطلق آزادی کی کڑوا فصل ہے ؛ چنانچہ نوجوان حاملہ لڑکیاں ظاہری طورپرمغربی قوموں کے زوال وانحطاط کا انتباہ دے رہی ہیں ۔**

***جنسی انحراف کی ایك صورت پیشہ کے طور پر جسم فروشی کاکردار عام ہونا ہے: اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ اس سے متاثر معاشرہ سے جہاں فساد پھوٹتا ہے ، وہیں اس فساد سے مزید فساد پھیلتا ہے اور اس کا اثر دور تك جاتا ہے ؛ کیونکہ یہ فساد بذات خود متعدی اور دوسروں کو فساد میں مبتلا کرنے والا ہے ، جس کی وجہ سے بڑے ہی خوفناك اور مستحکم طریقہ پرمتاثرین کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہی ہورہا ہے ۔**

**یوکرائن کے داخلہ وزارت کی اعداد وشمارکے مطابق تقریبا تین سو ہزار عورتیں اور لڑکیوں نے پچھلے دس سالوں کے درمیان، مافیا گروپوں کے توسط سے یوکرائن چھوڑ چکی ہیں، یورپ کی جسم فروشی کے بازار سے متاثرین عورتوں اور لڑکیوں کی**

**(١٦)** لماذا يرفض الأنسان شريعة الله؟ ... يوسف موسى)**-**

**تعداد تقریبا پانچ ہزار ہے(١٧) ۔ (١٧)** أرقام تحكي العالم، كتاب البيان)**-**

***فحش میڈیا کا عام ہونا :اکیسویں صدی عیسوی جو کہ مواصلاتی انقلاب کی صدی ہے ، یہ زبردست جنسی انحراف کی صدی ہے ، ایسا زبردست جنسی انحراف کہ انسانی تاریخ نےاس کی نظیر نہیں دیکھی ، میڈیا نے جسم فروشی ،بےحیائی اور حرام جنسی تعلقات کے قیام کی نشر واشاعت بڑے پیمانے پرکرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ؛ چنانچہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں فحش میگزین ١٥٠/ سے زائد نکلتے ہیں ، ہر سال آٹھ ہزار شمارے شائع ہوتے ہیں ۔٠٠ ٩/سینما ہال ہیں ، جن میں صرف فحش فلمیں ہی دکھا ئی جاتی ہیں ، ۔ ١٥/ہزار سے زائد کتب خانے اور ویڈیو کی دکانیں ہیں جہاں فحش فلموں اور پرچوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے ، فحش فلموں کا کاروبا رعروج پر ہے ۔**

**١٩٨٥ء میں ٧٥/ملیون ڈالرسے اوپر اس کا کاروبا رچل رہا ہے ، جبکہ ١٩٩٦ء میں اس کا کاروبار ٦٦٥/ملیون ڈالر تك پہنچ گیا تھا .(**مجلة الأسرة، العدد**147)**.

**یہیں سے ربانی حکمت کا ادراك ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو لوگوں کو ڈرایا ودھمکایا جو انسانی معاشرہ میں فحش باتوں کو پھیلاتے ہیں اور منکرات کی تبلیغ کرتے ہیں ، ارشاد ہے :**

**{إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ}[النور:19]**

---

**(١٧)** أرقام تحكي العالم، كتاب البيان)**.**

**(١٨)** مجلة الأسرة، العدد**147)**.

**"جو لوگ چا ہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری کا چرچا ہو، یقینا ان کے لئےدنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دردناك عذاب ہے اور اللہ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ."**

**رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "... جو گمراہی کی طرف بلائے تو اس کے سر اتنا ہی گناہ ہے جتنا کہ اس کی اتباع والےکے سر ہوتا ہے، اوران کے گناہوں میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گے")١٩(.**

**اب ہم تصورکریں کہ اس معاشرہ کیا حال ہوگا جس میں لوگ گمراہی کی طرف بلانے والے کی آواز پر آنکھیں بند کر لبیك کہہ رہے ہیں ، سماجی اور تفریحی مقامات فسق وفجور اور فساد کی آماجگاہ بن رہے ہیں ،باطل دنداتا ہوا نظر آرہاہے اور فساد برپا کرنے والے سراٹھاکر چل رہے ہیں .**

سنگین سماجی مسائل کے اثرات میں سے ناجائز اولاد کی کثرت ہے اور اس میں آئے دن کمی آنے کے بجائے اضافہ ہوتے رہنا ہے ۔ سویڈن میں ۱۹۷۲ء میں ناجائز اولاد کی نسبت ہر چارمیں سےایك ہے ۔ جبکہ فرانس میں دو عالمی جنگوں کے درمیان وہاں کے مختلف شہروں میں پیدا ہونے والے ٹوٹل بچوں میں تقریبا پچاس فیصد ناجائز اولاد کی تعداد ہے ۔ جرمن کا حال یہ ہےکہ یہاں ہرسال ناجائز سات ہزاربچے پیدا ہوتے ہیں جو اپنے حقیقی باپ کی طرف منسوب نہیں ہوتے ہیں۔

اسی طرح سماجی اثرات میں سے عائلی زندگی کا زوال پذیر ہونا اورخاندان کاشیرازہ بکھرنا ہے ،قرآن نےبڑی تاکید کے ساتھ یہ بات کہی ہے کہ خاندان کی ساخت (۱۹) مسلم(۲۶۷۴)، ابوداؤد(۴۶۰۹)، ترمذی(۲۶۷۴)، ابن ماجہ(۲۰۶)، مسند احمد(۳۹۷)۔ کا قیام وبقاء بغیر عفت وعصمت کے سائے اور فحش کردار اور رذیل حرکتوں سے اجتناب کے بغیر ممکن نہیں؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ}[الأنعام: ۱۵۱]

" کھلی ہوئی یا چھپی ہوئی بے حیائیوں کے قریب بھی نہ پھٹکو ، کسی جان کو –جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے –قتل نہ کرو، سوائے اس کے کہ (شریعت کے حکم کے مطابق ) حق کی بنیاد پر ان کا قتل ہو ،اللہ تم کو اس کی نصیحت فرماتے ہیں ؛ تاکہ تم سمجھو۔"

**اس آیت کی تفسیر کی بابت سید قطبؒ لکھتے ہیں :**
**یہ آیت اگلے پچھلے تمام خاندان کے افراد کو جوڑتی ہے ، اور اللہ تعالی کی طرف سے سب کے لئے نصیحت ہے کہ کھلی ہوئی اور چھپی ہوئی تمام تر برائیوں کے قریب مت جاؤ؛ پس خاندان کا قیام اور معاشرہ کی سالمیت بے حیائی کے گڑھے میں ممکن نہیں ۔ اور جو لوگ بےحیائی کے پھیلنے کو پسند کرتے ہیں ، یہ وہ لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کو کرتےہیں کہ خاندان کی ستونیں ہل جائیں اور معاشرہ تباہ ہوجائے(۲۰)ہم آگے کی سطروں میں** (انخفاض عدد السكان في أوربا) **کتاب کے اعداد وشمار کے مطابق مغربی معاشرے کے بعض <u>سماجی اشارے کا جائزہ لینے جارہے ہیں(۲۱):</u>**

**(۲۰) دیکھئے:** في ظلال القرآن: سيد قطبؒ)۔
**(۲۱)** التدابير الواقية من الزنى: سيد قطبؒ)۔

**اوپر کی تصریحات سےواضح ہوگیا کہ یورپی ممالك میں قانونی شرعی شادی کا تناسب بہت ہی کم ہے ۔ بعض ملکوں میں ہر ہزار میں دس سے بھی کم قانونی شادی کا رجحان پایا جاتا ہے ۔ سویڈن میں ہر ہزار میں آٹھ سے بھی کم ہے ، یہ ۱۹۷۰ء کی رپورٹ ہے ، ۱۹۷۳ء میں ہر ہزار میں پانچ تك تعداد پہنچ گئی ۔**

**قانونی شادی کا رجحان دن بدن کم ہوتا جارہا ہے ؛ چنانچہ مسلسل کمی کا تناسب ۱۹۴۶ء میں سویڈن میں ۱۹% فیصد تك پہنچ گیا ، جبکہ فرانس میں ۲۰%فیصد سے بھی زیادہ تك پہنچ گئی ۔ مسلسل کمی کا تناسب ۱۹۴۶ ء اور ۱۹۷۳ء کے درمیان ۵۳%فیصد سے زیادہ ہے ۔**

نیز ان ملکوں میں طلاق کی شرحیں مسلسل بڑھتی جارہی ہیں ؛ چنانچہ سویڈن میں ۱۹۶۵ء سے ۱۹۸۰ء تك کی مدت کے دوران ہر سو میں ۲۰,۹ ،ڈانمارك میں۲۱,۳، انگلینڈ میں ۱۳,۳ طلاق کے واقعا ت پیش آئے ہیں .بعد کے سالوں میں اور بھی حال برُا رہا ہے ؛ چنانچہ سویڈن میں ہر سو میں ۳۳,۶، ڈانمارك میں ۳۵ ، اور انگلیڈ میں ۲۱ طلاق دینے کے واقعات پیش آئے ہیں .

شرح پیدائش کی کمی : یقینا یہ پچھلے واقعات اور نسل کشی کے اسباب وسائل کے پھیلنے کا نتیجہ ہے ، خواہ یہ اسباب استقرار حمل سے پہلے اختیار کئے جائیں ، یا استقرار حمل کے بعد اسقاط کے ذریعہ ، یا ولادت کے بعد عیب کو چھپانے کے لئے نومولودکا گلا گھونٹ دیا جائے یا سڑکوں پر ڈال دیا جائے .بچوں کی پیدائش کی شرح میں کمی برطانیہ میں پچھلی صدی کی ستّر کی دہائی کے درمیان ۳۰%فیصد پہنچ چکی ہے .

لوگ شریعت کو کیوں چھوڑ رہے ہیں ؟ تباہ شدہ معاشرہ کا متبادل شریعت اسلامیہ کی شکل میں موجود ہے ؛ لیکن ہائے افسوس !لوگ ایسی متوازن پاکیزہ شریعت کو چھوڑکر تباہی کی طرف جارہے ہیں ، جنس پرستی ، بے حیائی ، اختلاط اور اختلاط کے ماحول کی حوصلہ افزائی ، مانع حمل ، زچگی اور دیگر فرائض سے ماں کا گریزکرنا، نظریاتی ویکیوم کے وجود کی وجہ سے خاندان کا خاتمہ اور صالح معاشرہ کی تباہی .

خدا را یہ کیسی بہیمانہ زندگی ہے جو مغربی دنیا گذار رہی ہے ؟

اس تباہی وزوال کے بعد اب کونسی تباہی وزوال ؟

اس بھیانك تباہی اورہلاکت کے گڑھے میں گرنےکے بعد کیا کوئی ان کی تہذیب وثقافت میں اور سائنسی ترقی میں بھلائی باقی ہے؟!

محترم برادر قاری !آپ دور حاضر میں اختلاط کے وکلاء کی سنگنییت کو تصور کیجئے، آپ اس وکالت کے پیچھے اس کے زہریلے ہونے کے بارے میں تھوڑی دیر کے سوچئے؟ اگر یہ امت اس تباہ کن دعوت کو قبول کرتی ہے تو اس سے بڑھ کر اور کونسی تباہی ہوسکتی ہےجو اس امت میں باقی ماندہ خیر کو کچل دے ؟

میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان خوفناك حقائق کے سامنے اختلاط کے حامی اور وکالت کرنے والوں کے پاس کوئی دلیل جواز ہوحقیقت یہ کہ ان کے دلوں میں امت کے تئیں محبت و رحمت کا عنصر بہت کم ہے ، اللہ ہی خیر کرے ، اگر امت اپنے رشد و ہدایت کی طرف لوٹ آئے تو اچھی بات ہے ورنہ اے داعی لوگو! تم پر آنے والی نسل کی طرف سے لعنت کی بوچھار ہوگی .

## ۵ ـ جنسی ادراك وحس کے انحراف کے نفسیاتی اثرات

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا (۲۲):" گناہ کرنے کی وجہ سے چہرے پر سیاہ دھبے پڑجاتےہیں ، دل پر تاریکی چھاجاتی ہے ، بدن میں کمزوری آتی ہے ، رزق میں کمی آتی ہے اور مخلوق کے دلوں میں بغض جنم لیتا ہے ". اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ انسانی جسم کے متعدد تقاضوں کے درمیان توازن ہی حقیقی سعادت کا سبب اور نفسیاتی استحکام کاذریعہ ہے ؛ پس جب جسمانی خواہشات ورغبتیں مستقیم وصحیح ہوں اور بدنی احساسات وحسیں ثابت وباقی ہو ں اور اس کے ساتھ ساتھ

**عقل کے فیصلے اور اس کا توازن قائم ہو اور دلی احساسات وجذبات ربانی احکام اور قدروں کے سائے تلے ہوں ، تو یہی حقیقی وکامل سعادت ہے ۔**

**جنسی ادراك وحس کی بابت انحراف اس توازن میں خلل ڈالتاہے؛ بلکہ اس خلل کا سلسلہ برابر جاری رہے تو اس سے عقل متاثر ہوگی ۔اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب انسان اپنی خواہشات نفس کا غلام بن جاتا ہے تو بعض دفعہ یہ چیز اس کے بعض بنیادی فطری جذبات واحساسات کے لئے سم قاتل بن جاتی ہے اور اس کو اس سے محروم کردیتی ہے ؛ کیونکہ نفسیاتی استحکام اور حقیقی سعادت اللہ تعالی کی طرف سے عطیہ ہے جو ہر کسی کو عطا نہیں ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالی اپنے نیك بندوں کو عطا فرماتے ہیں ۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ * الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ}[الرعد: ٨٢ - ٢٩]

---

**(٢٢)** الجواب الكافي لابن القيم۔

**" وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی یاد سے ان کے قلب کو سکون حاصل ہوتا ہے ،آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیك عمل کئے ، ان کے لئے خوش حالی اور بہترین ٹھکانہ ہے ".**

**جیسا کہ بد بختی اور مصیبت الہی سزا ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ}[الجاثية: ٢٣]

**"بھلا آپ نے اس شحص کو دیکھا ؟ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا اور اللہ نے سمجھ بوجھ کے باوجود اس کو ہدایت سے محروم کردیا ، اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کو آنکھ پر پردہ رکھ دیا ، تو اب اللہ کے سوا کون اس کو ہدات پر لاسکتاہےۃ ؟ کیا تم سوچتے نہیں ہو؟؟"۔**

{وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى}[طه:١٢٤]

**"او ر جو میری نصیحت سے بے رخی برتے گا تو اس کے لئے تنگی و پریشانی والی زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے" ۔**

**نفسیاتی اثرات میں سے یہ ہیں :**

**١ ۔ نفسیاتی اضطراب وبے چینی جو بسا اوقات انسانی زندگی کے خاتمہ کا سبب بن جاتے ہیں ؛ اسی وجہ سے روز افزوں اخلاقی گراوٹ کا پھیلنا اور عام ہونا خود کشی کے تناسب میں اضافہ کا سبب بن رہا ہے (سویڈن میں خود کشی کا تناسب سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے ، یہ دراصل جنسی استحصال کےبڑھتے ہوئے تناسب ہی کا نتیجہ ہے)۔ دیکھئے ! لندن میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ہر دو گھنٹے میں ایك شخص خود کشی کا اقدام کرتا ہے(٢٣)جبکہ عالمی ادارہ صحت( world**

**healt organization) کی ایك رپورٹ میں ذکر ہے کہ سالانہ خودکشی کے واقعات دس لاکھ پیش آتے ہیں(۲۳) .**

## ۲ – ازدواجی زندگی میں باہم زوجین

**اوراولادبیٹے بیٹیوں کے درمیان عدم اعتماد اور شك کا ماحول پیدا ہونا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ شك آگے چل کر نسب کی صحت میں شك کوجنم دیتاہے .**

## ۳ – احساسات وجذبات، غیرت وعزت،

**اعزاز وشرف، حیا اور مردانگی... بلکہ یہ سارے کلمات بعض سماج ومعاشرے میں اپنی حقیقت کو کھو چکے ہیں ، اور ان کی ڈکشنری سے مٹ چکے ہیں . کویت کے ایك مجلہ نے نشر کیا ہے کہ وہ کیا اقدار واخلاقیات ہیں جن کی حفاظت کی قومیں کوشش کرتی ہیں بلکہ اپنی مقدور بھر بڑی جتن کرتی ہیں ؛ لیکن حیرت کی بات ہےکہ مغربی ملکوں کے سماج میں اخلاقی اقدار میں سے عزت وشرف ترجیحات کے آخری کڑی میں شمار ہوتے ہیں ، جبکہ مسلم عرب اور عجم قوموں کے نزدیك ہمیشہ ترجیحات کے اول واعلی کڑی میں شمار ہوتے رہے ہیں .**

**(۲۳)** مجلة الاتحاد،**شمارہ اکتوبر ۱۹۸۷ء۔** **(۲۳)** أرقام تحكي العالم، كتاب البيان)۔

**امام ابن قیمؒ نے ان حقائق کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ زنا قلت دین، عدم تقوی، فساد مروءت، غیرت کی کمی اور بہت ساری بری عادتوں اور گناہوں کو جمع کرتی ہے؛ چنانچہ تم زنا کار کو دیکھو گے کہ اس میں تقوی نام کی چیز نہیں ، عہد وپیمان کا پاس ولحاظ نہیں ، بات میں سچائی نہیں ، اس کی دوستی پائیداری نہیں ، اور نہ ہی اس کو اپنے اہل پر غیرت ، دھوکادینا، خیانت کرنا ، جھوٹ بولنا، حیاء کا کم ہونا ، اپنی عزت وحرمت پر فخر نہ ہونا**

**اور نہ ہی اس کی حفاظت کا اہتمام کرنا اور دل سے غیرت کا رخصت ہوجانا اس کی طبیعت اور لوازمات میں سے ہے(٢٥).امریکي مجلہ ٹائم نے ذکر کیا ہے کہ ہر سال ساٹھ لاکھ عورتیں اپنے شوہروں کی طرف سے مارپیٹ اور ہراساں کئے جانے کی شکار ہوتی ہیں ، اوراس کی وجہ سے سالانہ دو ہزار سے چار ہزار تك لقمۂ اجل ہوجاتی ہیں(٢٦).**

## ۴ – ماں باپ اور اولاد کے درمیان باہم الفت ومحبت اور رحم وکرم کا فقدان: جب برطانیہ میں

الجمعية الوطنية لمنع القسوة عن الأطفال **(بیدردی سے بچوں کے ساتھ ظلم وزیادتی اور سختی کے روك تھام کے لئے نیشنل سوسائٹی )نےبچوں کی ظاہری تعذیب وسزا کا جائزہ لیا اور رپورٹ پیش کی کہ بچوں کے ساتھ ظلم و زیادتی اور مار پیٹ کاسلسلہ صرف غریب طبقہ تك محدود نہیں ہے ؛ بلکہ خوش حال گھرانوں تك پہنچ چکا ہے.**

**مجلہ** "حضارة الإسلام **"نے اس وبال کے حقیقی سبب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے : یہ ایك نفسیاتی سبب ہے کہ شوہروں کی طرف سے بیٹے کی صحیح نسبت**

**(٢٥)** دیکھئے: روضة المحبين . **(٢٦)** رسالة إلى حواء لمحمد رشيد العويد).

**میں شك کو تقویت پہونچا تا ہے .مزید برآں آپسی محبت والفت اور ورحمت کے جذبات کا فقدان ہے ؛ اسی وجہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں غیر قانونی بچوں کا تناسب آخر کے دو دہائیوں میں٣٥% فیصد سے ٤٠% فیصد تك پہنچ چکا ہے.**

**۵ – نفسیاتی اسباب کی وجہ سے غیر اخلاقی جرائم کا پھیلنا، جنسی استحصال کے منطقی نتائج کی بناء پر**

اس قسم کےجرائم کا پھیلنا عمل میں آیا ، اس کے بنیادی طور پر دواسباب ہیں :

اول: زنا سے بچوں کی پیدائش کی کثرت، جو یکسر ماں باپ کی محبت وشفقت سے محروم ہوتے ہیں ، جس کی بناء پر ان کے اندر معاشرے کے تئیں حقد وعناد اور نفرت جنم لیتے ہیں ۔

دوم: فحش کے ماحول میں پروان چڑھنا، جس کی وجہ سے اس طرح کے ہر نوجوان جو اس کودوشیزہ پسند آجائے خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو اس کے ساتھ ناجائز جنسی تعلق قائم کرنے کا خواہاں ہوتا ہے ۔

اس پر واضح دلیل ایك رپورٹ ہے جسے محکمہ انصاف امریکی نے۱۹۷۷ء کے وسط میں شائع کیا ہے ، اور وہ یہ ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہر آٹھ منٹ میں ایك دوشیزہ کا اغوا عمل میں آتا ہے اور اس کی عصمت دری ہوتی ہے ۔ ۱۹۷۷ء کے دوران ۶۳۰۲۲عصمت دری کے واقعات پیش آئے ہیں ۔

ایك حالیہ سروے کے مطابق جوکئی مغربی صنعتی ممالك کی طرف سے کرایا گیا ہے ،اس میں ذکر ہے کہ اس میں تیرہ ہزار لوگ وہ ہیں جو فحش مواد کا معائنہ ومطالعہ کرتے ہیں ؛ جس کی وجہ سے مزید تشدد اور عصمت دری کے واقعات ۱۳% فیصد بڑھتے ہیں ۔

ڈاکٹر ولیام مارشال نے ایك بحث میں کہاہے : عصمت دری کے ۶۸% مجرمین نے اعتراف کیا ہے کہ وہ لوگ برابر فحش چیزوں کو دیکھتے اور مطالعہ کرتے ہیں ۔ ان میں ۵۷% نے اقرار کیا کہ وہ جو دیکھتے ہیں ان کا عملی تجربہ بھی کرتے ہیں ۔

امریکی محکمہ انصاف نے ایك بحث میں انکشاف کیا ہے کہ اس طرح کےمختلف جرائم کے پھیلنے کےقریبی

وجوہات میں سے فحش وسائل وذرائع کا عام ہونا ہے ۔ وہ علاقے جن میں فحش وسائل وذرائع کا استعمال زیادہ ہے وہاں ۵۰۰% فیصد عصمت دری کے واقعات بڑھ جاتے ہیں ۔

ڈاکٹر فکتور کلانس کے سروے میں صراحت ہے کہ اپنی بہنوں کا جنسی استحصال کرنے والے وہ لوگ ہیں جو پہلے بداخلاق نہیں تھے اور نہ ان سے اس طرح کی بری حرکت کبھی ظا ہر ہوئی تھی ؛ بلکہ ان میں بعض تعلیمی میدان میں بڑے فائق رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ فحش وسائل وذرائع کا مشاہدہ جرائم کے اضافہ میں بڑا رول ادا کرتا ہے ۔

## ٦۔ جنسی انحراف کے نفسیاتی اثرات

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : " کسی قوم میں بد کاری نہیں آئی یہاں تك کہ جب وہ لوگ علانیہ بدکار ی کرنے لگے تو ان میں طاعون اور دردوں کی (بیماریاں) پھیلنے لگیں جبکہ یہ بیماریاں ان کے پیش رو لوگوں میں نہیں تھیں " )٢٧(۔

دراصل ان مجرمین کی یہ ربانی سزا ہے ،اے اللہ کے رسول ! آپﷺ نے

---

(٢٧) ابن ماجہ ،حدیث : ٤٠١٩،عن عبد اللہ بن عمرؓ،شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

سچ کہا : اس وقت ہم جو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ رہےہیں او ر کانوں سے سن رہے ہیں یہ آپ ﷺ کی سچی نبوت کی کھلی ہوئی سچی دلیل ہے ۔ ہم اس حدیث میں جب غور وفکر کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ یہ سزا بدکار مجرم کی انفرادی سزاسے معاشرے کی اجتماعی سزا کی طرف منتقل ہوگئی ہے، آخر ایسا کیوں ہوا ؟ اس لئے کہ وہ

بد کار مجرم شخص ذاتی طور پر برائی پر نادم نہیں ہوا بلکہ اس پر راضی اور اس کو اچھا سمجھتا رہا پھر ایك وقت ایسا آیا کہ وہ اس برائی کو علانیہ کرنے لگا ،یہاں تك کہ یہ برائی متعدی ہوتی گئ اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہوگئے اورعلانیہ اس برائی کوکرنے لگے ۔ یہ ہلاکت وبربادی کے نقطۂ آغاز کی طرف اشارہ ہے کہ جب معاشرہ غیر اخلاقی طرز عمل اختیار کرے ،اس پر راضی وخوش ہو اور علانیہ کرنے لگےتو اللہ تعالی کی طرف ایسی ہی سزا مقدر ہوجاتی ہے ۔مزید ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اس کے وجہ جواز لئے لوگ بہانہ ڈھونڈتے ہیں کہ یہ سب کچھ از راہ تفریح، سیاحت ، سرکاری کاموں کے بوجھ کو ہلکا کرنے اور مہذب معاشرے کے ساتھ چلنے کے لئے ہوتا ہے؛ جس کی وجہ سے اللہ تعالی کاغضب اور بھڑك اٹھتا ہے اور سزا کے طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں ۔

**مہذب معاشرے کے بعض حقائق یہ ہیں :**

۱ – دنیا میں اکثر متعدی امراض جنسی امراض ہیں ، اور آج کل پوری دنیا میں صحت عامہ کے لئے سنگین خطرہ بنے ہوئے ہیں ، افسوس کی بات یہ ہےکہ اب تك ہم اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکے(۲۸) ۔

(۲۸) عالمی ادارہ صحت کی تجویز ۱۹۷۵ء) ۔

جیسا کہ اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتاہے کہ سالانہ سیلان( سوزاك) کی بیماری میں مبتلا لوگوں کی تعداد ۲۵۰ملیون ہے، زہری(آتشك) بیماری میں مبتلا لوگوں کی تعداد ۵۰ملیون ہے (۲۹)۔

۲ – ۱۹۸۳ء میں بیبز جینیاتی بیروس بیماری میں مبتلا امریکی لوگوں کی تعداد بیس ملیون ہے، اور ہر سال نئے مقدمات نصف ملیون کی تشخیص ہورہے ہیں ۔

**٣ – جنسی امراض پہلے سیلان( سوزاك)، زهری(آنشك) القرحة الرخوة (نرم السر)، جینیاتی انفیکشن اور پتلون گرینولر ٹیومر تھے ، بعد میں چل کر اور دوسرے نئے امراض پیدا ہو ئے ،جیسےہم جنس پرستی کی راہ سے ایڈز اور وائرل ہیپا ٹائٹس کی بیماری اور وہ معروف ومشہور بیماریاں جو بڑی قوت سے پھیلے ہو ئے ہیں :ببیز جینیاتی بیروس، کونوریا کے علاوہ پیشاب کی نالی کی سوزش ، خواتین میں پتلون سوزش کی بیماری ، حاملہ وارٹس کی بیماری، اورکینڈیڈا کی بیماری ۔**

**ان امراض کے سنگین خطرات میں سے کچھ یہ ہیں :**

**١ – ان میں بعض بیمار یاں وہ ہیں جو کم مدت میں انسان کی زندگی کا خاتمہ کردیتی ہیں جیسے ایڈز – عام طور پر مبتلا انسان کو دوسال سے زیادہ جینے کی مہلت نہیں دیتی ہے – ڈاکٹر ہوفلند کا بیان ہے : " زندگی کو کم مہلت دینے والی بیمایوں میں سب سے زیادہ خطرناك اور وبال برپا کرنے والی بیماری اورانسان کو موت سے قریب کرنے والی بیماری حد سے زیادہ فسق میں غرق ہونا ہے ، اب**

**(٢٩)** تقديرات"**تخمينہ" ١٩٧٤ بحوالہ** الأمراض الجنسية للدكتور محمد علي البار۔

**ہم بڑی آسانی سے کہہ سکتے ہیں موت سے قریب کرنےوالی بیماریوں میں سب سے زیادہ قریب تر ایڈز ہے(٣٠)۔ ایڈز بیماری سے فوت ہونے والوں کی تعداد جرمنی میں ٩٠٥ہے ، یہ تعداد حکومت کے یہاں رجسٹرڈ کے اعتبار سے ہے ، ویسے اس سے بھی زیادہ تعداد**

**ہوسکتی ہے ، اس میں مبتلا لوگوں کی تعداد بارہ سو ہے۔ جرمنی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ ہم جنس پرست مردوں میں سے ایڈز کے مریض ۷۵%فیصداورعورتوں میں سے۱۰%فیصدہے(۳۱)۔**

**۲ – ایڈز کی بیماری سے متعلق نئے اعداد وشمار سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ پھیلنے والا اور انسان کے لئے مہلك مرض ایڈز ہے جیسا کہ ایڈزکے بین الاقوامی اور خاندانی صحت انسٹی ٹیوٹ کے صدر" بیتر لامبنی" نے تصریح کی ہے ۔ نمایاں اعداد وشمار یہ ہیں :**

**۱ – عالمی پیمانے پرایڈز سے متاثرین چالیس ملیون ہیں ۔**

**۲ – گذشتہ بیس سالوں میں پچیس ملیون مرنے والوں کی تعداد بتائی جاتی ہے ۔**

**۳ – پوری دنیا میں اس وقت روزانہ چودہ ہزار لوگ ایڈز میں مبتلا ہورہے ہیں ۔**

**۴ – اس وقت پندرہ سال سے کم عمرکے تیرہ ملیون بچے ایڈز بیماری کے سبب اپنے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایك کے سائے سے محروم ہیں)۳۲( جہاں تك عرب ممالك کی بات ہے تو یہ اس سنگین وباء سے یقنا محفوظ ہوتے تھے لیکن** (۳۰) التدابير الوافية من الزنى للدكتور فضل إلهي)۔

**(۳۱) جريدة القبس1988/6/24ء)۔**

**(۳۲)** مجلة الشقائق، شماره62،نومبر2002ء ۔

**ان دنوں اس زہریلے بیماری سے لوگ متاثر ہونےشروع ہوگئے ہیں ، یہ اخلاقی بگاڑ اور فحاشی ہواؤں کے جھونکوں کا نبیجہ ہے؛ چنانچہ اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام کی ایك رپورٹ میں لکھا ہے کہ یہاں عرب علاقے میں ہر دس منٹ میں لوگ ایڈز کے شکار ہورہے ہیں ، ایك اندازہ**

**کے مطابق وائرس کے ذریعہ ۷۲۰/لوگ اس کے شکار ہو چکے ہیں ، ۲۰۰۶ء میں نئے متاثرین کی تعداد ۲۱۰/ہزار درج کی گئی ہے(۳۳) ۔**

**استاذ کاملیا حلمی** (رئیس اللجنة الإسلامية العالمية للمرأة والطفولة) **" خواتین اور بچوں کی بین الاقوامی اسلامی کمیٹی کے صدر"کا بیان ہے کہ ایڈز کے ایجنڈے شریعت اسلامیہ مطہرہ کی تعلیمات کے بالکل متصادم ہیں ؛ کیونکہ ایڈز کے ایجنڈے کی اساس اخلاقی وثقافتی اقدار– جو کہ ہم جنس پرستی اور فحاشی کو حرام قرار دیتے ہیں ، جس کا مقصدایڈز کے مریض کومرض سے چھٹکار ا پانے کے لئےحوصلہ افزائی کرنا ہے– کو بدلنا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ دونوں کے نظریات کے درمیان بنیادی فرق ہے ، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ خواتین پر منعقد ہونے والی اقوام متحدہ کی خصوصی کانفرس اس سنگین ہلاکت خیز ثقافت کی نشر واشاعت میں حصہ لیتی ہے ، جیسا کہ اسی کتاب میں آگے چل کر مزید وضاحت وتفصیلات آئیں گی ۔**

**۳ – بعض جنسی امراض سیلان ( سوزاك) کی طرح بانجھ پن کے سبب بن جاتے ہیں ، جیمس باجیہ کا بیان ہے : " نوجوانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی دیگر خواہشات کے مقابلہ میں اپنی فطری خواہش پر زیادہ قابو پائے ،یقینا یہ سب سے زیادہ مشکل کام ہے؛ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو معلوم ہونا چائیے کہ یہ انسانی قویٰ کو سب سے زیادہ کمزور کرنے**

**(۳۳)** مجلة المجتمع، شماره727، نومبر 2006ء.

**والاہے ، مصیبت سے قریب کرنے والا اور شفا سے دور کرنے والا ہے(۳۴)" ۔**

**۴ – ہڈیوں کا گھلنا ، جگر اور پھیپڑےکا دائمی انفیکشن میں مبتلا ہوجانا، جنرل جنونی فالج سے دو چار**

**ہونا جو کہ دماغ کو کبھی نقصان پہونچانے پر اکتفا کرتا ہے اور کبھی تو اسے ناکارہ ہی بنادیتا ہے جیسا کہ زھری(آنشك کی بیماری) غضب ڈھا دیتا ہے ۔**

**۵ – جنین یعنی مادر بطن میں موجود بچے اور نومولد بچے اپنے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایك کی غلطی کا خمیازہ بھگتے ہیں (۳۵)۔**

## جنسی حِس کے بارے میں اسلام کا موقف

**استاذ سید قطب اپنی کتاب** "منهج التربية الإسلامية"**میں اسلام کی نظر میں انسان کے اندر ایك جسمانی وجود ہے جس کے اپنے مطالبات وضروریات ہیں ، اسلام اس کی ضروریات کو تسلیم کرتا ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اطمینان بخش نظم کرتا ہے۔ اس طرح کی گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے :" بیك وقت اسلام ایك طرف انسان کے روحانی وجود کو مانتا ہے تو دوسری طرف اس کا یہ کہنا ہے کہ اس میں اللہ تعالی کی طرف سے روح ڈالی گئی ہے ، اسی طرح اسلام اس بات کو بھی مانتا ہے کہ روحانی وجود کے اپنے مطالبات اور اس کی اپنی طاقت و پرواز ہے ؛ پس اسلام اس کے مطالبا ت کو پورے کرتا ہے یعنی اسے عقیدہ اوربلند ی وپرواز عطا کرتا ہے ، روح کے وجود کی اصلاح کی خاطر، ابدی عدل وانصاف اور حق کو قائم کرنے کے لئے اپنی توانائیوں کو متحرك کرتا ہے؛ تاکہ اسے اس کے رب اللہ عزوجل سے جوڑ دے" ۔**

**(۳۴)** التدابير الوافية من الزنى، فضل إلهي.

**(۳۵)** الأمراض الجنسية للدكتور ممحد علي البار.

**نیز وہ لکھتے ہیں :" جس وقت انسان پر اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش سرکشی کرتی ہے ، خواہ وہ خواہش مال کی ہو ،یا جنس کی ہو ، یا طاقت وقوت کی ہو ، یاجاہ ومنصب کی ہو ، یہ دراصل اس کے باطن میں فساد**

کی علامت ہے، یہ چیز اسے حقیقیت میں سعادت وخوش بختی فراہم نہیں کرسکتی گو اول وہلہ میں اسے محسو س ہو کہ وہ خوش ہے سعید و خوش بخت ہے ؛ لیکمن وہ حقیقت میں دائمی بدبختی میں پڑا ہواہے ؛ اس لئے کہ وہ اپنے پاس موجود پرذہنی اضطراب میں ہے اور مزید کے لئے بے چین و خواہاں ہے .یہ چیز حقیقی زندگی میں رکاوٹ ہے . معلوم ہو نا چاہئیے کہ حد سے زائد ہر خواہش صاحب خواہش کو بہا لے جاتی ہے اور بسا اوقات راستہ چلتے دوسرے لوگوں کو بھی اپنی لپٹ میں لے لیتی ہے ، اس کے بعد وہ لوگ بھی حد سے زائد خواہشات کا شکار ہوجاتے ہیں .

اس زاویۂ نظر سے اسلام جنسی ادراك کو ایك طاقت تصور کرتا ہے ، اور اس طاقت کا اللہ تعالی کے مقرر کردہ حدود کے اندر رہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو فطرت پر پیدا کیا ، اور یہ فطرت اس فطری طاقت کے استخراج میں ایك لذت پیدا کرتی ہے ؛ لیکن اس لذت کو استخراج محض نہیں بنایا ؛ بلکہ اسلام نے اس کے بلند مقاصد مقرر کئے .

ان بلند مقاصد میں سے :

۱ - مرد وعورت کے درمیان محبت اور رحم کے تعلقات کو برقرار رکھنا . اللہ تعالی نے اسی طرف اشارہ فرمایا :

{وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ}[الروم:۲۱]

" اسی کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑے (بیویاں) بنادئیے؛تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور

**تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی پیدا کردی ،یقینا اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں ، جو غور وفکر ے کام لیتے ہیں۔"**

**۲ – خاندان کوجائے راحت وسکون،نسلوں اور قوموں کا کا رخانہ اور ماخذ ذمہ داری بنانا ؛ اسی وجہ سے مرد اپنے گھر کا نگراں ہے اور اپنے ماتحت کا ذمہ دار اوراللہ کے یہاں جوابدہ ہے ، اسی طرح عورت اپنے گھر کی نگراں ہے اور اپنے ماتحت کی ذمہ دار اور اللہ کے یہاں جوابدہ ہے، اور دونوں مل کر پورے معاشرے کےنگراں ہیں اور اپنے ماتحت کے بارے میں جوابدہ ہیں ؛ اس لئے دونوں اپنے ماتحت کے بارے میں خیر خواہانہ جذبہ رکھیں اور ان کے لئے اچھی کوشش کرتے ر ہیں اور ان کے لئے سعادت بختی کے لئے کوشاں رہیں ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا}[الفرقان:۷۴]

**"اور جو دعا کرتے ہیں : اے ہمارے رب ! ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عطا فرمادیجئے، جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہم کو اللہ سے ڈرنے والوں کا پیشوا بنادیجئے۔"**

**۳ – نوع انسانی کا باقی رہنا، نسل انسانی کی کثرت ، زندگی کی تعمیر۔یہ کائنات کی سنت ہے اور انسان کی فطرت ہے جس پر اللہ نےاسے پیدا کیاہے ۔**

**۴ – جنسی چارج کو برخاست کے ذریعہ حسی وباطنی فائدہ کو بروئے کار لانا(۳۶)،جنسی انحراف اور برائی کی طرف مائل ہونے والا نفس امارہ کا بڑی آسانی سے اس انحراف کو قبول کرنا ؛ بلکہ بعض دفعہ اس کی کوشش کر نے کی سنگینیت کی وجہ سے اسلام نےاس سے**

**چوکنا کیا اورڈرایا دھمکایا ؛ چنانچہ اسلام نے واضح کیا کہ شرمگاہ کی حفاظت جنت فردوس کے وارثین کے صفات میں سے ہے ، اور جو شخص بھی جنسی شہوت کی بابت اللہ تعالی کے مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرےگا تو وہ ظالم شمار ہوگا اور اللہ تعالی کی شریعت پر زیادتی کرنے والا سمجھا جائےگا، پھر ایسا شخص ہرگز فلاح نہیں پائےگا اور نہ ہی وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے بہرہ ور ہوگا ؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

**{قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (1) الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (2) وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (3) وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ (4) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (5) إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (6) فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ}[المومنون: ١-٧]**

**"وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں عاجزی اختیار کرتے ہیں ،بے فائدہ باتوں سے دور رہتے ہیں ، جو زکاۃ ادا کیا کرتے ہیں،جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ، سوائے اپنی بیویوناور باندیوں کے کہ (اس میں) ان پر کوئی ملامت نہیں، ہاں ، جو (اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے ) ان دو کے علاوہ کے طلب گار ہوں تو وہ حد سےگذرجانے والے ہیں" .**

---

**(٣٦)** الإسلام والجنس للدكتور فتحي يكن.

**ان آیات کے آخر میں اللہ تعالی نے فرمایا :{أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ * الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ }[المومنون: ١٠ – ١١]"ایسے ہی لوگ میراث پانے والے ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے، وہ ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے ".**

**ان آیات میں تین باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جو شرمگاہ کی حفاظت نہ کرے وہ کامیاب لوگوں میں سے نہیں بلکہ وہ قابل ملامت اور حد سےگذر جانے والوں میں سے ہے ؛پس جب کامیابی فوت ہوگئی ، تو وہ زیادتی کرنے والےکا مصداق ٹھہرا اور وہ ملامت کے گڑھے میں گرگیا ۔**

**رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں :" جو شخص مجھ سے اس کی ضمانت لے جو اس کے دونوں ڈاڑھوں اور دونوں زانوؤں کے درمیان ہے تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت لیتا ہوں "(۳۷)۔ ایك روایت میں آیا ہے کہ آپﷺ نے ارشاد فرمایا :" تم لوگ مجھ سے چھ چیزوں کی ضمانت لو تو میں تم لوگوں کے لئے جنت کی ضمانت لیتا ہو ں " پھر ان میں سے ایك شرمگاہ کی حفاظت کا ذکر فرمایا (۳۸)۔نیز آپﷺ نے ارشاد فرمایا : " لوگوں کو اکثر جو چیز یں جہنم میں لے جائیں گی ، وہ منہ اور شرم گاہ ہیں "(۳۹) ۔**

**اسلام نے زنا اور دواعی و مقدمات زنا سے سختی سے روکا اور اس کے قریب <u>جانے سے بری طرح ڈرایا ؛ چنا نچہ اللہ تعالی کا ارشاد</u> ہے :**

**(۳۷) بخاری، حدیث:٦٣٤٣،**عن سہل بن سعدؓ**)۔**

**(۳۸) مسند احمد:٥/٣٢٣،صحیح ابن حبان ، حدیث: ٢٤١،** عن عبادة بن الصامتؓ **، شیخ البانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے ،دیکھئے:** صحیح الجامع ، **حدیث: ١٠١٨۔**

**(۳۹) ترمذی، حدیث:٢٠٠٤، ابن ماجہ ، حدیث: ٤٢٤٦، مسند احمد ،حدیث: ٢/٢٩١،**عن أبي هريرةؓ**، شیخ البانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔**

**{وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا}[الإسراء: ٣٢]**

**"اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو، یقینا یہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے"۔**

**اور اسلام نے زنا کے مرتکب کو دوگنا عذاب سے دھمکی دی؛ چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا:**

**{وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا * يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا}[الفرقان:٦٨ - ٦٩]**

**" وہ اللہ کے ساتھ کسی اورمعبود کی پوجا نہیں کرتے اور کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے ، جسکے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ، ہاں مگر حق کی بنا پر ( یعنی حکم شرعی کے مطابق)، اور وہ زنا بھی نہیں کرتے ، جو ایسا کرے گا ، وہ گنہگار ہوگا ، قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب دیا جائےگا اور وہ ذلیل وخوار ہو کر ہمیشہ اسی میں رہے گا"۔**

**صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کسوف کے خطبہ میں فرمایا :" اے امت محمدی !اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی بند ی زنا کرے، اے امت محمدی ! اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم لوگ کم ہنسوں گے اور زیادہ روؤگے " پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا یا اور فرمایا : " اے اللہ کیا میں نے پہونچادیا"(٣٠)۔**

**(٣٠) بخاری ،حدیث: ١٠٤٤، مسلم، حدیث :٩٠١، عن عائشةؓ)۔**

**حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :" قیامت کےروز تین اشخاص ایسے ہونگے جن سے اللہ تعالی نہ بات کریں گے ، نہ ہی ان کی طرف نظر کرم فرمائیں گے ، اور نہ ہی ان کو ( گناہوں سے ) پاك کریں گے ، ان کے لئے درد ناك عذاب ہوگا : زناکار شادی شدہ ، جھوٹا بادشاہ ، اور متکبر میزبان"(۳۱)۔**

**اسلام نے واضح کردیا کہ جنسی انحراف اللہ کی غیرت کو للکار تی ہے اور مزید بھڑکاتی ہے ؛ چنا نچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ کو غیرت آتی ہے ،مومن کو غیرت آتی ہے ،اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ ( یعنی اللہ کا غصہ بھڑکتا ہے جب ) کوئی مومن اللہ کے حرام کے پاس آئے (۳۲)۔ یعنی اللہ تعالی کی حرام کردہ چیز وں کے پاس آئے ۔**

**اسی وجہ سے اسلام نے زنا کی سزا میں بڑی شدت برتی ہے اور اس کی سزا کو سخت ترین سزا بنایا ؛ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے : " کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو اس کی بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبودنہیں ، اورمیں اللہ کا رسول ہوں مگر تین صورتوں میں سےکوئی صورت پائی جائے : شادی شدہ زناکار ، جان کے بدلہ جان ، اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جو (مسلم) جماعت سے جدا ہونے والا ہے "(۳۳)۔**

**جہاں تك لوطی کی سزا کی با ت ہے تو اس کوجان سے مارنا ہے خواہ قتل کرکے ہو یا سنگساری کے ذریعہ ، یا شہر میں موجود سب سے اونچی عمارت ہو اس کے اوپر لے جاکر وہاں سے اوندھے منہ ڈھکیل دیا جائے ، پھر لگاتاریتھر وں سے مار مارکر ہلاك کردیا جائے(۳۴)۔**

(۳۱) مسلم ،حدیث: ۱۰۷، السنن الکبری للنسائی،حدیث: ۷۱۳۸، عن أبي هريرةؓ۔

(۳۲) بخاری ، حدیث :۵۲۲۳، مسلم،حدیث : ۲۷۶۱، عن أبي هريرةؓ۔

(۳۳) بخاری ، حدیث :٦٨٧٨ ، مسلم،حدیث : ١٦٧٦، عن عبد الله بن مسعودؓ).

(۳۴) روضة المحبين لابن قيم.

**زنا کار کے لئے آخرت کا عذاب سخت ترین ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں ایك تنور دیکھا ، جس میں ننگی عورتیں اور ننگے مردچیخ وپکار رہے ہیں ،آگ ان کو بری طرح جلا رہی ہے ، اور جب جب اس میں پھونك ماری جاتی ہے تو ان کی چیخ وپکار کی آواز بلند ہوجاتی ہے ، اسی طرح برابر جاری ہے ۔ جب آپ ﷺ نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا ، تو ان دونوں نے بتایا : "یہ زناکار مرد وعورت ہیں " (۳۵)؛ اسی لئے اسلام نے عفت اختیار کرنے والوں کی بڑی فضیلت بیان کی اور دونوں جہاں کے پالن ہار نے سات آسمان کے اوپر سے اس کی ترغیب فرمائی ،فرمایا :**

{وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ}[النور:٣٣]

**"اور جن لوگوں کو نکاح کرنے کی گنجائش نہیں ہے ، وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھیں ، یہاں تك کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے ان کو گنجائش عطا فرمادیں "۔**

**یہ عفت وعصمت کی قرآنی دعوت ہونے کے ساتھ خوبصورت تربیت نفس کی طرف اشارہ ہے ، جو نوجوانوں کے دلوں میں نیك ارادہ کو پختہ کرتی ہے اور ان کے قلوب میں طہارت و پاکیزگی کوخوب پروان چڑھاتی ہے ، جس سے ان کی روحیں خیر کی طرف بڑھتی ہیں اور ترقی کے منازل کو طےکرتی ہیں ، ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے اور اس کی وجہ سے ان کا ایمان محفوظ رہتا ہے ۔**

**جیسا کہ اسلام نے بہت سے شرعی آداب زندگی کے قانون بنائے اور لوگوں کو ان پرعمل کرنے کا حکم دیا ، یہ آداب حقیقت میں بدکار ی سے تحفظ کے باڑ ہیں ؛ چنا نچہ**

**(۴۵) بخاری ، حدیث : ۷۰۴۷، مسند احمد:۵/ ۸ – ۹ ،** عن سمرة بن جندب الفزاريؓ ۔

**گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت اور دیکھنے کے آداب بتائے ، مرد وعورت کے درمیان باہم اختلا ط اور اجنبی عورت کے ساتھ خلوت یعنی تنہائی اختیار کر نے سے منع کیا اورڈرایا ، پردہ کے احکام بتائے ، شادی کی ترغیب دی جو کہ جہاں انفرادی زندگی کی سلامتی کی ضمانت فراہم کرتی ہے وہیں معاشرہ کی طہارت وپاکیزگی کی ذمہ داری قبول کرتی ہے .اللہ تعالی نے قرآن کریم میں مستقل ایك سورہ نازل فرمائی ہے جو کہ جنسی حس وادراك کو مہذب وپا کیزہ بنانے کے لئے بہترین ربانی تربیت ہے ۔**

**یہ ایك نقشہ ہے جو سورہ نو ر کی ان قرآنی آیات کی طرف اشارہ کرتا ہے جن میں شرعی آداب بیان کئے گئےہیں ، یہ شرعی آداب زندگی ایك مومن کی اخلاقی تربیت کے لئےانمول رہنما اصول ہیں ۔**

| موضوع | آیات نمبر از سورہ نور |
|---|---|
| زنا کے قریب جانے سے انتباہ | ۳۲ ، ۳۳ |

| | |
|---|---|
| اجازت حاصل کرنے کے آداب واحکام | ۲۸ ، ۲۹ ، ۵۸ ، ۵۹ |
| نگاہ نیچی کرنا | ۳۰ ، ۳۱ |
| شرمگاہ کی حفاظت وصیانت | ۳۰ ، ۳۱ |
| پردہ | ۳۱ ، ۶۰ |
| عفت وعصمت اور اس کی ترغیب | ۳۳ ، ۶۰ |
| برائی پھیلانےوالے کو انتباہ | ۱۹ |


انسان کا نفس ہی کجی وانحراف کا مصدر وسرچشمہ ہے ؛ اس لئے ضرور ی ہے کہ ہم نفس کا تعارف ، اس کے اقسام ، اس کی حقیقت اور اس کے سامنے شکست کھانے کے مظاہر کو جا نیں ؛ چنانچہ ہم آگے کی سطور میں ان ہی چیزوں پر روشنی ڈالنے جار ہے ہیں ۔

## نفس ، اس کے اقسام اور جنسی حس وادراك پر اس کے اثرات:

علامہ ابن قیمؒ رقم طراز ہیں : " ایك مومن انسان کے نزدیك نفس کی بڑی اہمیت ومقام ہے ؛ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ دل کے سارے امراض کی جڑ نفس ہی ہے ، تمام تر فاسد مواد

**اسی کے پاس جاتے ہیں پھر وہاں سے دیگر اعضاء کی طرف منتقل ہوتے ہیں ، دیگر اعضاءمیں سب سے پہلے جو عضو اس سے متاثر ہوتا ہے وہ ہے انسان کا دل .نفس انسان کو سرکشی اور دنیا وی زندگی کو ترجیح دینے کی تعلیم دیتا ہے ، جبکہ رب کائنات ا پنے بندے کو رب سے خوف کھا نے کی دعوت دیتا ہے اور نفس کو خواہشات سے روکتا ہے "**

**(٣٦)،اللہ تعالی کا ارشا د ہے :**

**(٣٦)** إغاثة اللهفان، ج1،لابن قيم.

**{فَأَمَّا مَنْ طَغَى * وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا * فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى * وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى* فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى}[النازعات:٣٧ - ٤١]**

**" تو جس نے سرکشی کی ، اوردنیوی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی ، تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا ، اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور نفس کو خواہشات سے روکتا ہے ،تو یقینا جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔"**

**رسول اللہ ﷺ خطبہ حاجت میں ارشاد فرما تے ہیں :"ہر طرح کی تمامتر تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ، ہم اسی کی حمد وثناء بیان کرتے ہیں ، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں ، اسی سے سیدہا راستہ کی رہنمائی مانگتے ہیں ، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں ، اور ہم اللہ ہی سے اپنے نفسوں کے شرور اور برے اعمال سے پناہ مانگتے ہیں ...." ؛ پس رسول اللہ ﷺ نے عمومی طور پر نفس کے شر ،اس سے پیدا ہونے والے برے اعمال اور اس پر مرتب ہونے والی سزاؤں سے پناہ مانگی ہے .**

حصین بن عبیدؓ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے مخاطب ہوکرفرمایا : اےحصین ! تم کتنے معبود کی عبادت کرتے ہو ؟ انہوں نے فرمایا : چھ سات کی ،چھ زمین میں ہے ، او رایك آسمان میں ہے ، آپ ﷺنے فرمایا : تم کس سے اپنی چاہت طلب کرتے ہو اور کس سے ڈرتے ہو ؟ انہوں نے جواب دیا : اس سے جو آسمان میں ہے .آپ ﷺنے فرمایا: اسلام قبول کر لو یہاں تك میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے تمہیں اللہ نفع پہو نچائےگا ،انہوں نے کہا :ارشاد فرمائیے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : کہو: "اے اللہ مجھے رشد وہدایت کا الہام فرمائیے، اور مجھے اپنے نفس کے شر سے حفاظت فرمائیے"(۴۷). دعا ء ماثور میں سے ہے :" اے رب میرے نفس کو تقوی عطا فرما،اس کو پاك صاف فرما ، تو بہترین پاك کرنے والا ہے ، تو ہی اس کا ولی ومددگار اور اس کا مولیٰ ہے " .

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے اللہ تعالی کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا گیا :{ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ} [فاطر:۳۲] " پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو کتاب حوالہ کی ،جن کو ہم نےچن لیا ،تو ان میں سے بعض تو اپنے آپ پر زیادتی کرنے والے ہیں ، بعض درمیانی درجہ پر ہیں، اوربعض اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں آگے بڑھتے جارہے ہیں ، یہی تو ( اللہ کا ) بڑا فضل وکرم ہے"۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا : " اے میرے بچو! یہ لوگ جنتی ہیں ، جہاں تك نیکیوں میں آگے بڑھنے والے کی بات ہے تو جو کوئی اللہ کے رسول ﷺ کے عہد پر قائم رہا تو اس کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے جنت اور رزق کی گواہی دی ہے .

**راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے اپنے آپ کو ہمارے ساتھ کیا "(۴۸)۔**

**اس لئے مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے نفس کا تزکیہ کر ے اور شوق وخوف سے خوب اس کو پا ك صاف کرے ، جب ایسا کرےگا ، تو اس کا نفس ہر خیر کا**

**(۴۷) ترمذی، حدیث: ۳۳۸۳، شیخ البانیؒ نے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے ۔**

**(۴۸)** إغاثة اللهفان،ج۱،لابن قيم)۔

**مصدر بن جائےگا ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

**{وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا * فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا * قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا * وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا}[ الشمس:۷ - ۱۰]**

**"اور( انسان کی جان) اور اس ذات کی جس نے اس کو ٹھیك ٹھیك بنایا ، پھر اس کو بد کرداری اور پرہیز گاری سمجھادی ، یقینا جس نے نفس کو سنوار لیا ، وہ کامیاب ہوگیا ، اور جس نے اس کو خاك میں ملادیا ( یعنی نفسانی خواہشات سے آلودہ رکھا ) ، وہ گھاٹے میں رہا " ۔**

**اس توبیخ وتہذیب کے بغیر مومن اپنے نفس اور اس کی خواہش کے تابع ہوجائےگا، جبکہ وہ اس سے پہلے متبوع وقائد تھا ، ذلیل وخوار ہوجائےگا جبکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالی کی طاعت کی وجہ سے عزیز ومحبوب تھا ، اس کے سامنے کمزور تھا جبکہ اس سے پہلے وہ اپنے ارادہ وایمان کی پختگی کے وجہ سے طاقت ور تھا ۔**

**نفس کے بارے میں کسی شاعر نے کہا :**

**"یہ نفس ہے ،اگر اس کے ساتھ تسامح اور عفو و درگذر کا معاملہ کیا تو یہ تمہیں دھوکا کے**

گڑھے میں پھینك دےگااس کے وعدہ کا پاس ولحاظ اور اس کی پرواہ نہ کر؛ کیونکہ اس کا وعدہ چٹیل میدان میں مثل ریتی ہے ۔"

نفس انسان کو سرکشی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے کی طرف دعوت دیتا ہے جبکہ رب اپنے بندے کو اپنی ذات سے ڈرنے اور نفس کو خواہشات سے روکنے کی دعوت دیتا ہے ۔دل دونوں داعیوں کے درمیان لٹکا ہوتا ہے ،کبھی اِدھر ،کبھی اُدھر ،اسی وجہ سے اللہ تعالی نے قرآن میں نفس کو تین صفات کے ساتھ ذکر کیا ہے : مطمئنہ ، امارہ بالسوء، لوامہ ،نفس تو ایك ہی ہوتا ہے ؛ لیکن اس کے صفات وحالات متعدد ہوتے ہیں ،جن کی وضاحت حسب ذیل ہیں ۔

## اول : مطمئنہ

یہ نفس اللہ کے یہاں سکون پاتا ہے اور اس کے ذکر سے مطمئن ہوتا ہے ،اللہ تعالی سے ملاقات کے لئے مشتاق رہتاہے ،اس کی قربت سے مانوس ہوتا ہے ،یہی بات ا س سے وفات کے وقت کہی جائےگی ۔{يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ * ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً}[الفجر:٢٧ - ٢٨] " اے اطمینان پانے والی روح ! اپنے پروردگا ر کی طرف اس طرح لوٹ جا کہ تو اس سے خوش رہے اوروہ تجھ سے"۔

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں :"المصدِّقة" یعنی تصدیق کرنے والا۔ قتادہ ؒ کہتے ہیں : وہ مومن ہے جس کا دل اللہ کے وعد ہ پر مطمئن ہو ۔ حسن ؒ کابیان ہے: اللہ نےجو کہا اس پر مطمئن ہو اور تصدیق کرنےوالا ہو ۔ مجاہدؒ کہتے ہیں : وہ اللہ کی طرف متوجہ ہونے والا اور اس بات پر یقین کہ اللہ ہی اس کا رب

ہے ، اس کے حکم کو بجا لائے ، اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اور ا س سے ملاقات پریقین رکھے۔

طمانینت کی حقیقت سکون وراحت ہے ؛ پس نفس اپنے رب کے پاس سکون پائے اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اس کے سوا کہیں اور اس کو سکون حاصل نہ ہو ، اللہ کے اسماء وصفات کے حقائق پر مطمئن ہو ، وہ اللہ کے بحیثیت رب ہونے پر ،اسلام کےبحیثیت مذہب ودین پر اور حضرت محمد ﷺ کے بحیثیت رسول پر ایمان ویقین اطمینان قلب کے ساتھ ہو ، اور اس بات پر مطمئن ہو کہ اللہ ہی تنہا اس کا رب ہے وہی اس کا معبود ہے ، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ، آنکھ کی گردش کے برابر بھی اس سے بےنیازی نہ ہو ۔ یہ وہ نفس ہے جو اپنے عطا شدہ ایمانی قوت کی بنیاد پر خواہشات کو کچلنے اور اگر شیطان اس کو چھیڑے تو اس کےملمّہ سازی و تزیین کاری کو دبانے پر قادر ہوسکے گا ۔

علامہ ابن جوزیؒ کہتے ہیں: خواہشات نفس کو کچلنے میں جو لذت ہے وہ ہر لذت سے بڑھ کر ہے ، کیا تم دیکھتے نہیں کہ خواہشات سے مغلوب انسان کس طرح ذلیل وخوار ہوتا ہے ؛ کیونکہ وہ اپنے نفس کے سامنےمغلوب ہے ، اس کے برخلاف خواہشا ت پر غالب انسان کے ،کہ وہ کس طرح طاقت ور اور قوی ہوتا ہے؛ اس لئے کہ ہ وہ نفس پر غالب ہے۔

## دوسرا : امّارہ بالسوء

یہ سابق کی ضد ہے ، یہ اپنے مالك کو جو چاہتا ہے جسمانی خواہشات اور ناحق وباطل کا حکم

کرتا ہے ؛ پس یہ ہربرائی کی آماجگا ہ ہے ، جو اُس کی بات مانے ا س کو وہ کھینچ کر ہر برائی اور ہر ناپسندیدہ شی تك لاتا ہے ،یہ امّار ہ (اسم مبالغہ ) ہے آمرہ (اسم فاعل )نہیں ہے ؛ کیونکہ اس کی طرف سے بکثرت حکم وتلقین ہوتا رہتا ہے ، یہ دراصل جاہل وظالم پید ا کیا گیا ہے سوائے اس کے... عدل وانصاف اورعلم نفس پر اس کے رب کی طرف سے بذریعہ الہام وہدایت طاری ہوتے ہیں ، اگر اس کے رب کی طرف سے الہما م نہ ہو تو وہ اپنے حال پر ظالم وجاہل رہتا ہے ۔ اگر اللہ تعالی کا فضل وکرم نہ ہو تو کوئی مومن پاك صاف نہیں ہوسکتا ، جب اللہ کسی نفس کے ساتھ خیر کا معاملہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایسے اسباب وحالات پیدا کردیتے ہیں کہ اس کے ارادےوتصورات صحیح اورپاك صاف ہوتے ہیں .اس سے معلو م ہو اکہ بندہ اپنے رب کا بہت زیادہ محتا ج ہے ، بند ہ کا اس کے رب سے احتیاج ہر احتیاج وضرورت سےبڑھ کر ہے ،اگر اللہ اپنی رحمت وہدایت کو کسی سے پلك جھپکنے کے برابرروك لے تو وہ ہلاك وبرباد ہوگیا ۔ یہ نفس انسان کو خواہشات کی طرف لے جاتا ہے اور خواہشات کو اس کے سامنے خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے ، اور کچھ دنوں تك وہ اسی طرح رہتا ہے یہاں تك ایك ایسا وقت آتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ یعنی گنا ہو ں اور برے اعمال تك پہنچ جاتا ہے بلکہ اس میں مبتلا ہوجاتا ہے ۔

## تیسرا : لوّامہ

اس کے مفہوم ومراد کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ مترددہ ہے یا صاحب نفس کو ملامت کرنے

کے معنی میں ہے ؟ سعید بن جبیرؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا کہ لوامہ کیا ہے ؟ حضرت ابن عباسؓ نےجواب دیا : کمینہ نفس ۔ مجاہدؒ کابیان ہے : فوت شدہ پر پشیمان ہوتا ہے اور اس پر ملامت کرتا ہے .قتادہؒ کہتے ہیں : یہ فاجرہ ہےیعنی گناہ کرنے والا.حسن کہتے ہیں :اللہ کی قسم تم مومن کو دیکھوگے کہ وہ برابر اپنے آپ کو ملامت کرتا رہتا ہے ، اپنے نفس کو ہر حالت میں قصور وار ٹھہراتا ہے ،اس پر نادم ہوتا ہے اور اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے ، اور فاجر(برا آدمی) کا جیسا کام کرتا جاتا ہے اور وہ کسی کام پراپنے آپ کو ملامت نہیں کرتا ہے اور نہ ہی وہ کبھی پشیمان ہوتا ہے ۔

حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد ہے :ہر شخص کل قیامت کے روز اپنے آپ کو ملامت کرےگا ،نیکوکار اپنے کوملامت اس بات پر کرے گا کہ وہ اورزیادہ نیکی نہیں کرسکا ، گنہگار شخص اپنے آپ کو ملامت کرےگا کہ وہ اپنے گناہ سے باز نہیں آیا ۔

یہ قول پہلے قول (مترددہ) کے مقابلہ میں راجح ہے؛ کیونکہ یہ اس مومن کا نفس ہے جس کو دیکھتے ہو کہ وہ ہر عمل کے بعد اس کاجائزہ لیتا ہے ،اگر وہ گناہ ثابت ہوا تووہ اس کامحاسبہ یوں کرتا ہے ، تم نےاس کو کیوں کیا ؟ تم نے اللہ کے خلاف جرءت کیوں کی؟ کیسے تم اللہ کو بھول گئے ،تمہیں اللہ سے حیا نہیں آئی ؟

حسنؒ بندہ کے بارے میں کہتے ہیں : بندہ اس وقت تك خیر وبھلائی میں رہتا ہے جب تك کہ اس کے ساتھ کوئی واعظ ( نصیحت کرنے والا) ہوتا ہے ، اور ہمیشہ محاسبہ نفس کی فکر دامن گیر رہتی ہے ۔

# ١ – نفس کے سامنے شکست کے مظاہر

علامہ ابن قیمؒ جہنم میں داخل ہونے کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں:" لوگ جہنم میں تین دروازے سے داخل ہونگے ، شبہ کا دروازہ جس نےاللہ کے دین میں شك پیدا کیا ، شہوت کا دروازہ جس نے خواہش نفس کو اللہ کی طاعت وفرمانبرداری پر مقدم کیا، غصہ کا دروازہ جس نے اللہ کی مخلوق پر ظلم وزیادتی کوروا رکھا ؛ پس معلوم ہوا کہ نفس کے سامنے شکست کے مظاہر میں سے کفر ،معصیت اور ظلم ہیں ".

نیز کہتے ہیں :"تمامتر گناہوں کی جڑیں تین ہیں :تکبر :تکبر نے ہی ابلیس کوبرے انجام تك پہونچایا .حرص و لالچی :اسی نے حضرت آدمؑ کو جنت سے باہر نکالا . حسد : حسد ہی نے حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں میں سے ایك کو دوسرے کے خلاف ا کسایا . جو ان تینوں کے شر سے محفوظ رہا وہ برے انجام وشر سے محفوظ رہا ، پس معلوم ہوا کہ کفر تکبر کا نتیجہ ، گناہ حرص کی وجہ سے ہو تے ہیں ، اور ظلم حسدکی وجہ سے ہوتا ہے "(٣٩) .

اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ نفس کے سامنے شکست کے مظاہر میں سے سنگین مظہر چھوٹے بڑے گناہوں میں ڈوب جانا،جیسے زنا ، ہم جنسی پرستی (لواطت اور سحاق)،محرم رشتہ داروں سے نکاح ، اغوا اور غصب ،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [النور: ٢]

**" بدکاری کرنے والے مرد اور بدکاری کرنے والی عورت میں سے ہر ایك**

**(٣٩)** إغاثة اللهفان،ج١،لابن قيم)۔

**کو سوسو کوڑے لگاؤ،اگرتم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملہ میں تم لوگوں کو اُن پر ترس نہیں آنا چاہئیے،اور ان دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کے ایك گروہ کو حاضر رہنا چاہئیے" ۔**

**رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا عمل کرے (٥٠)۔**

**نفس کے سامنے شکست کے مظاہر میں سے :**

## اول: حرام عشق ومحبت

**دور حاضر کے امراض میں سے ایك سنگین مرض حرام عشق ومحبت ہے، جو کہ ہمارے معاشرے میں سرایت کرچکا ہے ،ذرائع ابلاغ کے اہم مسائل میں سے ایك یہ بھی بن چکا ہے ،کوئی فلم نہیں بنائی جاتی ہے اور نہ دکھائی جاتی ہے مگر اس میں عشق ومحبت ہی کی کہانی بیان کی جاتی ہے ، کوئی ناول نہیں لکھی جاتی ہے مگر اس میں محبت ہی کی گفتگو کی جاتی ہے ، مسائل ومشکلات پیش نہیں**

**کئے جاتے ہیں اور نہ موضوع گفتگو بنتے ہیں مگر وہ عاشق و معشوق ہی کے ہوتے ہیں ، گویا یہ مشکلات و مسائل امت کے ترجیحی مشکلات و مسائل میں سے ہیں ، یہی امت کے اول و آخر مشکلات ومسائل ہیں ۔**

**(۵۰) مسند احمد:** ۱/۲۱۷،عن ابن عباس ؓ **شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ،**

**دیکھئے:صحیح الجامع ،حدیث: ۵۸۹۱) ۔**

**جوان لڑکے اور لڑکیوں کا عشق کے جال میں پھنس جانا بڑ ا ہی سنگین معاملہ ہے ؛ کیونکہ اس جال میں پھنسنے کے بعد دوبارہ باہرآنا مشکل کام ہے ؛ اس لئےکہ یہ نفسانی خواہشات کے صفا ت و خصو صیات میں سے ہے ،خواہش نفس کا معاملہ ایسا ہے کہ وہ اپنے ساتھ صاحب نفس کو بھی لے کر گڑھے میں گرتی ہے ۔ اور جب عشق دل میں سما جاتا ہے اور وہ اس کا حاکم بن جاتا ہے تو وہ عقل وفکر اور سوچ پر حاوی ہوجاتا ہے اور صاحب عشق کے گلے کا لگام بن جاتا ہے ، پھر اس کے بعد عاشق کچھ بھی نہیں سوچتا ہے مگر اپنی محبوبہ کے بارے میں ہی ، ہمہ وقت وہ اسی دنیا میں کھویا رہتا ہے ، اسی کے بارے میں بات کرتا ہے اور اسی کے تعلق سے کام کرتا ہے ، اس کی پسند وچاہت اس کےتابع ہوجاتی ہے ، اس اسٹیج پر انسان پہنچ کر اپنی خواہش پرستی کے دلدل میں جاگرتا ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا}[فرقان:۴۳]

**"بھلا آپ کیا سمجھتے ہیں ،جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہو ، کیا آپ اس کا ذمہ لے سکتے ہیں ؟"۔**

جب دل اللہ اور اس کےرسول اور اللہ کے راستہ میں جہاد کی محبت سے خالی ہوجاتا ہے تو دل میں خواہش نفس اپنا آشیانہ بنالیتی ہے ، جیساکہ کسی شاعر نے کہا :

" اس کی خواہش میرے پاس آئی قبل اس کے کہ میں اس کو پہچانوں ، وہ میرے خالی دل سے جاملا اور اپنی جگہ اس نے اس میں بنا لی ۔"

## عشق کے نقصانات

اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ جب عاشق کا حال یہ ہو تو اس کے برے نتائج سامنے آتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱ – خاکی معشوق کےذکر میں مشغول رہنا خالق حقیقی اللہ تعالی کی محبت اور اس کے ذکر سے غفلت کے مترادف ہے ، یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالی کی محبت کے ساتھ غیر اللہ کی محبت کا اجتماع نہیں ہوسکتا ؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ}[البقرة:165]

"بعض لوگ وہ ہیں جو اوروں کو اللہ کا شریك ٹھہراتے ہیں، جیسے اللہ سے محبت رکھنی چاہئیے، ویسی ہی ان سے محبت رکھتے ہیں ، اور جو لوگ ایمان لاچکے ہیں ، اللہ سے ان کی محبت اس سے بھی بڑھ کر ہے ، کاش! یہ ظالم اس وقت کو دیکھ لیں، جب یہ عذاب دیکھیں گے، (ان کو پتہ چل جائےگا) کہ تمام

طاقت اللہ ہی کے لئے ہے اور سخت عذاب دینے والے ہیں"۔

اسی وجہ سے عاشق ایمان کی میٹھاس نہیں پاتا ہے ؛ کیونکہ ایمان کی حلاوت پانے کے لئے شرط یہ ہے کہ "اللہ اور اس کا رسول آدمی کے نزدیك سب سے زیادہ محبوب ہو ں ، انسان کسی سے محبت نہ کرے مگر اللہ کے لئے "(۵۱)۔ (۵۱) بخاری ،حدیث:۱٦،مسلم،حدیث:۴۳عن أنس بن مالكؓ۔

ہر عاشق تو وہ پہلی نظرمیں محبت کا اسیر( قیدی) بن چکا ہے ،جیسا کہ لوگ کہتے ہیں ، وہ اپنےمعبود کا قیدی بن گیا ؛ پس عاشق شرك تك پہنچنے سے محفوظ نہیں رہ سکتا جیسا کہ ایك بدنصیب شاعر یہاں تك پہنچ گیا جب کہ اس نے یہ کہا:

"تم سے ملنا خالق ذوالجلال کی رحمت سے زیادہ میرے دل کے لئے باعث سکون ولذت اور مزے کی بات ہے"

ہم اس کھلے ہوئے نقصان سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے ہیں ۔

۲ – دل کا معشوقہ سے لٹکے رہنے کی وجہ سے اذیت ، حسرت ، مصیبت، بے چینی اور ذھنی تناؤ سے آدمی دوچار ہوتا ہے ، یہ تو دنیوی سزا ہوئی ، جہاں تك آخرت کی بات ہے تو وہاں سخت عذاب ہوگا ، یہ باتیں عاشقوں کے بارے میں مشہور ومعروف ہیں ، مزید برآں وہ کبھی جنون اور دوسرے امراض سے بلکہ بعض دفعہ قتل سے گذرتے ہیں(۵۲) ۔

۳ – مذہب اور دنیا کی نشانیوں سے غفلت ۔

۴ – دنیاوی آفات اور آزمائشیں عاشقوں کے دلوں میں سماتی ہیں ، یہ سوکھی لکڑی میں آگ لگنے

سے زیادہ تیز عاشقوں کو آ لگتی ہیں .غیر اللہ سےعشق کرنے والے کا دل اللہ کی دوستی سے محجوب ہوتا ہے ؛ اس لئے کہ وہ شیطان کا سبز وشاداب ہرا بھرا چراگاہ ہے ، شیطان جدھر چاہتا ہے اسے پھرا تا ہے .

۵ – حواس کا فاسد ہونا ،یہ اس حدیث کا مصداق ہے جس میں حضرت محمدﷺ نے ارشاد فرمایا: " (انسان کے) جسم میں ایك گوشت کا (۵۲) مزید معلومات کے لئے ملاحظہ ہو: ذم الهوي لابن الجوزي۔ لتھڑا ہے جب وہ لتھڑا درست ر ہتا ہے تو پورا جسم درست رہتا ہے ،اور جب وہ لتھڑا فاسد ہوجاتا ہے تو جسم فاسد ہوجاتا ہے ،اے لوگو سنو! وہ لتھڑا دل ہے "(۵۳). بیشك دل فاسد ہو جائے تو آنکھ ،کان اور زبان سب بگڑ جاتے ہیں؛ پس وہ کسی چیز کو اسی وقت اچھا سمجھتا جبکہ وہ چیز اس کی خواہش نفس سے میل کھاتی ہو اور اس سے رچ بس گئ ہو ؛ بلکہ وہ بدصورت شی کو خوبصورت سمجھنے لگتا ہے .

یہ رہے حرام عشق ومحبت کے بعض نقصانات ، اس کے بعد ہم اخیر کی فصلوں میں اس بات کا جائزہ لیں گے کہ اس کا مداوئ کیا ہوسکتا ہے اور اورلوگ اپنے دامن کو کیسے پاك صاف رکھ سکتے ہیں ؟

## ۲ – نفس کی خاطر بعض اعمال کے التزام کامظاہرہ

ان میں سے ایك استمنا ء (مشت زنی ) کا عمل ہے یہ ان امراض میں سے ہے جن کاشکار انسان

اس وقت ہوتا ہے جبکہ انسان شہوت کے سامنے شہوت سے مغلوب ہو کر شکست کھا جاتا ہے ، یہ ایك لاعلاج بیماری ہے ،عام طورپر انسان مراہق کی عمر میں اس کا شکار ہوتا ہے ،اس وقت انسان شہوت ِنفس کے ابتدائی
مراحل میں ہوتا ہے ، اس مرض میں وہی مراہق بچے مبتلا ہوتے ہیں جو صحیح دینی تربیت وتعلیم سے دور ہوتے ہیں ۔
اس بری عادت کے اسباب وعلل حسب ذیل ہیں :

## ۱ – مذہب سے قلت وابستگی :

**ایمان کی حرارت کے سوا**
(۵۳) بخاری ،حدیث :۵۲،مسلم،حدیث :۱۵۹۹ عن النعمان بن بشیرؓ۔
کوئی حرارت ایسی نہیں ہےجو حسی شہوت کی آگ کے مقابلہ میں ہو ، تقوی کے سوا کوئی ایسی برودت نہیں ہے جو اس کو ٹھنڈا کرسکے، صبر ،عفت اور اللہ کا ڈر وخوف کے علاوہ کوئی لگام نہیں جو اس پر لگام لگا سکے ؛ پس جب یہ تینوں مفقود ہوجائیں گے تونوجوان کے لئے اس بری عادت سے چھٹکارے کے واسطے کوئی اور راستہ نہیں ۔

## ۲ – وقت پر شادی نہ ہونا : جنسی

شہوت کو بے راہ روی سے بچانے کے لئے وقت پرشادی کا ہوجانا ہی واحد راستہ اورشرعی حل ہے، ظاہر ہے کہ شادی کی عمر ہوجانے کے بعد اس میں تاخیر فتنہ کو خاموشی طورپر دعوت دینا ہے ؛ اسی وجہ سے حدیث شریف میں فرمایا گیا :"جب کوئی

تمہارے پاس پیام نکاح لے کرآئے اور تمہیں اس کی دینداری اوراخلاق پسند ہو تو اس سےشادی کردو ، اگرایسا نہیں کرتے ہو تو زمین میں فتنہ اور وسیع پیمانے پر فساد پھیلےگا "(۵۴)۔ ۳ – **جوش اور جنسی ویکیپیڈیا:** جنسی ہارمون کے افرازات ( خارج ہونے والے مادے) خون میں بڑھ جا تے ہیں ؛ جس کی وجہ سے بےچینی اور تناؤ کی کیفیت پید ا ہوتی ہےاورشہوت میں تیزی سے ابال آتا ہے اور بعض کے اندر جنسی پختگی وقت سے پہلے ظاہر ہونے لگتی ہے ۔

**۴ – فضول کام :** فضول کام بچے کو اپنے اعضاء سے کھیلنے یااس کے

(۵۴) ترمذی، حدیث : ۱۰۸۴، ابن ماجہ ،حدیث:۱۹۶۷، عن أبي هريرةؓ، شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ) ۔

بارے میں سوال کرنا خواہ مخواہ اس کی طرف ذہن کو منتقل کرنا ہے ۔یہیں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تربیت کی کیا اہمیت ہے ؟ نیك صحبت میں انسان خیر ہی سیکھتا ہے ،بری صحبت میں برائی اور بری عادت ہی اختیار کرتا ہے ، بری صحبت کے نقصانات میں سے ایك یہ بھی شر ہے جوکہ زیر بحث ہے ۔

**۵ – عادت** :نوجوان کو جب کوئی بری لت پڑجاتی ہے توعام طورپراس سے وہ چھٹکارا حاصل نہیں کرپاتا ہے ، گویا وہ اس کا غلام واسیر(قیدی) بن جاتاہے ، مشك زنی بھی ایك بری عادت ہے ، نوجوان کو جب اس کی لت پڑ جاتی ہے اور وہ اس کا اسیر ہوجاتا ہے یہاں تك شادی کے بعد بھی وہ اس کاعادی رہتاہے ، اس کے بغیر اس کو تسکین نہیں ملتی

ہے اور شہوت کی سیری نہیں ہوتی ہے ، اس طرح وہ اپنی ازدواجی زندگی کو تباہ کرڈالتا ہے .

**٦ – لذت کے حصول کا اشتیاق :** اس کا اشتیاق اصل لذت کے حصول کے طرف لے جائےگا ، مشت زنی کا علاج ابتدائی مرحلہ میں کرنا آسان ہے ،اس میں تساہل برتنا سنگین نتائج برآمد ہونے کا امکان ہے ، سمجھنے اور غور فکر کی ضرورت ہے کہ اس سے آسانی سے چھٹکارا حاصل کرلینا کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ وہ مستحکم عادت بن جائے .

**٧ – تنہائی میں زیادہ دیر تك سوچتے رہنا :** خاص طور پر فحش فلموں، سیٹلائٹ ٹی وی وچینلز، نیٹ پر گندے ویب سائٹ اور رومانوی قصے وحکایات کے ماحول میں؛ کیونکہ یہ نوجوان کو توہمات ا ور تخیلات کی دنیا میں سیر کراتے ہیں ، یہ خالی وقت کا نتیجہ ہے ؛ اس لئے کہ خالی وقت شیطان کا ہوتا ہے ، کسی شاعر نے خوب کہا:

> "نوجوان ، خالی وقت، اور سنجیدگی انسان کے لئے بگاڑ کا باعث اور کسی فساد کا پیش خیمہ ہے" .

**٨ – عقلی کمزوری :** اس خسیس وبری عادت میں مبتلا ہونا عقل کی کمزوری کی دلیل ہے ؛ اس لئےکہ جو انسان اس میں مبتلا ہو تا ہے وہ جسمانی واعصابی قوی کے لئے کس حد تك مہلك ہے ؟ سمجھتا نہیں .

پس نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اس بری لت کی سنگینیت اور مستقبل میں آنے والے نقصانات

کو سمجھیں؛ تاکہ وہ اپنے مستقبل کی ازدواجی زندگی سے صحیح لطف اٹھا سکیں ، اس کو خوشگوار اور روشن وتابنا ك بناسکیں اور راحت وسکون کی زندگی گذار سکیں .

شاید کہ مشت زنی کے نمایاں خطرات ونقصانات حسب ذیل ہیں :

**۱ – مشت زنی دین کے لئے وبال :یہ** عمل دل کو تاریك اور ضمیر کو پراگندہ کرتا ہے اور رات کے ایك ٹکڑہ کی طرح چہرہ کو سیاہ کرتا ہے ، یہ ایك گناہ ہے جو بندہ اپنے رب کے سامنے کرتا ہے ، یہ ایك پردہ ہے جو اس کے اور اس کے رب درمیان حائل ہے ، جو اس میں پڑا وہ اپنے آپ کو اللہ کے محارم (حرام کام )میں گرنے سے ہرگز بچا نہیں سکتا، گناہ باہم بعض بعض کو بندوں کے دلوں میں آسان کرتا ہے .

**۲ – مشت زنی اچھائیوں سے دور کرتی ہیں :**مشت زنی سینوں میں حزن وغم پیدا کرتی ہے ، جسموں کو کمزور کرتی ہے ، ذہنوں کو غبی کرتی ہے ، کم ہمت بناتی ہے، مروءت کوپامال کرتی ہے ، لوگوں سے دورکرتی ہے اور اس میں مبتلا شخص حقائق کا سامنا کرنے سے کتراتا اورشرمندہ ہوتا ہے . کتنے نوجوان ایسے ہیں کہ جوپہلے شرعیت کا پابند تھا ، جب اس نے اس بری عادت کو اختیار کیا تو اس کا دین سےرشتہ کمزور پڑ گیا ،اور اس کے اخلاق بدل گئے ، جب کہ اس سے پہلے ا س کی مجلسیں رونق تھیں اور وہ مسجدوں کو آباد کرنے والا اور اس سے انس کرنے والا تھا .

**۳ - مشت زنی طاقت کو سلب کرلیتی ہے ، جنسی اعضاء کو کمزور کرتی ہے ، مسلمان کی قوت مسلمان کو اللہ کی عبادت ، اس کی طاعت وفرمانبرداری اور اس کے راستہ میں جہاد میں مدد کرتی ہے اور اس کو زندگی کی تعمیر وترقی کی طرف آگے بڑھاتی ہے ؛ لیکن جب اعصابی ریشہ اس قبیح عادت سے سمجھوتہ کرلےاور اس کا عادی ہوجائے ، تو اس کے بعد بعض شرعی احکام کو بروئے کار لانا اس کے لئے دشوار ہوجائے گا ، ان میں سرفہرست وظیفہ زوجیت ہے .**

**۴ – مشت زنی قوت حافظہ کو نقصان پہونچاتی ہے : اور وہ اس طرح کہ اس کا عادی انسانی ذہنی تخیلات میں کھو جاتا ہے یہ چیز اس کے دماغی مراکز کو برباد کرتی ہے ؛ کیونکہ اس کی وجہ سے آدمی ذہنی طور پر پریشان رہتا ہے اور اس کا ذہن منتشر رہتا ہے ، یہی اس کے دماغ کو سخت تکلیف پہنچنے کا راز ہے جس سے دماغ قبیح عادت پڑجا نےکے بعددوچار ہوتا ہے .**

**۵ – نسلی انسانی کی فطرت کے خلاف ہے : حسی قوت دافعہ انسان کو جسمانی یکجائیت کی محبوبیت کی طرف لے جاتی ہے جبکہ مشت زنی کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ یہ انسان کو خلوت پسند بنا تی ہےاور اپنے زیر اثر اس کو گھیرکر رکھتی ہے ؛ لیکن جب انسان اس غفلت سے**

بیدار ہوتا ہے تو اپنے آپ کو جان لیوا وحشت میں گرفتا ر پاتا ہے؛ کیونکہ وہ اس وقت تك بہت کچھ کھو چکا ہوتا ہے ، اپنی جنسی طاقت کو پانی میں بہاچکا ہوتا ہے ، اپنی تازگی اور جوش کو ایسےعبث عمل میں گواں چکا ہوتا ہے،جس کا نتیجہ کڑوا صفر کےسوا کچھ نہیں ۔ ایسا آدمی کائنات کو منتشر کرتا ہے چہ جائیکہ کائنات کو شرعی اورمعاشرتی حدود میں جمع کرے ۔

**٦ – مشت زنی پر استمرار بہت سے امراض کا سبب :** انسان میں مخفی حیاتی مواد انسانی جسم کے نشو نما اور قوت و تعمیر کی ضروریات میں سے ہیں ، ظاہر ہے کہ اس بری عادت کی وجہ سے اس کا فقدان جسمانی ساخت کی کمزوری ، طبیعت میں پستی،بدنی نڈھال کی کیفیت اور نفسیاتی بیماری کا سبب بنتا ہے ، جیسا کہ مشت زنی جنسی کمزوری ، ضعف نگاہ ، جوانی کے سرمایہ کی تقلیل، دونوں کندھوں کے کنواں اور ہاضمہ کے کمزور ہونے کا سبب بنتی ہے ۔

## مشت زنی کا شرعی حکم

مشت زنی حرام ہے جیسا کہ جمہور علماء متقدمین ومتاخرین کا مذہب ہے ، حرمت کی دلیل نصوص قرآنی و حدیث ہیں؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشادہے:

{وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ * إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ * فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ}[المومنون: ٥ – ٧]

**" جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ، سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے کہ ( اس میں )ان پر کوئی ملامت نہیں ، ہاں ، جو (اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے ) ان دو کے علاوہ کے طلب گار ہوں تو وہ حد سے گذر جانے والے ہیں ۔"**

**شیخ عبد العزیز بن باز نے ان آیات سے وجہ استدل پر روشنی یوں ڈالی ہے کہ اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں وہ اپنی نفسانی خواہشات کو اپنی بیویوں یا باندیوں سے پوری کرتے ہیں ، اور جو اپنی شہوت ان دو کے علاوہ سے پوری کرے تو وہ ظالم اللہ کے مقرر کردہ حدود سے گذر جانے والا ہے ۔ اس عموم میں مشت زنی بھی داخل ہے جیساکہ حافظ ابن کثیر وغیرہ حضرات مفسرین نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے (۵۳)۔**

**نیز اللہ تعالی نےارشادفرمایا :**

**(۵۳) ان آیات کی تفسیر ملاحظہ ہو: تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر ، تفسیر قرطبی ، بغوی، خازن ، نسفی ، آلوسی، شنقیطی ۔**

{وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ}[النور:۳۳]

**"اور جن لوگوں کو نکاح کرنے کی گنجائش نہیں ہے، وہ اپنے آ پ کو قابو میں رکھیں ، یہاں تك کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے ان کو گنجائش عطا فرمادیں "۔**

وجہ استدلال : شیخ ابو الفضل عبد اللہ بن محمد بن صدیق جسنی ادریسی کا بیان ہے : یہ آیت مشت زنی کی حرمت پر دو طریقوں سے دلالت کرتی ہے :

اول : اللہ تعالی نے اس میں عفت اختیار کرنے کاحکم دیا ہے ، اور امر کا صیغہ وجوب پر دلالت کرتا ہےجبکہ کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو ، جیساکہ علم اصول الفقہ کا طے شدہ اصول ہے ؛ پس جب عفت اختیار کرنا واجب ہو ا تو اس کے منافی چیزوں سے بچنا بھی واجب ہوگا جیسے زنا ، لواطت اور مشت زنی وغیرہ ؛ لہذا ان اشیاء سے اجتناب واجب اور یہ افعال حرام ہونگے ؛ کیونکہ عفت اختیار کرنا ان افعال سے بچے بغیر ممکن نہیں ۔

دوم: اللہ تعالی نے اس آیت پاك میں ان لوگوں کو عفت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے جو شادی کے اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں ، اور نکاح اورعفت اختیار کرنے کے درمیان کوئی واسطہ نہیں رکھا ، جس کا تقاضا یہ ہے کہ مشت زنی حرام ہو ، اگر بالفرض مشت زنی مباح عمل ہوتا تو اس کو اِس جگہ ضرور بیان فرماتے ؛ اس لئے کہ یہ مقام بیان ہے ؛ کیونکہ جب مرد نکاح کرنے کی سبیل نہ پائے خاص طورپر اس وقت جبکہ جماع کی طرف رغبت شدید ہو تو وہ مشت زنی کا ضرورت مند زیادہ بن جاتا ہے ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:"اے نوجوانو ں کی جماعتو! تم میں سے جو شادی کی قدرت رکھے وہ شادی کرلے؛ اس لئے کہ یہ نگاہ کو زیادہ پست کرتی ہے اور شرمگا ہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے ، اگر

شادی کی قدرت نہ ہو تو اس پر روزہ ر کھنا ضروری ہے کیونکہ روزہ اس کے لئے ڈھال ہے "(۵۴)۔

وجہ استدلال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نگاہ کی پستی اور شرمگاہ کی حفاظت کی طرف نیچرل راستہ کی رہنمائی فرمائی ، اور وہ نکاح ہے ، یہ ان نوجوانوں کے لئے ہے جو شادی کی قدرت رکھتے ہوں ، اور جو نوجوان شادی کی قدرت نہیں رکھتے ہیں ان کے لئے روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی ؛ کیونکہ روزہ شہوت کو نرم کرتا ہے اور اس کے جوش کو ٹھنڈا کرتا ہے ۔ اگر مشت زنی کا عمل مباح ہوتا تو ر رسو ل اللہ ﷺ اس کا ذکرضرور فرماتے ؛ اس لئےکہ یہ مقام مقام بیان ہے ؛ پس یہاں سکوت حصر کی دلیل ہے ، یعنی روزہ کے علاوہ کا ذکر نہ کرنا حصر کا فائدہ کا دیتا ہے کہ شہوت کی آگ کوبجھا نے کے لئے روزہ کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرنا شرعا ممنوع و ناجائز ہے ۔ نیز ہم کہتے ہیں کہ اگر مشت زنی مباح عمل ہوتا تو اس کی طرف رہنمائی کرنا یہ نسبت روزہ زیادہ آسان تھا ۔

(۵۴) بخاری ، حدیث: ۱۹۰۵، مسلم ، حدیث : ۱۴۰۰)

اضطرار کی حالت اور زنا میں مبتلا ہونے کے خوف کے وقت بعض علماء جیسے حنفیہ اور حنابلہ نے مشت زنی کی اجازت دی ہے ،(۵۵)، یہ دراصل ( تحمل أخف الضررين) "دونوں نقصانوں میں سے کم تر نقصان کو انگیز کرنا " قاعدہ کی تطبیق ہے ؛ البتہ واضح رہے کہ اگر محض لذت اندوزی اور حصول شہوت کے لئے ہو تو بالاتفاق حرام ہے ۔ معلوم ہونا چاہئیے کہ اس معاملہ میں عورت کا حکم مرد کا جیسا ہے ۔

## گناہوں کے ارتکاب کے اثرات(٥٦):

**گناہوں کے اثرات گناہ کرنے والے پر اس کی ذ ات پر دنیا وآخرت دونوں جہاں میں مرتب ہوتے ہیں ، نیز اس کے اثرات اس کے اردگر د رہنے والوں پر بھی ظاہرہوتے ہیں ، ان اثرات میں سے بعض یہ ہیں :**

**١ – علم سے محرومی ؛ اس لئے کہ علم ایك نو ر ہے جسے اللہ تعالی دل میں ڈالتا ہے ، اور گناہ اسے بجھا دیتا ہے .**

**٢ – رزق سے محرومی ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ} [ الشورى: ٣٠]

**"اور تم کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے ، وہ تمہارے ہی ہاتھوں کئے**

**(٥٥) دیکھئے :**التشريع الجنائي الإسلامي لعبد القادر عودة).

**(٥٦) دیکھئے:** الجواب الكافي لابن القيم الجوزية، فصل " عقوبات المعاصي وآثارها " **ازص:54)**

**ہوئے کاموں کا نتیجہ ہے اوربہت سی (غلطیوں ) سے اللہ درگذر فرمادیتے ہیں ".**

**٣ – گنہگار اپنے دل اور اللہ تعالی کے درمیان ایك طرح کی وحشت محسوس کرتا ہے ، اس وحشت کے ساتھ کوئی چیز اچھی نہیں لگتی اور نہ ہی اس کے قریب کوئی لذت آتی ، اس کا احساس اسی کو ہوتا ہے جس کا دل زندہ ہوتا ہے .**

**٣ – گنہگار اور لوگوں کے درمیان وحشت ؛ چنانچہ سلف میں سے کسی کاقول ہے :" میں جب اللہ**

کی نافرمانی کرتا ہوں تو میں اس کا اثر اپنی بیوی اور جانور میں دیکھتا ہوں " ۔

۵ – اس کے معاملات اس پر دشوار ہوجاتے ہیں پس وہ اپنے سامنے اپنے معاملات میں ناکامی کا سامنا کرتا ہے ۔

٦ – برائیاں اپنے ہی جیسے کو جنم دیتی ہیں ؛ چنانچہ کہا جاتا ہے :"برائی کی سزا اس کے بعد برائی ، اور نیکی کا بدلہ اس کے بعد نیکی " ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ}[يونس:٢٧]

"اور جن لوگوں نے برے عمل کئے ہیں ، ان کو برائی کا اُسی جیسا بدلہ ملےگا اور ذلت و رسوائی اُن پر چھائی رہے گی ، انہیں کوئی اللہ سے بچانے والا نہیں ہوگا ، گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے لپیٹ دئیے گئے ہوں یہی دوزخی لوگ ہیں ، وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے "۔

۷ – سب سے زیادہ سنگین ہے اس طور پر کہ دل کے اندر خیر کے ارادہ کو کمزور کر دیتا ہے ، جس کی وجہ سے معصیت کا ارادہ طاقتور ہو جاتا ہے اور توبہ کا ارادہ آہستہ آہستہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تك کہ اس کے دل سے توبہ کا خیال کا تك مٹ جاتا ہے ، یہ سب سے زیادہ سنگین معاملہ ہے ۔

**۸ ۔ دل سے گناہ کی شناعت وقباحت مٹ جاتی ہےیہاں تك کہ عادت سی بن جاتی ہے؛ پس وہ اس کو ناپسند نہیں کرتا ہے اور نہ ہی اس کو بر ا سمجھتا ہے بلکہ اس کو اس سے انس ہوتا ہے اور اس کو بھا تا ہے ۔ اللہ تعالی اس پر پردہ ڈالتا رہتاہے یہاں تك کہ جب وہ کھلم کھلا لوگوں کے سامنے گناہ کرنے لگتا ہے تو اللہ اس کو رسوا کردیتا ہے ۔ یہی ہے باطل وگناہ کو خوش نما کرکے دکھا نا ،یہ گمراہی کا کمتر درجہ ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:**

{أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ}[فاطر:۸]

**"بھلا ایك ایسا شخص جس کےلئے اس کے برے کام ہی خوش نما بنا کر دکھادیا گیا ہو اور وہ اس کو بھلا کام سمجھنے لگے (کیا اس شخص کی طرح ہوسکتا جو ایمان لائے اور نیك عمل کرے؟) تو اللہ جسے چاہتے ہیں ، ہدایت سے محروم رکھتے ہیں ، اور جسے چاہتے ہیں ہدایت سےنوازتے ہیں ؛ لہذا ان پرمارے افسوس کے اپنی جان ہی نہ دیدیں ، یقینا اللہ تعالی ان کی حرکتوں سے واقف ہیں ۔"**

**۹ – بندہ اللہ تعالی کی نگاہ میں ہلکا ہوجا تا ہے اور گرجاتا ہے ۔ کہا جا تا ہے : جن لوگوں نے اللہ کو ہلکا سمجھا تو اللہ تعالی کی نا فرمانیاں کیں ، اور جن لوگوں نے اللہ کو گراں سمجھا تو اللہ نے ان لوگوں کو بچالیا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ}[الحج:١٨]

**"(اے لوگو!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے ، وہ اور سوج ، چاند ، ستارے ، پہاڑ، درخت، چوپائے اور بہت سے آدمی ا للہ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں ، اور بہت سے لوگ وہ ہیں ، جو عذاب کے مستحق ہوچکےہیں ، اللہ جس کو ذلیل کردیں ، اس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا ، یقینا اللہ جو چاہتے ہیں ، کرتے ہیں )"۔**

**معصیتِ الہی زندگی میں ذلت و رسوائی لاتی ہے ، اور طاعتِ الہی زندگی میں سرخروئی وعزت بخشتی ہے۔ اللہ تعا لی کا ارشاد ہے:**

{وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ}[يونس:٢٧]

**" اور جن لوگوں نے برے عمل کئے ہیں ، ان کو برائی کا اُسی جیسا بدلہ ملےگا اور ذلت و رسوائی اُن پر چھائی رہے گی ، انہیں کوئی اللہ سے بچانے والا نہیں ہوگا ، گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے لپیٹ دئیے**

گئے ہوں یہی دوزخی لوگ ہیں ، وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے ".

دعا میں ہے : " اے اللہ مجھے طاعت (کی توفیق کے ) ذریعہ عزت عطا فرما ، اپنی معصیت سے ذلیل نہ فرما". حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ بیان ہے : " بیشك نیکی کی وجہ سے چہر ہ پر روشنی آتی ہے ، دل میں نور پیدا ہوتا ہے ، رزق میں کشائش ہوتی ہے ، بدن میں طاقت آتی ہے ، مخلوق کےدلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے . اس کے مقابلہ میں گناہ کی وجہ سے چہرہ پرسیاہی چھا تی ہے ، دل میں تاریکی جگہ بناتی ہے ، بدن میں کمزوری آتی ہے ، رزق میں کمی ہوتی ہے اور مخلوق کے دل میں نفرت ابھرتی ہے".

اسی موقع سے کسی شاعر نے کہا :

" میں نے گناہوں کو دیکھا کہ وہ دلوں کو مردہ کرتے ہیں ، گنا ہ پر اصرار ذلت و رسوائی مقدر کرتی ہے ، گناہوں کا ترك دلوں کو زندگی بخشتا ہے ، گناہوں کی نافرمانی تمہارے لئے خیر کی ضمانت ہے ، دین کو کسی نے نہیں بگاڑا سوائے ان بادشاہوں کے جن کے ہمنشیں برے اور ان کے درباری علماء بد دین رہے ہیں " .

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَكْرُ أُولَئِكَ هُوَ يَبُورُ} [فاطر:١٠]

"جو شخص عزت کا طلب گار ہے (تو اسے جان لینا چاہئیے) کہ ساری کی ساری عزت اللہ ہی کے لئے ہے ، اچھی باتیں اللہ ہی کی طرف

پہنچتی ہیں ، اور اللہ تعالی نیك عمل کو بلند فرماتے ہیں ، جو لوگ غلط سازشیں کررہے ہیں ، ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کی چالبازیاں ناکام ہوکررہیں گی ۔"

۱۰ – عقل کا فاسد ہو نا اور اس کی روشنی بجھ جانا ۔ بعض سلف سے منقول ہے : " جس کسی نے اللہ کی نافرمانی کی تو اس کی عقل کوآفت آ لگی ". اسی کے قبیل سے کل قیامت کے روز کافروں کا قول ہے :{وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ}[ الملك:۱۰]" اور یہ بھی کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھ داری سے کام لیتے تو دوزخیوں میں سے نہیں ہوتے " ۔

۱۱ – زیادہ گناہ کی وجہ سے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے ؛ پس وہ غافلین میں سے ہو جاتا ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ}[المطففين:۱۴]

"ہرگز ایسا نہیں ( کہ قیامت قائم نہ ہو ) ، یہ لوگ اُس روز اپنے پروردگار ( کے دیدار) سے روك دئیے جائیں گے ".

۱۲ – گناہ انسان کو رسولﷺ اور فرشتوں کی ان دعا ؤں سے محروم کردیتاہے ، جو مومنین اور توبہ کرنےوالوں کے لئے رحمت و مغفرت کی ہوتی ہے ۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :

{الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ

رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ} [المومن:۷]

**"جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گِرد ہیں ، وہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں ، اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار !آپ کی رحمت اور علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ؛ اس لئے ان لوگوں کو بخش دیجئے ، جو توبہ کریں اور جو آپ کے راستے پر چلیں اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے ۔"**

**۱۳ – معصیت انسان کو رسولﷺ کی لعنت میں داخل کردیتی ہے ، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے چند نافرمانوں کے اوپر لعنت فرمائی ہیں ، جیسے سود خور ، شراب پینے والا ، مخنّث ( یعنی مرد سے عورت بننے والے) اور عورتوں میں سے مرد بننے والیاں ۔**

**۱۴ – حیاء چلی جاتی ہے ، جوکہ دل کی زندگی کا اصل مادہ ہے ، یہی ہر خیر کی اصل وبنیاد ہے ، حیاء کا چلا جانا دراصل ہر خیر کا چلا جانا ہے ۔ علامہ ابن قیمؒ کا بیان ہے : " جو شخص گناہ کرتے وقت اللہ سے شرما گیا تو اللہ تعالی بھی اس دن اس کو سزا دینے سے شرما ئیں گے جس دن کہ اس سے ملاقات ہوگی ، یعنی آخرت ، اور جس شخص کو حیا ء نہیں آئی ، تو اللہ تعالی بھی اس کو سز ا دینے سے حیاء نہیں کریں گے " ۔**

**۱۵ – اللہ اس بندہ کو بھول جاتا ہے اور اس کو اس کے نفس اور اس کے شیطان کے در میان چھوڑ دیتا ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ * وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ}[الحشر:۱۸ - ۱۹]

**"اے مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھتے رہنا چائیے کہ اس نےکل ( یعنی قیامت کے دن ) کے لئے کیا بھیجا ہے؟ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو، تم جو کچھ کرتے ہو ، یقینا اللہ اس سے باخبر ہیں ، اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جنہوں نے اللہ کو جھٹلادیا تو اللہ نے ان کو ایسا کردیا کہ وہ اپنے آپ بھول گئے ، یہی ہیں نافرمان لوگ ".**

**اس کے علاوہ اور بھی معاصی کے اثرات ہیں جن میں سے یہ بھی ہیں :**

***اللہ اور آخرت کی طرف دل کی توجہ کم ہوتی ہے ۔**

***دل کی بصیرت ماند پڑتی ہے اور عمر کی برکت گھٹتی ہے ۔**

***فرشتے اس سے دور ہوتے ہیں اور شیاطین اس سے قریب ہوتے ہیں اور وہ نتیجہ کے طور پر وہ شیطان کا دوست بنتا چلا جاتا ہے ۔**

***انسان دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں مختلف نوع کے عذاب سے ہلاك وبرباد ہوتا ہے ۔**

**اللہ تعالی ہم سب کو ان تمام چیزوں سے عافیت میں رکھے ... آمین ۔**

# اخلاقی انحراف کے اسباب اورعفت کی راہ میں رکاوٹیں

## پہلی رکاوٹ: فاسد ذرائع ابلاغ

**اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ دور حاضر ذرائع ابلاغ اور وسائل مواصلات کا زمانہ ہے ، اس وقت لوگوں کی ذہن سازی کرنےاورقوموں کے رجحانات ، تصورات اور خیالات کو بدلنےمیں مواصلاتی آلات اور ذرائع ابلاغ بڑا کردار ادا کررہے ہیں ؛ کیونکہ کھلے طور پر ان کے اثرات لوگوں کے دل ودماغ پر پڑ تے ہیں ۔**

**معلوم ہوا کہ ان مواصلاتی آلات اور ذرائع ابلاغ کے اندر بڑی مقناطیسی صلاحیتیں ہیں ، اور آج کے زمانہ**

میں ان کی بڑی اہمیت ہے ،اس سے انکا ر نہیں کیا جاسکتا ؛ لیکن بڑا سنگین مسئلہ یہ ہے کہ عام طور پر ان وسائل کا استعمال تعمیر کے بجائے تخریب کے لئے ہوتا ہے ،اخلاقی قدروں کو پھیلانے کے بجائے فساد ، فحاشی اور اخلاقی ناسور کو پھیلانے میں ہوتا ہے ؛ جس کی وجہ سے اخلاقی انحراف کے اسباب اور عفت کی راہ میں رکاوٹیں زیادہ پائی جاتی ہیں ۔ یہ ذرائع ابلاغ مختلف نوع کے ہیں، اور وہ حسب ذیل ہیں :

## اول: ٹی وی

ٹی وی ذرائع ابلاغ کے میدان میں اہم ہونے کے ساتھ بڑا ہی خطرنا ك بھی ہے ، مشاہدین پر اس کا بڑا اثر ہوتا ہے ؛ اس لئے کہ اس میں بڑی صلاحیت پائی جاتی ہے کہ مشاہدین کی توجہ اپنی طرف مرکوز کئے رہتی ہے، اور مشاہدین اسکرین پر دکھا ئےجانے والے پروگراموں میں متحرك تصاویر کی حرکات وسکنات ، اس کی باریکیوں اور لائیو فوٹیج کو ٹك ٹکی باندہ کر دیکھتے ہیں ۔ اور سائنسی طورپر بھی یہ بات عیاں ہوچکی ہے جیساکہ " یوسنکو " ادارہ کی ایك سائنسی رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ انسان ۹۰% فیصد معلومات نگاہوں کے ذریعہ سےحاصل کرتی ہے ، جبکہ ۸%فیصد سماعت کے ذریعہ ، اور دوسری چیزوں کے مقابلہ میں ٹی وی کی حرکات وسکنات آنکھوں کو اپنی طرف زیادہ متوجہ رکھتےہیں ۔ جیساکہ یہ بھی ثابت ہوچکی ہے کہ کویت میں ۲۸% فیصد نوجوان لڑکے اور۳۱% فیصد نوجوان لڑکیاں اپنے خالی اوقات میں ٹیلیویژن دیکھتے ہیں اور اپنے اوقات کو ضائع کرتے ہیں (۱) ۔

**یہاں ایك سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ٹی وی نے مثالی ثقافت ، تعلیم وتربیت ، پندو نصائح اور وعظ وارشاد کے میدان میں قابل ذکر کردار ادا کیاہے ؟اور عملی طورپر کوئی اپنی ذمہ داری نبہائی ہے ؟**

**کیا ٹیلیویژن نے کبھی سوسائٹی کی ترقی کے میدان میں ،لوگوں کی طرز زندگی کوسدھارنے ، مختلف نوع کی ترقیاتی کے پہیّے کو آگے بڑھانے اور معاشرے کی اصلاح وترقی کی راہ میں اپنی سنگین ذمہ داری کو محسوس کیا ہے؟**

**کیا ٹیلیویژن نے اپنی اتھارٹی، طاقت، اختیار اوراثرو رسوخ کو سوسائٹی کی اخلاقی اوردینی قدروں کو ترقی دینے میں بہتر کردار ادا کیا ہے ؟**

**کیا ٹیلیویژن کے ذمہ داروں نے کبھی ضرورت محسوس کی ہے کہ ٹیلیویژن کے تخلیقی پروگراموں کو اسکرین پر پیش کرنے کی اجازت دینے سے پہلے اس کی تنقیح وتطہیر اور اس کو پاکیزہ ہر اس حیثیت سے بنا ئیں، جو ہمارے مذہب اسلام اور اخلاقی**

(۱) دراسة الشباب ووقت الفراغ، الديوان الأميري.

**اقدار کے مغائیر ہوں ،؛ تاکہ نئی نسل اورچھوٹے بچے ٹی وی کے مفاسد سے محفوظ رہ سکیں ؛ اس لئے کہ یہ جو کچھ دیکھتے ہیں اس کو اپنا آئیڈیل بناتے ہوئے قبول کرلیتے ہیں پھر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں ۔**

**مطالعاتی رپورٹ اور جائزہ سے واضح ہوچکا ہے کہ مشاہدین ٹیلیویژن کے اداکار کو اپنا آئیڈیل سمجھتے ہیں ، بچوں کا حال یہ ہے کہ وہ جو طرزعمل اسکرین پر دیکھتے ہیں وہ ان کو اچك لیتے ہیں اور ان کی نقل کرتے ہیں اور باربار اس کو دہراتے ہیں ۔ معلوم ہوا کہ ٹیلیویژن**

**بچوں کے ذہن و دماغ میں اتارنے اور ان کو زندگی کے امور وسرگرمیاں اور ان کو عادات و اطوار اور آداب ِ زندگی کو سمجھانے میں مکمل کامیاب ہے؛ بلکہ ٹیلیویژن کے منفی اثرات خاندانی وجود کےلئےخطرہ کی گھنٹی تك پہنچ چکے ہیں .**

**ڈاکٹر غلین کے جائزہ میں آیا ہے کہ سال گذشتہ ۱۹۷۲ء – ۱۹۷٦ء میں ۲۰/ہزار لوگوں سے استفسار میں (۲۵ – ۲۹ ) سال کی عمروں میں شادی کرنے والوں میں سے خوشگوار ازدواجی زندگی گذارنے والوں کی فیصد ۴۴% سے ۳۲% فیصد تك گھٹ چکی ہے ، اس کے دو بنیاد ی اسباب ہیں ، اور وہ یہ ہیں :**

**اول : عورتوں میں گھر سے باہر کام کرنے کا بڑھتا ہو ارجحان .**

**دوم : ٹیلیویژن پر نشر ہونے والا قومی پروگرام کا اثر، ایسا اس وجہ سے کہ ٹیلیویژن اور سینما دونوں ازدواجی زندگی کی خیانتی پہلو کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیش کرتے ہیں اور آزاد زندگی کی منظر کشی خوب سے خوب کرتے ہیں (۲) .**

**پچھلے بعض سؤالات کے جوابات کی روشنی میں بعض علمی حقائق و نتائج سامنے آئے (۲)** جريدة القبس الكويتية:1988/4/4ء**.**

**ہیں، وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہیں :**

**۱ – علم نفسیات و سماجیات کے ماہرین کا کہنا ہے )۳(کہ یہاں تشدد کے بڑھتے ہو ئےجرائم اور مجرمانہ سلوك اورتشدد کے واقعات سے بھرے ہوئے نشریاتی پروگرام کے اضافہ کے درمیان گہرہ ربط ہے . ڈاکٹر " ولیام بیلون" نے بریطانیہ کی سماجی دنیا کے مطالعہ کے بعد ایك جائزہ پیش کیا ہے ، اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے**

**کہ چھوٹے بچے جو ٹیلیویژن پر بہت سے تشدد کے پروگرام دیکھتے ہیں تو ان کی طرز زندگی ان بچوں کے مقابلہ میں جو ٹیلیویژن سر ے سے نہیں دیکھتے ہیں ، یا دیکھتے بھی ہیں تو بہت کم ، دو گنا تشددانہ ہوتی ہے ۔**

**یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ اسپین میں منحرف واقعات میں ۳۹% فیصد کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو تشدد کا مواد سینما اور ٹیلیویژن کی فلموں سے حاصل کئے ہیں ۔**

**یہ بات صحیح ہے کہ مجرمانہ واقعات بہت پیش آرہے ہیں جن کے مختلف اسباب ہوسکتے ہیں ؛ لیکن ان میں منجملہ یہ سینما اور ٹی وی بینی ان لوگوں کے انحراف کے سبب بن رہے ہیں جن میں پہلے سے اس کا عنصر پایا جاتا ہے ۔**

**۲ – ٹی وی جنسی محرکات کو بھڑکا تی ہے، اور کبھی مایوسی کا احساس پیدا کرتی ہے؛ اس لئے کہ ٹی وی کے پروگرام ایك قسم کا جوش خروش پیدا کرتا ہے ، خاص طور پر نوجوانوں کے جنسی عناصر کو ابھارتا ہے، جیساکہ نوجوانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرتا ہے لیکن اس کو مہذب نہیں بناتا ہے اور نہ ہی اس کو صحیح رخ دیتا ہے(۳)۔**

**(۳)** التلفزيون بين الهدم والبناء**۔**

**(۳) (حوالہ سابق) ۔**

**۳ – ٹی وی عورت کو پرکشش اور جذباتی شکل میں پیش کرنے کی برابر حریص ہوتی ہے ؛ تاکہ نوجوان اس کو دیکھتے ہی اس پر فریفتہ ہو جائے اور اس کی محبت میں ڈو ب جائے ،جیساکہ اس کے عشقیہ نغمے و گیت ، شرعاً ناجائز وحرام ملاقاتوں اور جنسی خواہشات کو برانگیختہ کرنے والے مناظر سے ظاہر ہوتا ہے ۔**

جائزہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ مصری سینما عورت کو نامناسب صورت میں پیش کرتی ہے ، یہ منحرف طرزعمل ، یا منحرف فکر یا دونوں کا مجموعہ ہے ..جیساکہ پرکشش جنسی جاذبیت سے بھرپور اور شہوت انگیز والی عورت کی تصویر دکھاتی ہے ، نیز جیساکہ مصری سینما نے یونیورسیٹی کی طالبہ کی شخصیت کے منحرف پہلوؤں کو پیش کرنے پر توجہ مرکوز کی کہ گویا وہ برابر کسی سے عشق کرتی ہے ، اس اعتبار سے دیکھا جا ئے تو یونیورسیٹی تعلیم گاہ ہونے کے بجائے جائے عشق وانحراف میں منتقل ہوچکی ہے(۵)، اس پر جذبات کو بھڑکانے والے ، جنسی خواہشات کو برانگیختہ کرنےوالے ، اور عجیب عریانیت کے مناظر سامنے آتے ہیں ۔رقابۃ (کنٹرول نگراں ) ادارہ سے موافقت کے بعد ٹی وی مزید جوکچھ پیش کرتی ہے وہ مزید برآں ہیں۔

نوجوان لڑکیوں بھی مساوات کے دلدل میں اپنے آپ کو ڈلتی چلی جارہی ہیں ، وہ عریاں فلموں ، تصویروں اورجنسی چیخ وپکار سےمتاثر ہورہی ہیں ، بروقت ان پر لازم ہے کہ وہ ان چیزوں سے متاثر نہ ہوں ، اگر و ہ متاثر ہو جائیں تو ان پر ضروری ہے کہ وہ اس اس کا اظہار نہ کریں بلکہ چھپائیں ۔اس کا خطرناك ثبوت وہ خط ہے جو اٹھارہ سال کی ایك لڑکی نے دمشق سے اپنے گھر کوبھیجا ، اس خط میں وہ لکھتی ہے :

(۵) حوالہ سابق)

" میں ہر منٹ بلکہ ہر سکنڈ خود کشی کر لینا سوچتی ہو ں ؛ کیونکہ کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرتا مگر میں اپنے اندر زبردست جنسی ابال محسوس کرتی ہوں ، ایسا لگتا ہے کہ میری رگیں پھٹ پڑیں گی جیسے گولی انسان کے جسم کو پھاڑ ڈالتی ہے اور موت کے گھاٹ اتار

**دیتی ہے ، جب جب میں کوئی جذباتی فلم دیکھتی ہوں یا کوئی عشقیہ ناول پڑھتی ہوں تو میر ی خواہش نفس بھڑکنے لگتی ہے اور میرا جنسی جذبہ برانگیختہ ہونے لگتا ہے "(٦)۔**

**٣ – عالمی ادارہ صحت کی طرف سے ١٩٥١ء میں انحراف کے واقعات کی بابت ایك رپورٹ شائع ہوئی ، جس میں ایك فرنسی جج کا قول نقل کیا گیا ہے :" کسی طرح کی تردد مجھے خلجان میں نہیں ڈالتی ہے کہ بعض فلمیں خاص طور پرزبردست جذباتی جاسوسی فلمیں اکثر منحرف واقعات کے مقابلہ میں بڑا ہی زود اثر ہوتی ہیں ، ہم قطعاً ضرورت محسوس نہیں کرتے ہیں کہ ہم ان بچوں یا نوجوان لڑکوں کے پاس مجرمانہ سلوك کے پیچھے کیا گہرے اسباب ہیں ، کی تلاش و جستجو کریں "(٧)۔**

**کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا ہے کہ جنسی مسئلہ اور جذباتی مشکلات بڑی حدتك جرائم اورسماجی انحرافات کے بارے میں ذمہ دارہیں ، مزید برآں اِن واقعات کو تفصیل اورمبالغہ کے ساتھ پیش کرنےکا طریقہ اور اور منظرکشی کا انداز کچھ ایسا نرالہ ہوتا ہے کہ خواہشات نفس کو مہمیز کرنے والا ہوتا ہے ، اور طبعی طور پر داعی ہوتا ہے کہ <u>انسان جنسی پکار پرلبیك کہے(٨)۔</u>**

(٦) الزنی، دندل جبر۔
(٧) التلفزیون بین الهدم والبناء، ممحد کامل۔
(٨) التلفزیون بین الهدم والبناء,ممحد کامل) ۔

**اس لئے ضروری ہے کہ سارجنٹ ٹی وی سماجی اور ثقافتی تربیت کے اعتبار سے بڑے اونچےمعیار پر فائزہو ، مزید مذہبی وابستگی ہو ، اپنے رب اور سماج کے سامنے جوابدہی کا احساس ہو، اور اس کا ہمیشہ یہ شعار رہے :**

{إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ}[النور:١٩]

**"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری کا چرچاہو ، یقنا ان کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دردناك عذاب ہے اوراللہ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے" .**

**اس پر واضح ثبوت کویت سے نکلنے والا اخبار " الانباء" مؤرخہ ٢٩/٣/ ١٩٨٨ءکی رپورٹ ہے ، جس میں ظاہری عشقیہ خطوط کا جائزہ لیا گیا ہے ، اس میں ذکر ہے : " میرے خیال میں لڑکیوں کا نوجوان لڑکے کے ساتھ جنسی جذباتی تعلقات استوار کرنے کے اسباب میں سے اہم سبب ان لوگوں کا عربی سیریز سے متاثر ہونا ہے جس کا عام طورپر موضوع سخن ظالم محبت ہوا کرتا ہے " .**

**آشناؤں کا بیان ہے :"واضح لفظوں میں ہم کہتے ہیں کہ ٹی وی ہی نے ہم لوگوں کو آنکھوں کے اشارے سے بات کرنا سکھایا ، یہ خاموش زبان ہے ، جسے آپس میں محبت کرنے والے ہی سمجھتے ہیں ، ان کے علاوہ کوئی اورنہیں سمجھتا ہے " .**

الشباب و برامج التلفزيون" **نوجوانوں اورٹیلیویژن کے پروگراموں" کویت ١٩٧٢ء کے جائزہ میں آیا ہے کہ کویتی ٹی وی ٦٠%فیصد بعض خاندانی مسائل پیدا کرتی ہے ، جیسا کہ اکثر مبصرین کی رائے ہے کہ ٹیلیویژن کا پہلا مقصد :تفریح اورلوگوں کا دل بہلانا ہے .** التلفزيون و طفل المدرسة المتوسطة **عام 1974م "ٹی وی اور مڈل اسکول کے بچے ١٩٧٤ء" کے جائزہ میں ذکرکیا گیا ہے ٦٦% فیصد بچے ٹی وی کے دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری اور رکاوٹ کا سامنا نہیں کرتے ہیں ، جبکہ**

**٣٤%فیصد بچے بعض رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہیں ، بچے ہیرو کی ادا کاری کی نقل اور تقلید خوب کرتے ہیں، بتایا جاتا ہے کہ اس کا تناسب ٦٧% فیصد ہے (٩).اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ یہ معاملہ بڑا ہی سنگین اورخطرناك ہے سنجیدگی سے نوٹس لینے کی ضرورت ہے ، خاص طور پروزارت ذرائع ابلاغ کے ذمہ داران کی طرف سے خصوصی توجہ کی ضرورت ہے؛ کیونکہ وہ لوگ اللہ اور سماج کے سامنے جوابدہ ہیں .**

## دوسرا :سینما

**یہ بھی اہم ذرائع ابلاغ میں سے ہے ، ٹی وی سے زیادہ نہیں تو اس سے کچھ کم خطرناك نہیں ہے ، یہاں مشاہد اپنے من سے اسکرین پر شو کئے گئے پروگرام نہیں دیکھ سکتا ، کہ جتنی دیر چاہا دیکھا ، اور جو چاہا دیکھا ؛ بلکہ وہ پابند ہوتا ہے ، جو دکھا یا جائے ، وہ دیکھے ،جتنی دیر دکھایاجائے اتنی دیر بیٹھے پوری فلم کا نظارہ کرے ، سائنسی طورپر یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جذباتی فلمیں مبنی بر عشقیہ قصے وکہانیاں اور جنسی انحرافات کے وجود کے درمیان تعلق پایا جاتا ہے . باین ادارہ نے ١٩٣٠ء میں ایك رپورٹ شائع کیا ، جس میں اس بات کی صراحت ہے کہ سینما بچوں پر اثر انداز ہوتی ہے ؛ چنانچہ اس کے نتائج برے سامنے آچکے ہیں ، درج ذیل سطور میں بعض ذکر کئے جاتےہیں :**

**(٩)** دراسة:أثر برامج الهنف والجريمة على الناشئة سنة1977م،د.عدنان دوري.

**١٣ – ١٦ سال کی منحرف لڑکیاں جن کی تعداد (٢٥٢) ہے ، ان میں سے ٢٥% فیصد نے صراحت کی ہے کہ وہ جنسی شعورپیدا ہونے اور جنسی حس ادراك کےظہور کے بعد بعض مردوں کے ساتھ جنسی عمل میں**

شريك رہيں ، ايسا انہوں نے پرتشدد محبت کی کہانی فلم میں ديكھنے کے بعد کيا ۔ ان میں سے ۳۳% فيصد نے کہا : جس وقت وہ اپنے گھروں سے فرار ہوئی تھيں ، اس وقت وہ جو کچھ بعض فلموں میں ديكھی تھيں اس سے متاثر تھيں، جبکہ ان میں سے بعض نے یہ وضاحت کی کہ انہوں نے بےچينی ، وحشت اور انقباض کی زندگی گذاری (۱۰)،اس کے علاوہ اوردوسری خرابياں اور برے نتائج بھی سامنے آئے ہيں ، جيسے بندوق بردار بننے، چوری ، غبن، دھوکا اور فشنگ وغيرہ منحرف طرز عمل۔

یہ ۱۹۳۰ء کی کہانی ہے ،اس وقت سينما کے واقعی کردار کے بارے میں کيا کہا جاسکتا ، اس کے برے سے برے نتائج کہاں تك پہنچ چکے ہيں ؟ اور وہ سينما گھر جن میں فحش طرز عمل اورسستی جنس کے کچھ کردار وں میں مہارت پائی جاتی ہے ، ہم ان کے بارے میں کيا سوچ سمجھ سكتے ہيں ؟

## تيسرا : اخبارات و ميگزين

یہ بڑے ہی ممتاز ونمایاں تاثير رکھتے ہيں اور خاموش طريقے سے اپنے قارئين پر اثرڈالتے ہيں، ان کا تمام لوگوں سے روزانہ کاتعلق ہوتا ہے ، یہاں تك ان پڑھ لوگ بھی اخبارات و ميگزين ديكھتے ہيں ، جو پڑھ نہيں سكتے ہيں ، صرف ديكھ سكتے ہيں ، وہ

(۱۰) نقائص الأطفال و طريقة إصلاحها، محمد الإستانبولي۔

ديكھ کر ہی فائدہ اٹھا تے ہيں ، ان میں موجود تصاوير اور مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہيں اور نفس کو سكون فراہم کرتے ہيں ۔

مولانا ابو الا علی مودودی اپنی کتا ب " پردہ " میں لکھتے ہيں :تين شيطانی عوامل ہيں ، جو آج ہماری زندگيوں

کا احاطہ کئے ہوئے ہیں ، اور وہ ہمہ وقت اہل زمین کے لئے آگ بھڑکانے میں مصروف ہیں ، وہ یہ ہیں :

اول: فحش لیٹریچر جو برابر غضب ڈھاتے ہیں اور برائی کو پھیلانےمیں ہمہ وقت مصروف ہیں ،عالمی جنگ کے بعد بڑی تیزی کے ساتھ لوگوں پر چھا گئے ہیں .

دوسرا : فلمیں ، جولوگوں کی شہوانی خواہشات کو صرف برانگیختہ ہی نہیں کرتی ہیں بلکہ لوگوں کو اس میدان میں عملی درس بھی دیتی ہیں اور پریکٹیکل طور پر لوگوں کے سامنے نمونہ پیش کرتی ہیں .

تیسرا : اکثر عوتوں میں اخلاقی معیار گرچکا ہے ،کیا وہ لباس زیب تن کرتی ہیں یا تماشا کرتی ہیں بلکہ وہ عریاں ہوتی ہیں ،ان میں سےاکثر کو سگریٹ نوشی کی عادت ہوتی ہے ، کسی طرح کے رکاوٹ کے بغیر مردوں کے ساتھ بلامحابہ اختلاط ہوتا ہے .

اخبارات و میگزین کے برے نتائج کا ایك جھلك قارئین کی خدمت میں پیش ہے :

١ – اداکارہ ، گلوکارہ اور رقاصہ گھٹیا عورتوں کی فحش تصایر پیش کرنا ، اور یہ بھی پرکشش ، جاذب نظر اورخوش نما تصاویر ہوتی ہیں ، جو بہت ہی جنسی خواہشات کو ابھارنے والی اور فتنہ میں ڈالنے والی ہوتی ہیں .

٢– کاروباری اشتہارات کے لئے تصاویر کو پیش کرنا ہوتا ہے ، اس مقصد کے لئے عورتوں کا استعمال محض جنسی حس کو بھڑکانے اور ایڈورٹائزنگ کےلئے بطور آلہ کار ہوتا ہے ،

جیساکہ یہ کسی پر مخفی نہیں .

٣ – حسن اخلاق وکردار سے گری ہوئی عورتوں کی خبریں دوسری عورتوں کے لئے رول ماڈل کے طور پر

پیش کی جاتی ہیں ، مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوسری معصوم بھولی بھالی عورتیں لباس ، زیب وزینت ،اورطرز زندگی میں ان کی تقلید کریں ۔

۴ – مقالات ومضامین ، عشقیہ قصے و کہانیاں اور ناول افسانے مزید ان میں نمك مرچ کے طور پر اشعار اوربےسروپا کی خبریں بھی شامل ہوتی ہیں ،جو لکھے اور شائع کئے جاتے ہیں ، ان میں پیش کرنےکا اسلوب جنسی حِس وادراك کو برانگیختہ کرنےوالا ہوتا ہے ، ان میں بھی بعض اخبار ومیگزین اسکینڈلوں اور دلچسپ سنسنی خیز خبروں کےلئے مخصوص ہوتے ہیں ۔

۵ – ان اخبارات ومیگزین میں جان بوجھ کرمقامی عورتوں کےلئےمخصوص گوشے رکھے جاتے ہیں جن میں ان کی تصویروں کو بےپردگی اور خوش نمائی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے ، اور بعض مرتبہ قارئین سے ان کا تعارف بھی کرایا جاتا ہے ؛ تاکہ دوشیزاؤں اور عام عورتوں کے لئے باعث کشش ہو ، اور وہ اپنی تصویریں ان گوشوں میں رکھوانے میں مسابقت کریں ۔

یہاں قاری کو عجیب و غریب تناقض دیکھنے کو ملےگا کہ ایك اخبار صاحب فضیلت عورت کوایك صفحہ میں تصویر چھپوانے کی دعوت دیتا ہے ، اور ٹھیك اسی صفحہ کے نیچے رذیل عورت کو تصویر چھپوانے کی دعوت دیتا ہے ۔ ایك رسواکن مثال ملاحظہ ہو:مؤرخہ ۱/۵/ ۱۹۸۸ء میں ایك اخبار نےاپنے پہلے صفحہ پر ایك امریکی دوشیزہ کے بارے میں اعلان کیا کہ وہ عربی نسل سے ہے ،اس کے بعداس کا پتہ اور فوٹو دیتا ہے ، اس کے بعدیہ اشتہار دیتا ہے :

عمر :۱۸ سال ۔

**سماجی پوزیشن: وہ ایك ایسےقابل نوجوان مرد کی تلاش میں ہے، جو مادی انقلاب برپا کرنے پر قادر ہو ۔**

**موجودہ پیشہ : فتنہ کا نمائندہ ۔**

**پسندیدہ مشروب: بادام کےساتھ شیمپین..!!**

**ہمیں نہیں معلوم کہ یہ اعلان کس مقصد کے تحت دیا گیا ؟**

**یہ اخبار والے نوجوان سے کیا چاہتے ہیں ؟**

## چوتھا :فحش لیٹریچر

**لیٹریچر ،قصے وکہانیاں اور ناولوں میں جنس یعنی سیکس(Sex)کے ادباء فحش اور بے حیائی کی چیزوں کی اشاعت میں اپنے مطلب کی چیزیں پاتے ہیں ۔ ان ہی کے بارےمیں ڈاکٹر مصطفی سباعی نےلکھاہے:"یہی وہ لوگ ہیں جو جنس یعنی سیکس (Sex)کے ادباء کہلاتے ہیں جو اپنے ہاتھوں میں کلہاڑی اٹھائے ہوئے ہیں ، اوروہ چاہتے ہیں کہ ہمارے اندرون خانہ مضبوط عمارت کے ڈھانچے کومنہدم کردیں ، ان لوگوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے اس سے امت کا کوئی فائدہ نہیں ، اور نہ ہی یہ لوگ امت کو فائدہ پہونچانا چاہتے ہیں ، یہ لوگ اپنے عقلوں کے پیچھے نہیں چلتے ہیں؛ بلکہ اپنی خواہشات نفس اورشہوت کی چیزوں کے پیچھے چلتے ہیں صحیح معنی میں دوڑتے ہیں ، دراصل یہ لوگ اس کے ذریعہ مادی فائدہ وترقی چاہتے ہیں ، نیز یہ لوگ اس تباہ کن سستے لیٹریچر کو نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان پھیلانا چاہتے ہیں ؛ تاکہ وہ لوگ اس کو پڑھیں اور ہضم کریں اس کے بعد پھر..."۔**

**ہم ان لوگوں سے کہتے ہیں :**

**ہماری پاکدامن بیٹیوں کو چھوڑ دو..**

**ہماری بیویوں کو وفادار مخلص رہنے دو ..**
**ہمارے نوجوانو ں کو جفاکش اور طاقتور جوان رہنے دو..**

**جو باتیں ہم نے کہی ہیں اس کی توثیق وتاکید کے لئے "**أثرالعوامل الاجتماعية و قانون الجزاء في انتشار جرائم هتك العرض في الكويت**" (کویت میں ہتك عزت کے جرائم کے پھیلنے پر سماجی فیکٹروں اور جزا کے قانون کا اثر) کے زیرعنوان جا ئزہ کے بعض ذمہ داروں کا قول نقل کرتے ہیں ، انہوں نے جہاں دیگر جرائم کا جائزہ لیا وہیں جنسی جرائم یعنی سیکس(Sex) کے جرائم کا بھی ذکر کیاہے ، وہ کہتےہیں :" بعض دفعہ بےحیائی اور ناشائستگی تفصیلات کے ساتھ اخباروں اور میگزین میں ان جرائم کی خبروں کی اشاعت جرائم پیشہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کا سبب بن جاتا ہے ".**

**اسی طرح مزید کہا ہے:" کاروباری صحافت کا اسلوب جنسی جرائم یعنی سیکس(Sex) کے جرائم کی نشر واشاعت کوتفریحی اور دل لگی اسلوب بنادیتاہے اور انحراف کے میدان میں بعض جرائم پیشہ لوگوں کو ان کے جرائم پر ثبات قدمی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے".**

**اس حقیقت پر اس سے زیادہ واضح ثبوت نہیں ہوسکتی کہ ١٩٧٦ء میں جن لوگوں کے خلاف جنسی استحصال اور ہتك عزت جرم کے ارتکاب کا فیصلہ سنایا گیا ، ان میں سے 14.4%جنسی (Sex) میگزین جن کا بازاروں میں خریدوفروخت اورلین دین ممنوع تھا ، وہ ان کو جمع کرتے تھے(١١).**

## پانجواں : ویڈیو فلمیں

**ماضی کے اخیر سالوں میں ویڈیو فلمیں بہت زیادہ پھیلنی شروع ہوئیں؛ چنانچہ کویتی نوجوانوں میں سے جو خالی اوقات میں ممنوع فلمیں دیکھتے ہیں ، ان کا تناسب۴۵% فیصد ہے ، اور کویتی عورتوں کا تناسب ۴۰% فیصد ہے ، یہ بڑا تناسب ہے۔**

**اس ظاہری صورت میں پوشیدہ اخلاقی خرابیاں اور خطرات حسب ذیل ہیں :**

**۱ – ان فلموں کے ذرائع کی کثرت ،جو ہمیں دنیاکے تمام لوگوں کے لئے طرزعمل اوراخلاقیات کے نمونے لاتی ہے ؛ بلکہ لوگوں کےلئے واضح شکل میں انحراف کی متنوع صورتیں پیش کرتی ہیں ، پھر یہ ویڈیو فلمیں جہاں بھی چلتی ہیں ،ان میں اکثر فلمیں عربی اور عجمی عشقیہ قصے وکہانیوں پر مشتمل ہیں ۔**

**۲ – ویڈیو پروجیکٹر کا حاصل کرنا بہت آسان ہے ، یہاں تك کہ ہر نوجوان کے لئے حصول آسان ہے اس طورپر کہ وہ اپنے کمرہ میں ایك خصوصی آلہ نصب کرلے اور دیکھتا رہے، چہ جائیکہ وہ خودکا رکمپیوٹر حاصل کرے جو مقناطیسی ڈسك پر فلموں کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ خطرہ کا نشان ہے ؛ لہذ ہر سرپرست کو اس سے آگاہ ہونا ضروری ہے ۔**

**(۱۱)** دراسة: العوامل الاجتماعية و قانون الجزاء في انتشار جرائم هتك العرض في الكويت)**۔**

**۳ – ان ٹیپوں اور مقناطیسی ڈسك کی گردش نوجوانوں کے درمیان آسان ہے ،جیسا کہ ان کی کا پی کرنا اور ان کی تقسیم و پھیلاؤ کے دائرہ کو وسیع کرنابھی آسان ہے ؛ لیکن اس وقت عملاانٹرنیٹ یا ایمیل کے ذریعہ خاص خاص جگہوں تك پہونچانے کا رواج زیادہ ہوگیا ہے ۔**

۴ – فحش سیکس فلمیں جو عریانیت اور فحش فوٹو ز کو دکھاتی ہیں ، معاشرہ کے لئے بڑا ہی سنگین مسئلہ بن چکی ہیں ، صورت حال یہ ہے کہ جو نوجوان اس کا عادی ہوا پھر اس کا اس جال سے باہر آنا بہت مشکل ہے .ہم تھوڑی دیر کے لئے تصور کریں کہ ایك نوجوان ہے اس کی خواہش نفس اس پر حاوی ہوچکی ہے ، وہ اس طرح کی فلمیں دیکھتا ہے ، اس کے بارے میں کیا توقع ہے ؟ خاص طور پر وہ نوجوان اگر ایسے ماحول میں پروان چڑھا ہو جہاں اس کی تربیت کا کو ئی نظم نہیں تھا ، نہ ہی اس کے خاندان میں کوئی نگرانی اور منکر باتوں پر نکیر کا ماحول ، نہ ہی اس کے لئے کامیاب وعظ ونصیحت اور ارشادی تربیت کا نظم اور نہ ہی اس نے ایسا معاشرہ پایا جو اس کے اوقات کو سودمند کاموں میں مشغول رکھ سکے .

شاید کہ ان فلموں کے پھیلنے اور عام ہونے میں درج ذیل اسباب ممد و مددگار ثابت ہوئے ہوں :

۱ – ویڈیو فلم کی دکانوں پر صحیح فعاّل متحرك نگراں کا فقدان ، جس کی وجہ سے جنسی یعنی سیکس(Sex) کی حِس کو بھڑکا نے والی فلموں کو رواج پانے میں بڑی مدد ملی .

۲ – عام طور پر ان دکانداروں کا بنیادی ہدف تجارت ہو تا ہے ؛ اسی وجہ سے مالی فائدہ کے مقابلہ میں ان فلموں کے منفی نتائج پر نظر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا پاس ولحاظ ہوتا ہے .

۳ – شہوت انگیز اشتہارات اور پرکشش شہوانی اعلانات اور مزید برآں آفر س اور سہولیات ہوتی ہیں جو نوجوانوں کو ان فلموں کی طرف راغب کرتی ہیں ، اور نوجوان ان کی طرف لپکتے ہیں .

اس کےدور رس سنگین اثرات ونتائج کو جاننے کے لئے ہم ان نوجوانوں کے بیانات کا جائزہ لیں گے جو اِن فحش فلموں کودیکھتے رہے ہیں ، یہاں ہم اخبار " الانباء" مؤرخہ ۳۱/۸/ ۱۹۸۷ء کےحوالہ سے تحریر کرتے ہیں :

ان میں سے ایك نے کہا :"ایك مرتبہ میں نے اپنے والد کی لائبریری میں ایك جنسی یعنی سیکس(Sex) فلم دیکھی ،اس کو لیا اور اپنی کاپی میں نوٹ کرلیا ، اس کے بعد اس کو اپنی جگہ اسی طرح رکھ دیا جیسے کہ پہلے رکھی ہوئی تھی ، اس کی خبر کسی کو بھی ہونے نہیں دیا..! جہاں تك میری والدہ کی بات ہے تو ان کو ہمیشہ پیسے کی فکر سوار رہتی تھی ،یہ ان لوگوں میں سے تھیں، جو گرمائی تعطیل میں ہمیں بورڈنگ اسکولوں میں بھیج کر فخر کرتے ہیں " ۔

ایك دوسرے کا بیا ن ہے :"جہاں تك میرے معاشرتی حالات کی بات ہے تو میں نے اپنی آنکھ اپنے ماں باپ کے درمیان لڑائی جھگڑا ، مار پیٹ ، چیخ پکار اور تشدد کے ماحول میں کھولی ، میر ےوالد محترم شراب کے رسیا تھے ، ہر دن شراب پی کر آدھی رات کو جھومتے ہوئے آتے ، جس کی وجہ سے میری ماں بچاری کا غصہ بھڑك اٹھتا ، وہ ہم پر اور والد پر خوف کھاتی ، کہ پتہ نہیں کیا ہوگا ، وہ چاہتی تھیں کہ میر ےوالد ایك وفادار مخلص شوہر اپنی اولاد کی فکر کرنے والا ہو ، جیسا کہ اور دوسرے لوگ ہوا کرتے ہیں ؛ لیکن میرے والد کا حال یہ تھا کہ ان کوکسی چیز کی فکر نہیں ، ان کو پوری تگ و دو جگنا ، نشہ اور عورتیں " ۔

[م. س] جس کی عمر بیس سال ہے ، وہ کہتا ہے :ممنوع فلم دیکھنے کابنیادی سبب خالی وقت بنا ؛ کیونکہ

میں خالی اوقات میں بور ہوتا تھا ، مجھے کوئی ایسی جگہ نہیں ملتی جہاں میں جاکر اپنا خالی وقت گذار سکوں . جب میں ابتدائی کلاسوں میں تھا اسی وقت سے میں " شلہ" کو پہچانتا تھا ، اور اس سے میری جگری دوستی رہی " !

جہاں تك میرے دیگر گھر والوں کی بات ہے تووہ لوگ میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے کہ میں کِدھر جارہاہوں ؟ اور میں کیا کررہاہوں ؟ میرے والد صاحب ایك تاجر آدمی تھے ، ان کا پورا وقت اسی میں صرف ہوتا تھا ، اور میر ی ماں کو صرف سکاؤٹس ، گاڑیاں اورسجاوٹ کی فکر دامن گیر رہتی تھی".

[ب.م] جس کی عمر سترہ سال ہے، اس کا بیان ہے : "میں نے آج سے دوسال پہلے اس طرح کی فلمیں اس وقت پہلی بار دیکھی ، جبکہ میں اپنے ایك دوست سے ملاقات کے لئے گیا ہوا تھا ، اس کےکمرہ میں ویڈیو تھا ، وہ اٹھا اور اس کو چالو کردیا ، فلم کا نظارہ شروع ہوگیا ، اس کے بعد سے میں اس طرح کی فلمیں دیکھنے کا عادی ہوگیا ".

مزید وہ آگے بیان کرتا ہے :"میرے خاندان کا شیرازہ بہت بکھرا ہوا ہے ، میرے والد اپنے کاروبا ر میں مشغول ہیں ، اسی طرح میری والدہ بھی ، جس دن میں نےاس دنیا میں آنکھ کھولی ، تو میں نے اپنے آ پ کو دائیاں کے گود وں اور ان کی باہوں میں پایا ،یا بورڈنگ اسکولوں میں.. میں اپنے والدین کی زیارت صرف تقریبات میں کیا کرتا ،میرے والد ہم بھائی بہنوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ، سوائے اس کے ہم لوگ ان کی اولاد ہیں بس، ان کا پورا وقت باہر میں صرف ہوتا تھا ".

**جہاں تك پانچواں كى بات ہے تو وہ موضوع سے كافى ہٹ كر بولتاہے؛ چنا نچہ وہ كہتا ہے :"ہم صرف مادى زندگى كے سائے ميں گذر بسر كرتے ہيں .. سب كچھ دكھائے جانے كے پيچھے ہورہا ہے ، اس چيز نے ہميں آزاد بنا ديا ، ہم جس طرح چاہتے ہيں كھيلتے كودتے اور رہتے ہيں ، ہم غلطى كرتے ہيں ، اورہم جانتے ہيں كہ يہ غلط ہے" .**

**معاملہ اسى حدتك نہيں ركتا ؛ بلكہ مزيد آگے تك جائےگا كہ عنقريب نوجوان اپنے شيطان كو خوش كرنے كے لئے ہر جتن كوشش كرے گا، گو اس كے لئے كچھ بھى كرنا پڑے ، يہاں تك دوسروں كى عزت لوٹنا كيوں نہ پڑے . يہ بھيانك نتائج كا ايك پہلو ہے . خبر ہے كہ كويت ميں ١٩٧٦ء ميں 24.1 % ہتك عزت كے جرائم كےمرتكبين نے بتايا كہ ان لوگوں نے مخصوص جگہوں ميں جنسى فلميں ديكھيں(١٢).**

**آخرى بات .. كيا يہ سنگين صورت حال تھوڑى دير كے لئے سنجيدگى كے ساتھ محتاج غور وفكر نہيں ہے ؟ ذمہ دار لوگ، باپ اور مائيں كيا اس بات كے لئے تيار نہيں ہيں كہ وہ سب مل كر اس مہلك وباء كو روكيں ، جو سماج كے پھولوں اور ہمارے جگر گوشوں كو ہلاك وبرباد كئے جارہا ہے .. ؟**

**كيا تربيتى ادارے ، ، ميڈيا اور كنٹرول كے آلات كےذمہ داران اور خاندان كے لوگ نہيں جانتے ہيں كہ سب كےسب الله عز وجل كے روبرو كھڑے ہيں ، تمام منحرف نوجوان لڑكے اور لڑكيوں كے انحراف كے بارے ميں جوابدہ ہيں ، يہى ان كے انحراف كا سبب ہيں ، خواہ**

(١٢) دراسة: العوامل الاجتماعية و قانون الجزاء في انتشار جرائم هتك العرض في الكويت).

**بری نیت کی وجہ سے ہو ، یا لا پرواہی کی وجہ سے ، یا بری تقدیر کی وجہ سے برے نتائج برآمد ہوئے ہوں ؟ !**

**ہمیں چاہئیے کہ اس سوال کا جواب عملی طور پر تیار کریں ..!**

## چھٹا : سیٹلائٹ ٹی وی

**آج کل ذرائع ابلاغ میں سے سب سے زیادہ اخلاق و کردار پر اثر ڈالنے والا ذریعہ ابلاغ سیٹلائٹ ٹی وی چینل ہے ، جس نے ہر باندھ کو توڑ ڈالا ، ہر حد کو پار کرچکا ، ہرخوبی کوچھوڑ چکا ، اور ہر بھلی بات کا بائیکاٹ کرچکا ، یہ ایك ایسا سیٹلائٹ چینل ہے جو بغیر پوچھے اور بغیر اجازت کے گھروں میں داخل ہوجاتا ہے ،رطب و یابس ہر طرح کا پروگرام پیش کرتا ہے، مغرب ومشرق کی ثقافت اور اس کی فحش چیزیں ہمارے ملکوں میں لاتا ہے ، پھر اسی راستے سے عربی سیٹلائٹ چینل عریانیت اور اخلاق کشی،فحش رقص وسرور کے ساتھ سطحی قسم کے گانے اور ویڈیو کلپس کی برسات کرتا ہے .**

**(عرب سات )١٩٧٦ء اور( نایل سات)١٩٩٦ء کا جب سے آغاز ہو ا ، یہاں عربی سیٹلائٹ ٹی وی کے اعداد وشمار میں ایك بڑا دھوکا ہوا ،چار سوعربی سیٹلائٹ ٹی وی ہیں(١٣)، جن میں سے بعض رقص وسرور ، ناچ گانے، فحش چیزیں اور حقیقی پروگرام پیش کرنے کے لئے مخصوص ہیں ، جیساکہ اس کو "کستار اکادیمی"کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ، یہ خطرات فحش فلموں سے کچھ کم نہیں ہیں ؛ اس لئے کہ یہ امت میں باقیماندہ**

**(١٣)** مجلة المجتمع،**شمارہ:١٧٣٣۔**

**اخلاقی قدروں کو پامال کرتی ہے ، اور آج کل کے فیشن کو پیش کرتی ہے ، امت کےسپوت نوجوان لڑکے اور**

**لڑکیوں کے درمیان کھلی ہوئی دوستی اور مشکوک تعلقات کو پیش کرتی ہے ۔**

(استخدام الشباب العربي للقنوات الفضائية و تأثيراتها عليهم)**"عرب نوجوانوں کی طرف سے سیٹلائٹ چینلز کا استعمال اور ان پر ان کے اثرات" کی طرف سے جائزہ نے انکشاف کیا ہے کہ ۱۰۰%فیصد عر ب نوجوان سیٹلائٹ چینلز دیکھتے ہیں ، جن میں سے ۳۳%فیصد نوجوان مستقل برابر دیکھتے ہیں ، واضح رہے کہ پانچ ہزار سے زائد چینلز عالم عرب پہنچتے ہیں ، جن میں سے آٹھ سو خفیہ ہوتے ہیں(۱۴)۔**

**فحش چینلز کے اثرات کی بابت ایك میگزین کی رپورٹ میں ذکر آیا ہے کہ بعض نوجوانوں نے اپنا رد عمل ظاہر کیا ، ان کا ردعمل درج ذیل سطور میں نقل کیا جاتا ہے :**

**"نوجوانوں کو تعلیم سے غافل کرنے میں اس کا بڑا رول ہے "۔**

**"فحش چینلز ایك بیماری ہے ، جس کا نوجوان شکار ہوتے ہیں ، اس کا جنگی پیمانے پر مقابلہ کرنا ضروری ہے ، میں از ابتدا تا آخر اہل خانہ کو ملامت کرتا ہوں ، اگر یہاں صحیح نگرانی ہوتی تو نوجوان ان مشکلات سے دوچار نہ ہوتے "۔**

**" غلطی اہل خانہ کی نہیں ہے بلکہ خود نوجوانوں کی ہے ، ضروری ہےکہ خود نوجوانوں کے پاس ذاتی محاسبہ اورنگرانی ہو ؛ تاکہ وہ فحش چینلز کے جال میں پھنسنے نہ پائیں "(۱۵)۔**

---

(۱۴) (مجلة المجتمع،شماره:۱۷۳۳ .

(۱۵) مجلة الأسرة، **شماره:۱۴۷)۔**

**ایك سبق آموز واقعہ ملاحظہ ہو: ایك نوجوان روم میں بند ہوگیا، اندر سے دروازہ بند کرلیا؛ تاکہ اس کو کوئی**

دیکھنے نہ پائے، اور وہ ایك فحش چینل دیکھنے میں مصروف ہوگیا ؛ لیکن اس دن وہ کسی سے ملنے کے وعدہ پر تھا، اس کایہ ملنے کا وعدہ اس کے ملك الموت (موت کا فرشتہ )کے ساتھ تھا ؛ چنانچہ ہوا یہ کہ وہ فحش چینل دیکھنے میں محو تھا ، ملك الموت اپنے مقررہ وقت پر آیا اور اس نے اس نوجوان کی روح قبض کرلی ، اور وہ برے خاتمہ کے ساتھ دنیا سےگیا ،اس کے بعد کئی روز تك اس کی نعش یوں ہی پڑی رہی ہے یہاں تك کہ اس سے بدبو آنے لگی ، اس کے دروازہ کوکھولا گیا ، صورت حال یہ تھی کہ وہ تو دنیا سے چل بسا لیکن اس کی فحش چینل اس کے بغل میں علی حالہ چل رہی ہے .!! کیا کوئی ایسا سوچ سکتا ہے ، جس نے اپنے آپ کو اس فحش چینل شیطان کےحوالہ کیا ہو ، اس کا خاتمہ اسی حال میں ہوگا؟ کیا جس شخص نے اپنی شہوتِ نفس کو بےلگام چھوڑ دیا ہواور اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمت نگاہ اور عقل کی ناقدری کی ہو، وہ مطمئن رہ سکتا ہے کہ کہیں اس کا خا تمہ اسی بری حالت میں نہ ہوجائے؟!

## سیٹلائٹ چینلز کے منفی اثرات

بات بالکل واضح ہے کہ ان سیٹلائٹ چینلز کے اخلاقی منفی اثرات بہ مقابلہ پچھلے ذرائع ابلاغ کے مشاہدین پر بڑی تیزی کے ساتھ پڑتے ہیں اور دیر پا اورمضبوط ہوتے ہیں ؛اس لئے کہ یہ اصرار کے ساتھ برابر دیکھنے کا سبب بنتے ہیں ؛ کیونکہ اس کے پیش کرنے کا انداز شہوت انگیز ، متنوع اسلوب ، موضوعات کی کثرت وتنوع اور فحش اس حد تك کہ سارے حدودو قیود کی سرحدوں کو پار کرچکے ہوتے ہیں ،یہاں جدید میڈیا ٹیکنا لوجی کا استعمال ہوتا ہے ، یہ راست نوجوانوں کی زبان

میں ، نوجوانوں کی نفسیات ورجحانات کو دیکھتے ہوئےاور ان کے مزاج ومذاق کی رعایت کرتے ہوئے ان کی خواہشات نفس اور جنسی یعنی سیکس (Sex)کو مخاطب بناتے ہیں؛ یہی وجہ ہے جیساکہ مطالعاتی بحث ورپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یونیورسیٹی کے بعض مشاہدین طلبہ سال میں اوسطاً ایك ہزار گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہیں ، جبکہ پورے سال میں ان کی تعلیمی حاضری اوسطا چھ سو گھنٹے ہیں(١٦)۔

ان کےبر ےمنفی اثرات ونتائج میں سے کچھ یہ ہیں:

١ – برائی کی اشاعت اور آسانی سے اس کا شکارہونا ، لوگوں کا اس کے دیکھنے کا عادی ہونا ، اللہ کی قسم یہ ان کے بڑے ہی خطرناك نتائج واثرات ہیں ؛ کیونکہ خوشی ورضا سے لوگ منکرات و فواحش کو قبول کررہے ہیں ، جوکہ دنیا میں اللہ کے غضب وقہر کو دعوت دیتے ہیں ۔

٢ – جنسی یعنی سیکس (Sex) خواہشات کو برانگیختہ کرنا اورنوجوانوں کے دلوں میں ان کو بہ اصرار جاگزیں کرنا ؛ جس کی وجہ سے ان کے ذہن و دماغ میں خواہشات کی تکمیل کی راہیں تلاش کرنا پیدا ہوتا ہے اور وہ اس کے لئے سرگرداں ہوجاتے ہیں ، نتیجۃً اخلاقی جرائم بڑھتے ہیں ، راستہ چلتے چھیڑخانی شروع ہوتی ہے، جنسی ہراسانی اور اغوا کے واقعات پیش آتے ہیں۔ ڈاکٹر فادیہ ابو شہبہ ایك جائزہ میں پیش کرتے ہیں کہ مصر میں سالانہ جنسی ہراسانی اور اغوا کے واقعات بیس ہزار پیش آتے ہیں ۔

ماہر نفسیات احمد عبد اللہ کابیان ہے : مصرمیں ٦٠% فیصد لڑکیاں اورعو رتیں

(١٦) البث المباشر،د. ناصر العمر۔

**اپنے بچپنہ میں جنسی ہراسانی کی شکار ہوچکی ہوتی ہیں .تونس میں(رابطة النساء)"خواتین کی ایسو سی ایشن " نے (صاحبات المهن القانونية)"قانونی پیشہ ور خواتین" سے ملاقاتیں کیں ، معلوم ہو اکہ ۲۰۰۳ءمیں ان میں سے آٹھ سو جنسی ہرسانی کی شکار ہوئی ہیں --- علم سماجیات کے استاذ ڈاکٹر احمد المجدوب مزید اس پر اضافہ کرتے ہوئے کہتے ہیں : سیٹلائٹ اسٹیشنوں اور گراؤنڈ اسٹیشنوں میں جو نشر کئے جاتے ہیں ، وہ ننگی کلپس، فحش فلمیں اور پروموشنل شہوت انگیز گیتیں ہوتی ہیں ، یہ سب انحراف کےاسباب ہیں(١٧)۔**

**٣ – نظریاتی ویکیوم ، نفسیاتی اور روحانی خلا ان ہی چینلز کے مشاہدہ کی عادت پڑنے کا نتیجہ ہے ، یہ ان اخلاقی قدروں کو پامال اور چینج کرنے کا سبب بنتے ہیں ، جو نفس کو منحرف ہونےسے بچاتے ہیں اور اس کے میلانات ورجحانات کو کج روی سے محفوظ رکھتے ہیں ، اور ان چینلز کا پھیلنا ( جس نے مغربی کلچر کو جنم دیا، جہاں سے ایسےمعاشرتی سماجی تہذیب وثقافت اور اخلاقی قدریں منصۂشہود پرآرہے ہیں جو ماضی قریب تك نہیں تھے مزید برآں بڑے پیمانےپر ایسی سوچ اورفکر ، ایسے جذبات اور جنسی رویّے سامنے آرہے ہیں ، جن سے پہلے کےلوگ آشنا نہیں تھے،باالآخر مغربی کلچر نے ہمیں ایسے کمزور معاشرے کے سامنے لا کھڑا کیا ، جو جنسی خوا ہشات اورسیکس شہوتوں کی سیرابی کے پیچھے دوڑ رہا ہے )، اس کے مطابق جو علم سماجیات کے استاذ عین شمس یونیورسیٹی ڈاکٹر علی لیلہ نے ذکر**

**کیا ہے ، وہ پچھلی تصریحات وتفصیلات کی روشنی میں صہیونی ایك قائد کا**
**(١٤)** مجلة المجتمع،شماره:١٤٢٧ .
**قابل حیرت و تعجب نہیں ، اس کابیان ہے : " ہمارے سامنے واحدہتھیار ہے جس کو ہم استعمال کرکے فلسطینیوں اور عرب پر غالب آسکتے ہیں ، وہ ہے فحش جنسی کو سیٹلائٹ چینلز ، میگزین اور انٹرنیٹ نیٹ ورك کے ذریعہ پھیلانا اورعام کرنا "۔چنانچہ صہیونی ادارہ نے عملاً فحش سیٹلائٹ چینل بزبان عربی فلسطینی اور دیگر عرب قوموں کے لئے شروع کردیا ہے .**

## اخلاقی انحراف کے اسباب اور عفت کی راہ میں رکاوٹیں

### ١ – اخلاقی تقاضوں پر ویسٹر ینزیز اور گلو بلائزیشن کی تحریك کا اثر

**دین اخلاق کا سرچشمہ ہے ، دین سے انحراف اخلاقی انحراف ہے . یورپی اخلاقی انحراف اس وقت شروع ہوا ، جس وقت کہ جدید مادی بیداری - نہ کہ دینی بیداری - کا رخ یورپ سے عرب اور دوسری جگہوں کی طرف ہوا ، اور جس وقت کہ اخلاق نے اپنا سر معاییرِ فلسفہ کے سامنے جھکا دیا ؛ پس اخلاقی نمونے فضا میں معلق ہوکر رہ گئے .**

**اور جس وقت کہ ماکوبو بیکٹیریم کا ظہور ہوا اور یہ کہ وسیلہ مقصد کے تابع ہو تا ہے ، یہ مغربی سلوك کا اصول بنا . اور جس وقت کہ سرمایہ دارانہ نظام مادیت کی خاطر انسان کا خوفناك استحصال کر کےاقتدار پر آیا . اور جس وقت کہ داروین کے نظریہ کے مطابق انسان**

**کوجانور سے وضاحت کرنےکی وجہ سے اور فروید کے نظریہ کےمطابق جنسی وضاحت کی بناء پرجنسی سلوك اخلاقی دائرہ سے باہر آگیا )١٨(۔**

**ان ہی گمراہ اصول ومبادی – بڑے افسوس کی بات ہے – پر ہمارے**

(١٨) **معمولی تصرف کے ساتھ ملاحظہ ہو :** الشباب المسلم الحضارة الغربية، حسن حسن سليمان۔

**بعض لوگ مغرب کے گود میں پرورش پائے اور اسی کی چھاتی سے دودھ پیئے ہیں ، وہ انفرادی اور اجتماعی طرزز ندگی میں مغرب کی تقلید واتباع کی وکالت کرتے ہیں ، وہ اس مرض میں مبتلا ہو کر ہر میدان زندگی خواہ وہ شخصی ہو یا اجتماعی ، یہاں تك کہ مناہج تربیت ، مالی اقتصادیات کی فکر او ر طرز حکومت کی بابت مغرب کی بات کرتے ہیں اور اس کی دعوت دیتے ہیں ۔ منجملہ جن چیزوں کی خاص طور پر دعوت دیتے ہیں ، ان میں سے بعض یہ ہیں:**

**١ – فن او ر فنکار کو آگے بڑھانا اور امت کی پوری توجہ اور فکر ان کی طرف ہونا ، خواہ وہ اداکارہ ہوں ، یا گلوکا ر ہ گویّے ہوں ، یا رقاصہ ناچنے والیاں ہوں ، ہم ان کی خبروں کی ترویج کی پیروی کریں، مغربی طرز کے رقص وسرور کی مخلوط محفلیں سجائیں ۔**

**٢ – عورت کا بےمحابہ آزادی، چمك دمك ، بن سنور اور زیب زینت کے ساتھ اپنے ظالم مرد کے ساتھ بہانہ کرکے باہر نکلنے کا مطالبہ ، اس کے داعین میں سے سرفہرست قاسم امین ہیں ، اس کی دعوت چلتی رہی یہاں تك کہ عریانیت کا نظریہ ظاہر ہوا ، اس کی دعوت میگزین " الہلال" نے ١٩٣١ء میں دی تھی ۔**

**۳ – کئی مقابلے کرانے کی آواز، جیسے حسن کا مقابلہ ، پیروں کی خوبصوتی کا مقابلہ، مختلف فیشن شو کا مقابلہ اور خوبصورت آرٹس کے مقابلے جہاں لڑکیاں نوجوانوں کے سامنے ننگی کھڑی ہوں ۔ استدلال یہ ہے کہ چونکہ مختلف جگہوں پر ایسا ہوتا ہے، اس لئے یہاں بھی ہونا چاہیئے ۔**

**۴ – حریت فن اور اس مقصد کے لئے تمامتر قیود سے آزادی ۔ اس کے داعیوں میں سے طہ حسین ہیں(۱۹)۔**

---

**(۱۹)** الشباب المسلم الحضارة الغربية، حسن حسن سليمان۔

**۵ – اس بات کی طرف دعوت دینا کہ دنیا میں صرف ایك تہذیب ہے ، اوروہ مغربی تہذیب ہے ۔ اس کے داعین میں سے سرفہرست احمد امین ہیں ، جیساکہ ہفتہ واری اخبار "السیاسة" میں اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی ، یہیں سے یہ فکرہ آیا کہ مسلمان بغیر مغربی کلچر کے اپنائے ترقی نہیں کرسکتے ---- اگر ہم اخلاقی اقدار کی عمارت کو منہدم کرنے کے بارے میں اس طرح کےدہماکہ خیز تباہ کن افکارونظریات کے مصادر وسرچشمےکو جاننا چاہیں اورمغربیت تحریك کے محرکات وعوامل کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہیں تو ہمیں چاہیئے کہ مغربی علماء کے درج ذیل اقوال و بیانات کا مطالعہ کریں اور جائزہ لیں :**

**زریمر نامی پادری نے مشنریوں کے کانفرنس میں کہا : بیشك تم لوگوں نے مسلمانوں کے علاقے میں ایك ایسی نسل تیار کئے ہو جو اللہ سے تعلق کو نہیں جانتی اور نہ ہی جاننے کا ارادہ رکھتی ہے ، تم لوگوں نے مسلمان کو اسلام سے نکالا اور عیسائی مذہب میں داخل نہیں کرسکے ، اس کے بعد مسلمانوں کی نئی نسل سامراجیت کے منشا کےبالکل مطابق آئی ، جو عظیم**

چیزوں کا اہتمام نہیں کرتی ، سست وکاہل ہے ، راحت پسند ہے ، اس کو دنیاو آخرت سے کوئی مطلب نہیں ہے ، سوائے خواہشات نفس کے ، وہ شہوت کی سیرابی کے لئے جینا چاہتی ہے، اگر وہ کہیں کسی عالی مرکز میں رہنا یا قیام کے لئے سوچتی ہے تو وہ بھی خواہشات کی خاطر ۔

یہ عیسائیوں کا کردار رہا ، اب جہاں تک یہودیوں کی بات ہے جوکہ اخلاقی تباہی کے سردار کہلاتے ہیں وہ" نواں پروٹوکول "میں کہتے ہیں : " ہم یہودی لوگ دوسروں کو گمراہ کرنے ، ان کے اخلاق کو بگاڑنے اور ان کو کامیاب طریقۂتعلیم کے اصول سے اندھیرے میں رکھنے میں کامیاب ہیں " ۔

نیز وہ لوگ "تیرہواں پروٹوکول" میں کہتے ہیں : " تاکہ ہم غیر یہودی لوگوں کو ہم اپنے پالیسیوں سے ان کو دور رکھیں ؛ بلکہ ان کی اس کی بھنک تک نہیں لگنی چاہئیے، عنقریب ہم ان تک مختلف لہو ولعب ، کھیل تماشے اور واہیات کے کام پہونچا ئیں گے ، جلدہی ہم اخباروں میں اعلان دینے والے ہیں کہ لوگ آرٹ اور کھیل وغیرہ مختلف پروجیکٹس وپروگراموں کے مقابلے میں حصہ لیں اور اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کا مظاہرہ کریں " ۔

ان ہی پروٹوکولوں میں یہ بات بھی آئی ہے :"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ایسا کام کریں ، جس سے ہرجگہ اخلاقی زوال آجائے ؛ تاکہ ہم ان پر آسانی سے اپنا تسلط قائم کرسکیں اور ان سے اپنی بالا دستی منواسکیں ، فروید ہم لوگوں کا اپنا آدمی ہے ، وہ عنقریب سورج کی روشنی میں جنسی (Sex) تعلقات پیش کریں گے ؛ تاکہ نوجوانوں کی نگاہوں میں مقدس نام کی کوئی چیز باقی نہ رہے ، ان کی پوری تگ ودو اور ان کی سوچ کا محور

**صرف جنسی خواہشات کی سیری رہے ، ایسی صورت میں ان کے اخلاق خود ہی گر جائیں گے "(۲۰)۔**

**ماسونیہ فریمیشنری(Freemasonry)تحریك آنے والی ہے، جواسلامی دنیا کی بڑی ہی خطرنا ك تباہ کن تحریکوں میں سے ہے ، جس نے اخلاقی گراوٹ اور کردارکشی کو اپنے ناپاك مسموم ومشکوك اور فاسد مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے وسیلہ بنا یا ہے ،**

(۲۰) تربية الأولاد في الإسلام، عبد الله علوان .

**ہم یہاں درج ذیل سطروں میں ان کے مقاصد کا خلاصہ نقل کرنے جارہے ہیں :**

**۱ – مغربیت کا دین اسلام سے جنگ اور مسلم نوجوانوں کو دینی تعلیم اوردعوت سے دور رکھنا .**

**۲ – ذرائع ابلاغ اور جنس (Sex) اور جنسی موضوعات کے ذریعہ اخلاقی انحطاط وگراوٹ کو پھیلانا ؛ کیونکہ سیکس اسلامی عقائد سے جنگ کے لئے شارٹ راستہ ہے ، اور جنس تك پہنچنے کے لئے مختصر راستہ "محبت "ہے ؛ اسی وجہ سے ڈرامے، جذباتی فلمیں اور عشقیہ قصے وکہانیوں کی نشر واشاعت کااہتمام خوب زور و شور سے ہوتا ہے .**

**۳ – شراب او ر نشہ آور اشیاء کے خلاف مظاہرے کے باجود ان کی حوصلہ افزائی کرنا .**

**۴ – لوگوں کو گمراہ کرنے ، مختلف نوع کے مسابقے اور ناچ گانے اور بجانے کے لئے محفلیں سجانے کے مقصد سے میڈیا اور خاص طور پر صحافت پر تسلط**

**۵ – علماء دین اسلام ان میں بھی علماء ازہر کی شخصیت کی ہتك اور لوگوں کے درمیان ان کی ذات کو مجروح اور ان کے اعتبار و اثرو رسوخ کو ٹھیس**

**پہونچانے اور ان کی حیثیت عرفی کوگرانے کی ناپاك کوشش،اسلام پسند گروپوں پر حملہ اور دشمنی کے طور پر ان کی کردار کشی ۔**

**٦ – عامی زبان کی حوصلہ افزائی۔**

**٧ – فریمیشنری(Freemasonry) خفیہ تنظیمیں او ر ان کے معروف کلب بنام "روتاری" (Rotary) اور "بوتر" (Potter) کی حوصلہ افزائ(٢١) ۔ (٢١)** الأستاذ كامل الشرشقاوي، جريدةالقبس الكويتية **1988/8/3ء )۔**

**یہ رہے آپ کے عالمی ماسونیہ فریمیشنری(Freemasonry) تحریك کے بنیادی مقاصد؛ پس قاری پر لازم ہے وہ اسے پڑھے ، سمجھے ، فائدہ اٹھائے ، پھر غور وفکر کرے اور دیکھے کہ عملاً ہمارے اسلامی ملکوں میں اس کے اثرات کہاں تك ہیں ۔**

**عالمگیریت یعنی گلوبلائزیشن (Globalization) کی خوشخبری نود کے دہائی میں آنی شروع ہو ئی تھی ، مقدرات کی بات ہے کہ ہمیں اس کشتی پر سوار ہونا تھا ، اگر خدانخواستہ ہم اس کشتی پر سوار نہ ہوتے تو ہم سے تہذیب وثقافت اور جدیدیت کا قافلہ چھوٹ جاتا ، آج کسی پر یہ بات مخفی نہیں رہی کہ اس کے دور رس ہمہ جہت اثرات ثقافتی و تہذیبی، سماجی ومعاشرتی اور مالی اقتصادیات کے ساتھ اخلاقی اثرات پڑے ہیں ، ثقاتی حملے اور شناخت کے خطر ے کے مسئلے کو عالمی سطح پر بحران کا سامنا کرنا پڑا ہے ، حالات پر کڑی نگا ہ رکھنے والے اور زمانہ شناس اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کتنی تیزی کے ساتھ زندگیوں میں تبدیلیاں آرہی ہیں ، اخلاق وکردار ، لوگوں کا طرزعمل ، زندگی کے طورطریقے اور آداب معاشرت بدل رہے ہیں ، خاص طور پر نوجوانوں کے درمیان بڑی تبدیلی آچکی ہے ،**

تقریبا امریکی اور مغربی کلچر ان کی زندگی میں داخل ہوچکی ہے ، جس نے جنسی تعلقات اورمطلق العنان شخصی آزادی کے میدان میں مغربی زندگی کے طور طریقے کو قبول کرنے اور تجربے کے لئے زمین کو ہموار وزرخیز بنادیا ۔

عالمگیریت یعنی گلوبلائزیشن (Globalization) کے سماجی معاشرتی اور اخلاقی واضح اثرات سے کسی کو انکار نہیں ، اس کے پاس اپنے خیالات اور نظریات کو پھیلانے کے لئے کچھ ایشوز ہیں ، ان میں سے ایك کانفرنسوں کا انعقاد ہے ، حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی کانفرنسیں بین الاقوامی سازشوں کا ایك حصہ ہے ، جس کے علمبردار اقوام متحدہ ہیں ، جو عورت اور باشندگان کے عنوانوں سے کانفرنسیں منعقد کرتے رہتے ہیں ، جیسے:"الجنس الأمن"یعنی جنسی (Sex)سیکورٹی کے عنوان سے ۲۰۰۵ء میں "بکین" نامی شہر میں کانفرنس منعقد ہوئی، اس طرح اسی عنوان سے یا اس سے ملتے جلتے موضوعات پر نیویارك وغیرہ عالمی دار الحکومت (Capitals) میں کانفرنسیں منعقد ہوچکی ہیں ،اس طرح کی کانفرنسوں کےمنفی نعرے ہوتے ہیں جیسے :"حماية الأسرة " یعنی خاندانی تحفظ، حالانکہ کانفرنس کے موضوعات ، مقاصد اور اس کی پوری کوشش نوجوانوں کو جنس کی تعلیم دینا ہو تا ہے، جنسی تعلقات قائم کرنے ، اور شادی کی قید وبند سے باہر ہم جنس پرستی اور حمل کے طریقے سے روشناس کرانا ہوتا ہے ، اور یہ باور کرایا جاتاہے کہ جنسی تعلقات کوئی حرام یا برا عمل نہیں ہے .

ان کانفرنسوں کے مکروفریب ذرائع میں سے اصطلحات کو بدل دینا ؛ تاکہ لوگ غلط فہمی میں آکر ان کے

**قریب آئیں ، ان کے نعرے کو قبول کریں اور اس طرح آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے ان کے جال میں پھنس جائیں، خاص طورپر اس شہرکے لوگ جہاں مغربی تہذیب کے مغائر ثقافت ہے ۔ مثال کے طور پر ہم جنس پرستی کے لئے عربی اصطلاح** "الشذوذ، الشذوذ الجنسي، الإباحية والتحلل"**ہے،اب اس کے بجائے نئی اصطلاح** " تعدد الشركاء الجنسين"**، وضع کی، اسی طرح طوائف کے لئے عربی اصطلاح** " الداعرات، الفاجرات، فتيات الليل، بائعات الهوى"**ہے ، اب اس کے بجائے نئی اصطلاح** "العاملات أوالعاملون بالجنس التجاري" **بنائی(۲۲)۔**

**(۲۲)** مجلة المجتمع، **شمارہ:۱۷۲۷، نومبر۲۰۰۶ء)۔**

**ان تمام کانفرنس کا مقصد منکر کو عام کرنا ، معروف کو دبانا، بھلے عمل کو بر ا عمل ثابت کرنا او ر اللہ کے کلام کو بدلنا ۔ وہ لوگ اچھی بھلی باتوں کے بدلہ گھٹیابری باتوں کو اختیار کرتے ہیں ، چہ جائیکہ وہ ان کانفرنسوں کے ذریعہ دنیا میں پھیلی وباء : ہم جنس پرستی ، جنسی جرائم، جنسی امراض اور ان سے پیدا ہونے والی جسمانی اور اخلاقی بیماریوں سے حفاظت وبچاؤ کے لئےعفت ، پاکدامنی ، احصان اور شادی کی تلقین کرتے ؛ لیکن ہائے افسوس ! وہ لوگ مزید آگے بڑھ کر:**"الجنس الأمن"**یعنی جنسی (Sex)سیکورٹی کے طریقے بتاتے ہیں ، خواہ ہم ذات جنس کے ساتھ ہو یا مخالف ذات جنس کے ساتھ ہو ۔ اللہ تعالی نے سچ نے کہا :**

**{أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ**

يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا}[النساء: ۶۰]

**" کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی تو کرتے ہیں کہ وہ آپ پراور آپ سے پہلے نازل ہونے والی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں ؛(لیکن) چاہتے ہیں کہ اپنے مقدمات غیر اللہ کے پاس لے جائیں ؛ حالانکہ انہیں حکم د یا گیا تھا کہ ا س ( طاغوت) کے مقابلہ انکار کا رویہ اختیار کریں اور شیطان چاہتا ہی ہےکہ ان کو راہ راست سے خوب دور ہٹادے۔"**

# اخلاقی انحراف کے اسباب اورعفت کی راہ میں رکاوٹیں

## ۲– اخلاقی حدود کے باب میں مواصلاتی ذرائع ابلاغ اور انٹرنیٹ نیٹ ورك کا کردار

**انٹر نیٹ نیٹ ورك پر مکڑی جال کا اطلاق ہوتا ہے ، یہ اس زمانہ کے ایجادات اورنمایاں خصوصیات میں سے ہے ، اس وجہ تسمیہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مکڑی کے جال کا اطلاق انٹر نیٹ نیٹ ورك پر اس نام کی صداقت کی طرف اشارہ ہے؛پس جو شخص فحش ویب سائٹس اور جنسی فورمز میں پڑا وہ پھنسا اور تباہ ہوا ؛ کیونکہ حقیقت میں اس شخص کا حشر اس کیڑا کا جیسا ہوتا ہے جو مکڑی جالی میں گرا وہ مکڑی کا شکا ر ہوگیا؛ اس لئے کہ وہاں سے نکلنا چاہے تو نکل کر بھاگ نہیں سکتا .**

پچھلی صدی کے نود کی دہائی میں گوگل نیٹ ورك کو استعمال کرنے والوں کی تعداد ہر سودن پر کئی گنا بڑہتی رہی ہے ، جہاں تك دورحاضر کی بات ہے ، تو اعداد و شمار بتاتی ہے کہ انٹر نیٹ کے نیٹ ورك کے صفحات کی تعداد آٹھ بلین سے زیادہ ہے، Income &NEC کمپنی کا بیان ہے کہ سائٹس کی تعداد فی گھنٹہ ۵۴۰ مقامات پرتقریبا ایك ارب سائٹس ہیں .

اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ انٹر نیٹ کے نیٹ ورك میں مفید سائٹس بھی ہیں ،استعمال کرنے والے پر ہے ، جیساکہ اس نے دنیا کو باہم جوڑنے ، اس کے درمیان مواصلات اور مواصلات کے فریم ورك میں بعض ایسی انسانی خدمات انجام دی ہیں ، کہ آج سے بیس سال پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آیا ہوگا کہ کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ یہاں تك کہ یہ مقولہ بن گیا کہ آج دنیا ایك چھوٹی بستی میں سمٹ چکی ہے۔ اس وقت موضوع بحث اس نیٹ ورك کے تباہ کن اخلاقی اثرات ہے ، جیساکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ان لوگوں کے لئے بڑا خوفناك مواقع فراہم کرتا ہے اور شر وفتنہ کا بڑا دروازہ کھول دیتا ہے ، جو انسانی دنیا میں فساد برپا کرنا چاہتے ہیں اور تباہی لانے کا ارادہ رکھتے ہیں .

یہاں ہم اختصار کے ساتھ انٹرنیٹ کے نیٹ ورك کو فساد کے لئے استعمال کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالنے جارہے ہیں ، اورہم اس کے منفی اثرات کو بھی بیان کریں گے ، ساتھ ہی قارئین کے لئے غور وفکر کے گوشوں کو بھی اجاگر کریں گے۔ **۱ – تصاویر اور فحش فلمیں**

جو سائٹس تصاویر اورفلمیں خواہ اجرت لے کر یا فری دکھاتے ہیں ، وہ اس طرح پھیل چکے ہیں جیسے آگ سوکھی لکڑی میں پھیلتی ہے ،یہ سائٹس جنس پرستی ، شہوت انگیزی اور فحاشی کے دلدل میں اس حد تك پہنچ چکے ہیں ، وہاں تك تاریخ میں انسان کبھی نہیں پہنچ سکا ، اس سائٹس نے ساری حدوں کو پار کرگیا، تمام قید وبند کو توڑ ڈالا اور جنسی بازار میں بڑا ہی نفع بخش تجارت بن چکے ہیں ۔

فحش صفحات تك رسائی حاصل کرنے میں مالی فائدہ ۲۰۰۳ء میں تیں بلین ڈالر ہوا ، ایك کمپنی نے فحش صفحات کے زائرین کی تعداد کی سروے شروع کیا تو معلوم ہوا کہ بعض فحش صفحات کے یومیہ زائرین کی تعداد تین سو ہزار ہے ، صرف دوسال کے عرصے میں فحش کا ایك صفحہ زائرین کی تعداد ۳۳/ملیون ہے ، معلوم ہونا چاہئیے کہ صرف ایك سائٹ پر تین ہزار فحش تصویریں ہیں جن کو ایك بلین سےزائدبار دکھایا چکا ہے(۲۳) ۔

(۲۳) مجلة الأسرة، شماره:۱۳۷).

کیا ہم اخلاقی تباہ کاری اوراس کےفساد کے حجم کا اندازہ کرسکتے ہیں؟ جو اِن سائٹس نے برپا کئے ہیں ، اور جو صرف تصادیر دکھانے پر ااکتفانہیں کرتے ہیں ؛بلکہ فحش فلموں کو بھی دکھاتے ہیں ۔ اس میں عمروں کی تحدید نہیں ہے چھوٹے ، بڑے، بچے اور بوڑھے سب یکساں طور پر دیکھتے ہیں ۔ یہاں بعض سائٹس جنسی فلموں کے کاٹون کو پیش کرنے کے لئے مخصوص ہیں اور فساد پھیلانےاور انسانی وجود کو تباہ کرنےکےلئے کمر بستہ ہیں ۔

## ۲ – بات چیت کے فورمز

اس سے مراد انسانوں کے درمیان ثقافتی مواصلات کے فورمز ہے، مگر یہاں بھی شیاطین انسانوں

نے اس کے ایك حصہ کو رذیل چیزوں کو پھیلانے ، فحش فلموں اور تصاویر کے تبادلے اور جنسی سائٹس کے لئے خاص کرلیا ہے ۔

## ۳ ـ الکٹرانك مراسلات ومواصلات

ان شیاطین نے انسانوں کے درمیان باہم مواصلات و مراسلات کے مفید الکٹرانك کوبھی نہیں بخشا ، اور اس کو حرام تعلقات پیدا کرنے، فحش سائٹس کے تبادلے اوردوسرے لوگوں کو جنس کے دلدل میں اتارنے کے لئے استعمال کرنا شروع کردیا۔ اس کا سنگین پہلو یہ ہے کہ یہ فاسدمواد ایسے لوگوں تك پہونچانے میں اپنا رول ادا کرتے ہیں جو بیچارے انٹرنیٹ سے دلچسپی نہیں رکھتے ہیں اورنہ ہی ان کا اس سے زیادہ شغف ہے اور نہ ہی وہ اس چکر میں پڑنا چاہتے ہیں ۔ اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ انٹرنیٹ کو استعمال کرنے والے اس میں بہت سے رسائل ایسے پائیں گے کہ وہ انہیں مفید سائٹس کی طرف رہنمائی کرتے ہیں ؛ لیکن وہیں پر تباہ کن سائٹس یا تعارف کے متبادل رسائل اور تصاویر کے تبادلے کی سہولت موجود ہے ۔ کتنے المیہ ہم جنس نوجوانوں ، شادی شدہ مر د اور عورتوں کے درمیا ن پیش آچکے ہیں ، جس نے ان کے اخلاق کو تباہ وبرباد کیا ، ان کی عزت وناموس کو تارتارکیا، ان کی شرافت کو پراگند ہ کیا ،ان کے رازوں کو فاش کیااور ان کی مخفی چیزوں کو ظاہر کردیا۔تعارفی مراسلات اوردوستی کے باب میں کچھ لوگ شریف ، پاکدامن ، باعزت اور صحیح راستہ پر تھے ؛ لیکن چاٹ (Chat) میں داخلہ کے بعد ان مراسلاتی صفحات نے دھیرے دھیرے ان کوبھی ناجائز وحرام تعلقات کے شئیر کرنے میں پھنسا دیا ؛ جس کے وجہ سے ناقابل بیان کہانیاں رونما ہوئیں، افسوسنا ك

حادثات پیش آئے۔یہ سب کچھ محض تساہل .. فضول.. دوسروں کے ساتھ چلنے کی رغبت.. اور میٹھی گفتگو کے دھوکے میں آنے کی وجہ سے ہوا ۔

انٹرنیٹ کے نیٹ ورك کے استعمال کی وجہ سے جہاں اور منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں وہیں یہ بھی ہے کہ یہ نووارد کو آسانی سے شکار کرلیتا ہے ،یہ اس کے نمایاں خصوصیات میں سے ہے ؛ اس لئے سرے سے اس کا تجربہ کرنےکی غلطی نہ کریں تو بہتر ہوگا ، اور اگر کسی وجہ سے اس کا استعمال ناگزیر ہوجا ئے تو ضروری ہے کہ ذہن ودل کےسارے دروازےکھلے رکھیں ، اور سارے حواس کو بیدار رکھیں اور کافی احتیاط وچوکنا کے ساتھ استعمال کریں ۔

اس موقع سے اجمالی طور پرانٹر نیٹ کے منفی اثرات کا ذکر کردینا مناست معلوم ہوتا ہے ، قارئین ملاحظ فرمائیں !

۱ – اخلاقی انارکی اور جرائم کا دروازہ کھولنا ؛ اس لئے کہ فحش ادب تیز رفتار اور دلچسپ انداز میں جنسی اَوَر لوڈ کو ثابت کرتی ہے ، جو انسان کو کسی بھی طرح سے اس بے قرار گناہ سے فارغ ہونے کے لئے بڑی تیزی سے دھکا دیتا ہے ؛ پس معلوم ہوا کہ جنسی (Sex) جرائم اور فحش سائٹس کے مشاہدہ کے درمیان لازم ملزوم کا تعلق ہے ۔ ڈاکٹر مارشال کے ایك مقالہ میں لکھا ہے : ٦٨%فیصد اغوا کے جرائم کےمرتکبین نے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے نیٹ پر فحش چیزوں کا مشاہدہ کیا تھا ، اور آگے لکھا ہے کہ ان میں سے ٥٧%فیصد لوگوں نے ان مشاہدات میں جو کچھ دیکھا ان کو عملی جامہ بھی پہنایا ۔

۲ – اس فحش سائٹس کو بہ اصرار دیکھتے رہنے سے اور ا ن مواصلات کو تسلسل کے ساتھ استعمال

**کرنے کی وجہ سے جہاں انسانی عادات واطوار اور اخلاق وکردار پر بہت برے اثرات پڑتے ہیں، وہیں انسان کی دماغی، سماجی اور جسمانی صحت پر بھی منفی اثر پڑتا ہے ؛ پس خبردار ہوجائیں اورتعبّدی حقوق کو ادا کرنے میں تفریط سے باز آجائیں !**

**۳ – مسلسل حرام خواہشات اور غیر معمولی جنسی عمل میں پڑے رہنے سے اخلاقی ہلاکت و بربادی ہے ؛ کیونکہ جو شخص اس طرح کے سائٹس پر رہتا ہے اور دیکھتا ہے وہ اپنے آپ کو اس کو اسیر پائےگا ، اخلاقی گراوٹ وانحطاط کے ایك گڑھے سے نکل کر اس سے بدتر دوسرے گڑھے میں جا گرےگا؛ اس لئے کہ نفس کی سیرابی کبھی نہیں ہوتی، وہ برابر ذائقہ بدلتا رہےگا ، مختلف آئٹمس کی تلاش میں سرگرداں رہے گا اور دن گذرنے کے ساتھ اس کی شہوت کی لَومزید تیزسے تیز ہوتی رہے گی اگر اس نے اپنے نفس کولگام نہیں دیا اور اس نےتوبہ نہیں کی تو وہ اس کی تکمیل کے چکر میں برباد ہوتا رہے گا۔**

**۴ – اس گڑھے میں گرنے والے اور اس سےمتاثرین کا دائرہ بڑا وسیع وعریض ہے ، خاص طور پر بری صحبت اور انٹرنیٹ کیفے جو نوجوانوں اور قریب بہ جوانو ں کے لئے ہمہ وقت دروازہ کھولے رہتا ہے ، جو اپنے گھروں میں انٹرنیٹ استعمال نہیں کرسکتے وہ یہاں آکر شوق پورا کرتے ہیں ، ان لوگوں کے لئے انٹرنیٹ کیفے میں مبنی برگناہ سائٹس تك رسائی ممکن ہوگیا اور اپنے لئےتباہی کا سامان فراہم کرنا مشکل نہیں رہا ۔ اس کا ثبوت ان ناپاك سائٹس کا بڑہنا اور ان کے مشاہدین کی تعداد میں اضافہ ہونا ہے ۔**

بیشك یہ نیٹ ورك، اس کا دروازہ عصمت وعفت کو تار تار کرنے کےلئے ، اخلاق کو تباہ کرنے کے لئے ، اخلاقی اقدار کو نیست نابود کرنے کے لئے اور لوگوں کو ان کے رب اور دین سے دور کرنے کے لئے کشادہ اوربڑا ہے ، آدمی جب اپنے رب کے ساتھ جڑ کر نہ رہے اور اس نیٹ ورك کی ہلاکت ، دنیا کی رسوائی، آخرت کا عذاب، اورقیامت کے روز ذلت وفضیحت پر غور وفکر اور خوب تدبر کے بعد توبہ نہ کرے اور اللہ سے رجوع نہ ہو تو وہ عنقریب اس کا قیدی بن کر رہے گا، اس کے گناہ کا بوجھ اٹھائےگا اور اس کے تیر سے اپنے کو زخمی کرکےخود کو ہلاك کرےگا ۔اللہ تعالی کا فرمان عالی سچ ہے :

{يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ * وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا * يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا}[ النساء: ٢٦ - ٢٨]

" اللہ چاہتے ہیں کہ تمہارے لئے کھول کر بیان کر دیں ، تم کو تم سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں کے طریقہ کی رہنمائی کردیں ، اورتمہاری توبہ قبول فرمائیں اورخوب جاننے والے اورخوب حکمت والےہیں ۔ اللہ چاہتے ہیں کہ تم پرتوجہ فرمائیں اورجو لوگ خواہشا ت کے پیروہیں ، وہ چاہتے ہیں کہ تم درست راستہ سے بالکل ہی دور ہوجاؤ ۔ اللہ چاہتے ہیں کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کردیں اور انسان تو کمزور پیدا ہی کیا گیا ہے ۔"

# جدید ذرائع مواصلات

اللہ تعالی کا جتناشکر ادا کریں ، کم ہے ؛ کیونکہ اللہ تعا لی کا ہم انسانوں پر اتنے احسانات ہیں کہ ان کے شکریہ کا حق ادا نہیں کرسکتے ، ان کے احسانات و انعامات میں سے ایك نیا احسان وانعام یہ ہے کہ انسانوں کے درمیان مواصلات کی سہولت پیدا کردی ، جیساکہ معلوم ہے کہ اس کے پیچھے سماجی اقتصادی اورثقافی فائدے بہت ہیں ؛ لیکن جیسا کہ ہم نے اس سےپہلے " انٹرنیٹ " کے موضوع کے تحت بیان کرکے آچکے ہیں کہ شیاطین انس جنہیں جن شیاطین مدد کرتے ہیں ، وہ اس عظیم نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتے ہیں ؛ بلکہ وہ دوسری نعمتوں کی طرح اس نعمت کا بھی انکا ر کرتے ہیں اورخو د بھی ہلاك ہورہے ہیں اور پوری قوم کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں پہونچا رہے ہیں ؛ جس کی وجہ سے یہ نعمت سزا میں بدل جارہی ہے ۔

# فوٹو مواصلاتی آلات کے خراب استعمال کی صورتیں

**۱ – ٹیلیفون رکاوٹیں:** دونوں جنسوں میں سے بعض کچھ بے ترتیب نمبروں کےذریعہ ٹیلیفوں کے راستے میں کچھ شراکت داری کا سامنا کر تے ہیں ، بسا اوقات دوسری طرف سے بات کرنے والے سےتعلق اور دوستی قائم کرنے میں کامیابی مل جاتی ہے ۔

**۲ – دونوں جنسوں کے درمیان حرام دوستی :** موبائیل فون نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی جیب میں ہونا ان کوگھرکی ہر طرح نگرانی اور سختی سے آزاد کردیتا ہے ، وہ جس سے چاہے بات کر سکتا ہے، جس سے چاہے

فون پر ربط پیدا کرنا،کرسکتا ہے ، جس کی بات چاہے سننا، سن سکتا ہے ، ان دونوں کے لئے کوئی رکاوٹ ، یا کوئی پابندی ، اور کوئی نگرانی نہیں ؛ اسی وجہ سے بازوروں میں دونوں جنسوں کے درمیان ایك دوسرے سے فون نمبرات کا لین دین خوب ہوتا ہے ، اس میں کو ئی شك نہیں ہے کہ اس نے دونوں کے درمیان سے حیاء ، حجاب، جھجھك اور اخلاقی اصول وضوابط کو ختم کردیا ، حیرت کی بات یہ ہے کہ لڑکیاں ایك دوسرے کو جنس مخالف سے بات پر ا کساتی ہے ۔بات واضح ہے کہ جب معاملہ یہاں تك پہنچ چکاہے تو دونوں جنسوں کے در میان حرام دوستی ہمارے اسلامی معاشرے میں فساد برپا کرےگی اور تباہی وبربادی لائےگی ، جیسا کہ اس وقت ہم کھلے آسمان تلے اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ۔

۳ – **فون پیغامات** کا ارسال اور ان پیغامات میں جو غزل و عشق اور بےشرمی کے عبارتیں ہوتی ہیں وہ بڑی غضب ڈھاتی ہیں ۔

۴ – **بلو ٹوت(Blutoot)** :یہ ایك جدید ٹیکنالوجی ہے جو موبائیل کے ذریعہ تصاویر اور ویڈیو کلپس کی نقل و تبادلہ کی اجازت دیتی ہے ؛ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ مخرّب اخلاق کاذریعہ بن چکی ہے، خاص طور پر جب سے کیمرہ موبائیل فون آیا ، اس نے بچی کھچی کسر کو پوری کردی ۔

ایك رپورٹ جاری ہوئی ، جس میں ہے کہ ۱۲۰۰/عربین لڑکیا ں جن کی عمر۱۸سے ۲۵ کے درمیان ہے وہ " بلوٹوت اور لڑکیاں " کے عنوان سے جانی جاتی ہیں ، جس کے نتائج حسب ذیل ہیں :

**۸۲% فیصد بلوٹوت کو ہمیشہ ہینڈل کر رہی ہیں ، ۱۱%فیصد اس میں ابھی نئی ہیں ،جبکہ ٦٪فیصد بلوٹوت کو خیر باد کہہ چکی ہیں ، ۱% فیصد اس سے ناواقف ہیں ۔**

**۷۳% فیصد لڑکیاں نگرانی سے نہیں ڈرتی ہیں ۔**

**۸۵%فیصد لڑکیاں خیال کرتی ہیں کہ بلوٹوت دونوں جنسوں کے درمیان محفوظ تعارف کا ذریعہ ہے ۔**

**۹۹% فیصد لڑکیوں کا تصور ہے کہ بلوٹوت حرام معاشرت ، آبائی عادات وتقالید کی پابندیوں پر قدغن ہے، ایك مستشرق نے بلوٹوت اسکینڈلوں اور اس کی فحش فلموں کی بابت ایك خصوصی فورم پر ذکر کیا کہ خلیجی ممالك سے اس کے پاس جن لوگوں کے نام رجسٹرڈ ہیں ان کی تعداد بیس ہزار ہے ، فورم کے پیغامات ۷۰/ہزارسے زائدبلو ٹوت فائلوں پر پہنچ چکے ہیں اور نصف ملیون سے زائد جوابات اور حوالہ جات ہیں (۲۳)۔**

**اس بیکار آلہ کو استعمال کرنے والےذرا ٹھنڈے دل سےسوچیں ان کاعمل انہیں کہاں لے جائےگا؟ وہ اللہ تعالی کے اس ارشاد کو پڑھیں :**

{إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ}[النور:۱۹]

**"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری کا چرچا ہو ، یقینا ان کے لئے دنیا میں بھی اورآخرت میں بھی دردناك عذاب ہے اور اللہ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ".**

---

**(۲۳) دیکھئے:** البلوتوث، عادل بن عبد الله العبد الجادر)۔

**اورحدیث مصطفیﷺ کو سامنے رکھیں :"جوشخص گمراہی کی طرف بلائے اس پر اتناہی گناہ ہے جتنا کہ اس کی**

اتباع کر نے والے پر ہے کسی کے گناہوں میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جائےگا "(حدیث کا حوالہ گذر چکا ہے )۔

کیا ا ن لوگوں نے ایك سکنڈ کے لئے سوچا ، وہ کیا کررہے ہیں ؟ یہ فحش کلپس جن کو آپ دوسر وں کے پاس بھیج رہے ہیں ، اور ان کلپس کو کتنے لوگ لینے والے اور شیئر کرکے آگے بھیجنے والے ، اس طرح ان کوعام کرنے والوں کی تعداد زمانہ گذرنے کے ساتھ کئ گنا ہوجائےگی ، کل قیامت کے روزان سب کے گناہوں کا بوجھ آپ کی پشت پڑ ڈالا جائے گا ۔

## اخلاقی انحراف کے اسباب اورعفت کی راہ میں رکاوٹیں

## ۳ ۔ آزادی نسواں کی تحریك اوراخلاقی حدود کے باب میں اس کا کارنامہ

مسلم معاشرہ میں عورت کی بڑی اہمیت اور بڑا ہی اونچا مقام ہے ؛ چنا نچہ وہ بحیثیت ماں نسل کی پرورش کرتی ہے، بحیثیت بیوی مردکی زندگی کے مختلف میدانوں میں ساتھ دیتی ہے ، اس کا تعاون کرتی ہے اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی اور اس کے غم و تکلیف کو اپنا غم وتکلیف سمجھتی ہے ، بحیثیت بہن بھائی کا سپورٹر اور بہ خواہ ہوتی ہے اور بحیثیت بیٹی باپ پر ترس کھاتی ہے اور بڑی خدمت کرتی ہے ۔

دشمنان اسلام نے عورت کے اس حیثیت کو اچھی طرح پہچانا اور جانا ؛ ایك مستشرق ڈاکٹر مدروبیرغر کا بیان ہے: مسلم عورت اسلامی معاشرہ کی بڑی مقدس ہستی ہے ، اس حقیقت کے اعتراف کے باجود عورت کو

**بےحیائی اور فساد کی طر ف گھسیٹ کر لاتا ہے اور اس کے ساتھ کھیلواڑ کرتا ہے اور اسلام پر نقطہ چینی کرتا ہے .**

**اسی پس منظر میں عورت کی بابت مغربی مکر وفریب کے بعض مظاہرو مناظر درج ذیل شکلوں میں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں :**

**١ – شعروسخن ، قصص وکہانیاں ، افسانے و ناول اور گانے وگیت کی صورت میں عفت وپاکدامنی سے جنگ .**

**٢ – فلم اور مسلسل پردہ اور مذہبی منفی تصاویر کے ذریعہ پردہ سے جنگ .**

**٣ – لڑکیوں کی ایك بڑی تعدادکو رقص وسرور کی محفلوں کی زینت بنا کر پیش کرنےکا عمل ، اس میں باپردہ عورتوں کو شامل کرنے کی کوشش ، یا ان کو تقریب کےدوران پردہ سے دور کرنے کی ایك اور چال .**

**٤ – عربی اور اسلامی مکتبوں کو ایسے میگزین سے بھردینا جو مغربی لباس وپوشاك ، کلچر اور دوسرے مغربی موضوعات سے گفتگو کر تے ہوں ، اسی طرح خواتین کے عالمی تازہ ترین رجحانات پیش کرتے ہوں ، اس طرح کے بعض میگزین یہ ہیں :** نورا، سیدتی، الرشاقۃ، سمر، الحسناءوغیرہ **(٢٥).**

**٥ – غیر واضح رجحانات کی حامل عورتوں کی نئی انجمنیں قائم کرنا اور اس میں باپردہ عورتوں کو شامل کرنے کی کوشش کرنا تاکہ ان کو صحیح اسلامی دعوت کے راستے سے ہٹا یا جاسکے .**

**٦ – اسلامی اور عرب ملکوں میں حسن وجمال کا مقابلہ اور کامیاب ہونے**

**(٢٥) دیکھئے:** مجلة المجتمع، **شمارہ:** ٨٦٦**).**

والیوں کو مالی انعامات سے نوازا جانا ، اور اس جیسے پروگراموں کے ذریعہ مسلم عورتوں کے دل سے ایمان وتقوی کے لبادہ کو اتارنا ہے ، اور ان کو شیاطین انس وجن کے ہوائے نفس کے متبع بنانا مقصود ہے ۔

سب سے زیادہ سنگیں مسائل اور رجحان جس میں خواتین انحراف کا سبب بنتی ہیں ، وہ یہ ہیں :

## اول رجحان : مردوں کے ساتھ اختلاط اور دوستی

عورت کا سِنگار اس کا عفیف ہونا ، پاکدامن ہونا، باحیاء ہونا ، باپردہ ہونا اور ہر اعتبار سے محفوظ ہونا ہے ؛ اسی وجہ سے اسلام نےعورت کی تربیت کےذیل میں ان ہی بنیادی امور پر زور دیا ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ... وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [النور: ٣١]

"اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں ، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زیبائش کو ظاہر نہ کریں ، سوائے اس کے جو کھلا رہتا ہے ، اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال لیا کریں ، ہاں اپنے شوہروں پر ... نیز (زمین پر) اس طرح زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ بناؤ سنگار ظاہر ہوجائے اور اے ایمان والو! سب

**مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"**

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ... وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ}[الأحزاب: ٥٣]

**"اے ایمان والو! ...اور جب پیغمبرکی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو ، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔"**

**اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا :"میں نے اپنے بعد لوگوں میں مردوں کےلئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ نہیں چھوڑا "(٢٦).نیزاللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا :"جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز کسی (اجنبی) عورت سے تنہائی اختیار نہ کرے جبکہ اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ نہ ہو ؛ اس لئے کہ ان دونوں کے علاوہ تیسرا شیطان ہوتا ہے "(٢٧).**

**بلکہ مقدس جگہوں میں اور پاك افعال میں جیسے نماز میں ، اسلام نے عورتوں کی صفوں کے مردوں کی صفوں کے پیچھے رکھا ، بطور ترغیب وفضیلت کے فرمایا گیا کہ مردوں کے لئے پہلی صف محبوب پسندیدہ اور عورتوں کے لئے سب زیادہ محبوب پچھلی صف ہے ؛ پس جب عورت ان حدود سے باہر جائےگی تو وہ اپنےپردہ کو پامال کرےگی،**

**(٢٦) بخاری ، حدیث :٥٠٩٦، مسلم ، حدیث : ٢٧٤٠، عن أسامة بن زید ؓ ) .**

**(٢٧) مسند احمد:٣/ ٣٣٩،** عن جابر بن عبد الله ؓ، شیخ البانی ؒ **نے اس حدیث کو اپنی کتاب "** الإرواء **" میں صحیح قرار دیا ہے ".**

اور معاشرہ کو ہلاکت وبربادی کی طرف لے جانا شروع کردےگی ؛ اسی لئے مرد وعورت کے اختلاط کی حوصلہ افزائی کرنا دشمنان اسلام کی سازشوں کا ایك حصہ ہے ۔

ڈاکٹر مصطفی محمود نے ذکر کیا ہے کہ موساد اسرائلی نے آج سے بہت پہلے عرب اورمسلم نوجوانوں کو اختلاط کے سمندرمیں ڈبونے کے لئے منصوبہ بنایا تھا اور ایسی تباہ کن فلموں کی ترویج کی پلاننگ کی تھی ، جو احساسات کو گدگدائے ، اور نوجوانوں کو صرف خواہشات کی دنیا میں محصور کرکے رکھ دے اور وہ اس دنیا میں کچھ اس طرح مگن رہیں کہ خواہشات نفس کی سیرابی کےسوا کچھ او ر سو چنے کے لئے تیار نہ ہوں۔

بڑے افسوس کی بات ہےکہ ہمارے معاشرے میں اختلاط کی بہت ساری صورتیں مروج ہیں ، نمونہ کے طور پر بعض صورتیں پیش خدمت ہیں :

## ۱ – دوستوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں اختلاط:

گھر کی کنواری لڑکیاں اورشادی شدہ عورتیں اجنبی مردوں کے ساتھ یہ کہتے ہوئے بیٹھتی ہیں کے ہمارے شوہر کے دوست ہیں یا ہمارے فلاں رشتہ دار کے دوست ہیں ، یا یہ ماموں زاد، یا پھوپھازاد ، یا چچا زاد یا فلاں قرابتدار ہیں ، یا میرے قبیلہ یا میرے کنبہ یا میری فیملی کے لوگ ہیں ، اف تو یہ ہے کہ ان لوگوں کے سامنے بن سنور کر اور خوب زیب و زینت کے ساتھ تشریف فر ما ہوتی ہیں ، حیرت یہ ہے کہ تقریبا یہ ہرکسی کو قابل قبول ہے ؛ بلکہ کہنا چاہیئے کہ یہ ایك عرف فاسد بن چکا ہے ۔ صورت حال یہ ہے کہ کبھی کبھار اس عتمار و بھروسہ اور عدم تکلف کی وجہ سے تنہائی بھی ہوجاتی ہے ، اور

آپ کو معلوم ہے کہ جب مرد اور عورت کے درمیان خلوت ہوتی ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے ۔ ایك اور افسوس کی بات ہے کہ ان دوستیوں اور قرابتداروں کے مباحات میں مصافحہ اور ملامست (جسمانی ا عضاء ایك دوسرےسے مس ہونا ) ہے ، اس اختلاط کی وجہ سے نہ جانے کتنے گناہ سرزد ہوئےہیں ، کتنی عزتیں پلید ہوئیں اورکتنےخاندان برباد ہوئے ؟

## ۲ – کام کی جگہوں پر اختلاط :

دوستی وصداقت کے سائے میں اور ملازمت کے بہانے اور دوسرے کاموں کے لئے عورت مرد کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروع کرتی ہے، اس کے بعد د ن کے گذرنے کے ساتھ دونوں کے درمیان ذاتی زندگی کے تعلق سے گفتگو کا آغاز ہوتا ہے ، پھر ہونٹوں پر مسکراہٹ اور ہنسی اور نرم و نازك میٹھی گفتگو اور آنکھوں کےاشارے کا تبادلہ ہوتا ہے ، پھر کچھ دنوں کے بعد تحفے تحائف اور ہدیوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے ، وقت گذرنے کےساتھ دونوں کے دلوں میں ایك دوسر کے لئے جگہ بننی شروع ہوجاتی ہے، اورمحبت کی چنگاری آگ بننا چاہتی ہے؛ اس لئے آفس سے باہر ملاقات شروع ہوتی ہے ، ابتداءمیں کبھی کبھار چائے خانوں میں چائےنوشی اور ہوٹلوں میں کھانے کا اتفاق ہوتا ہے ، مزید معاملہ آگے بڑھتے ہوئے ایك دوسرے کے گھر آنا جانا شروع ہوجاتاہے اور ملاقاتوں کا سلسلہ بندھ جاتا ہے ، اس کے بعد چاند وسورج طلوع وغروب ہونے اور دن ورات گذرنے کے ساتھ ساتھ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ، توں توں دونوں کے درمیان محبت جڑ پکڑ تی جاتی ، پھر ایك ایسا وقت آتا ہے کہ دونوں

کے درمیان سارے حجابات اورتکلفات کے پردے اٹھ جاتے ہیں اور شیطان کے منشا کی تکمیل ہوجاتی ہے ..!!
یہ اس کے سوا ہے جو کہ آفسوں اورکام کی جگہوں پر بھی کبھی کبھار گناہ سے بھر پور تعلقات کا ظہور ہوجاتا ہے .

عورت شرمیلی باحیاء اورپردہ والی پیدائشی واقع ہوئی ہے ؛ لیکن عجیب بات ہے کہ جتنی وہ شرمیلی اورباحیاء ہے جب وہ حیاء کا لبادہ اتار دیتی ہےتو وہ اپنی ذات کو بالکل مباح کردیتی ہے ؛ کیونکہ اس کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی بے حیاء نہیں ہوتی . اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہر عمل کا تعلق گناہ اور زنا پر جاکر ختم ہوتا ہے - اللہ کی پناہ - البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ ایك موثر فعّال متحرك سبب اس کا ہے ، خاص طور پر وہ عورت جو تقوی اور پاکدامنی کا منہ نہ دیکھی ہو . اس کی ایك زندہ مثال ملاحظہ ہو ، یہ مثال آپ کو بتائےگی کہ بعض مرتبہ ادنی بے احتیاطی کی وجہ سے وہ حادثہ رونما ہوجاتا ہے جو انسان کے حاشیہ ذھن میں بھی نہیں ہوتا ہے ، اورنہ وہ سوچ سکتا ہے کہ کیا ایسا ہوسکتا ہے ؟

مصیبت کا مارا ایك انسان کا بیا ن ہے)٢٨( میری شادی کے دوسا ل کے بعد میری بیوی نے مجھ سے اصرار کیا کہ میں کچھ کام کرنا چاہتی ہوں ؛ تاکہ ہم لوگ خوش حال اور فراخی کی زندگی گذار سکیں ، میں نے شروع میں انکار کیا ، پھر میں راضی ہوگیا ، اس نے دمشق کے ایك ادارہ میں معمولی تنخواہ پرکام شروع کیا ، ایك سال کے بعد اس کو گھمنڈ آگیا اور اس کا غرور سرچڑھ کر بولنے لگا ، اور وہ وزارت یا حکومتی ادارے میں کام کرنے کا مطالبہ کرنے لگی ، میں چونکہ اس کے اخلاق سے مطمئن تھا ، اس کو بھی اپنی شرافت وکرامت پر کلی اعتماد تھا ، اور چونکہ وہ ایك بچہ کی ماں بھی تھی ؛ اس

**لئے میں راضی ہوگیا اور ہاں میں ہاں بھردی ، ملازمت مل گئی ، کام شروع کردیا ، ابھی زیادہ عرصہ بھی نہیں گذرا ؛ بلکہ گنتی کے چند مہینے گذرے ہونگے کہ سنگین المیہ پیش آگیا ، میرے حاشیہ خیال میں نہیں تھا کہ ایسا ہوسکتا ہے ، وہ المیہ کیا تھا ؟**

**(۲۸) دیکھئے:** المرأة بين الفقه والقانون للدكتورمصطفى السباعي.

**سنئے ! بیوی اپنی ملازمت کے فرینڈ کے ساتھ فرار ہوگئی، اس کے فرینڈ نے اپنی شہد جیسی میٹھی گفتگو کے ذریعہ اس کے ہوش کو اڑادیا ، اوروہ اس کے جھانسے میں آگئی اور وہ مرد اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا .**

**اس کے ساتھ چند رات ودن فرار رہی ؛ تاکہ وہ اس شوہر سے الگ ہوجائے جس نے اس پر بھر وسہ کیا تھا ، وہ پرسکون خاندان پر نازل ہولناك تباہی کے سامنے حواس با ختہ رہے ، اس نے اپنے کم سن معصوم بچہ کی پرواہ نہیں کی جو اس عمر میں ماں کی شفقت کا بےحد محتاج ہوتا ہے ، اس کو اپنے سیاہ انجام کی فکر نہیں رہی، جو اس کے خوفناك عمل کی وجہ سےاس کے انتظار میں تھا . بہرحال بیوی گھرسے بھا گ گئی؛ تاکہ وہ ایك جوان کے باہوں میں دنیاوی زندگی کا لطف اٹھائے ، اس نے چاہا کہ اپنے شیطان دوست کے پہلو میں سستی شہوت کا مزہ اڑائے ، اس نے حقیقت میں گھر ، شوہر اور بچہ کے ساتھ دنیا کی لذیذ ترین پاکیزہ اور بلند اقدار والی زندگی کے لطف سے محروم ہوگئی،اس کو نہیں معلو م کہ جو عورت اپنے مقدس آشیانہ سے نکل کر بھاك جاتی ہے تو وہ عورت طوائف دل ، نہایت گندہ ذہن اورتباہ کن اخلاق وکردارکی علمبردارہوتی ہے .**

**مخلوط عمل کے نقصانات پر ٹھوس دلائل وثبوت یہ ہیں جو" لین فارلی" نے اپنی کتا ب "** الابتزاز الجنسي" **میں درج ذیل حقائق پیش کی ہیں ، وہ لکھتی ہیں (ماخوذ از کتاب** المرأة.. ماذا بعد السقوط؟ بدرية العزاز**): میں نے اقوام متحدہ میں (۸۷۵)ورکنگ سکریٹریز خواتین سے جنسی تسلسل کے بارے میں استفسار کیا ، تو ان میں سے ۵۰% فیصد نےجواب دیا کہ ہم لوگ جنسی ہراسانی اور جنسی زیادتیوں کا نشانہ بن چکی ہیں ۔**

**۳۳۳ /پولیس خواتین سے استفسار کیا گیا ، تو ان میں سے ۵۰% فیصد نے جواب دیا کہ وہ اپنے سے اونچے عہدیدار مردوں کی طرف سے جنسی ظلم زیادتی کا نشانہ بن چکی ہیں ، ہم میں جو اس گناہ کے لئے راضی نہیں ہوئی تو اسے مختلف قسم کی سزاؤں سے دوچار ہونا پڑا ۔**

**امریکی یونیورسیٹی "کورفیل" کے ایك سروے میں ہے سول سروس خواتین ورکرزمیں سے ۷۰%فیصد خواتین یا تو جنسی ہراسانی کی شکار ہوئیں ، یا وہ جنسی زیادتیوں سے دو چار ہوئیں(۲۹)۔**

## ۳ – تعلیم گاہوں اور کلاسوں میں اختلاط:

**وہ لوگ کہتے ہیں کہ کلاسوں ، لائبریوں اور تحقیقاتی اداروں میں مطالعہ اور پڑھائی کی نشستوں میں اختلاط، بامعنی اورمقصد سازی اختلاط ہے ۔ یہ علامات(Logos) دو وجہوں سے محض باطل دعوے ہیں ، اور وہ دو وجہیں یہ ہیں :**

**پہلی وجہ :اس میں انسان کے اندر اللہ تعالی کی طرف سےودیعت کردہ فطرت سے واضح ٹکڑاؤ ہے ، اللہ تعالی نے مرد وعورت دونوں جنسوں کے درمیان فطری**

طور پرکشش رکھی ہے ، مرد کا عورت کی طرف میلان ہونا اور عورت کا مرد کی طرف جھکاؤ ہونا قانون الہی اور اللہ کی حکمت کا تقاضا ہے ، پھر ہم کیسے مطمئن ہوسکتے ہیں کہ وہ شرعی حدود سے تجاوز نہیں کریں گے اور ہم کیسے تسلیم کرسکتے ہیں کہ دونوں کے درمیان کشش نہیں ہونگی اور وہ گناہ میں مبتلا ہونے سے بچ جائیں گے ؟ خاص طور پر وہ نوجوان جو

(۲۹) مجلة المجتمع،شماره:۱۸۴۳ .

پرجوش جذبات وخواہشات کے ساتھ چلتے ہیں .غور و فکر کا مقام ہے کہ وہ مغربی معاشرے میں جہاں فتنہ کو دعوت دی جاتی ہے اور جنسی خواہشات کو مختلف ناموں سے برانگیختہ کیا جاتا ہے ،بھلا اختلاط کی صورت میں کیسے عزت و ناموس کے بارے میں امن وامان اور محفوظ رہنے کا سوچا جاسکتا ہے ؟ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں پاکیزہ سیرت مردوں (وہ ہیں حضرات صحابہؓ) اور پاکیزہ سیرت عورتوں ( حضرات عام صحابیات ؓ اور امہات المومنین ازواج مطہرات ؓ) کے بارے میں ارشاد فرمایا :

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ... وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ}[الأحزاب:۵۳]

"اے ایمان والو! ...اور جب پیغمبرکی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو ، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔"

ایك لیڈی مغربی ڈاکٹر مراریونفقالت حقیقت کا اعتراف کرتی ہے اور ڈنك ِ کے چوٹ پر ببانگ دہل کہتی ہیں : میں سمجھتی ہوں کہ ممکن نہیں ہے کہ مرد وعورت دونوں ایك ساتھ ایك لمبے وقت تك رہیں اور وہ

شہوت سے خالی دونوں کے درمیان تعلق رہے ، میں ان میں ذکی طالبات سے سوال کرتی ہوں ایسا کیسے ممکن ہوسکتا ہے ؟ یعنی گنا ہ میں مبتلا نہ ہوسکے ، تو وہ لڑکی یہ کہتے ہوئے جواب دیتی ہے : " میں اپنے نفس پر کنٹرول نہیں کرسکتی"(۳۰)۔

(۳۰) المرأة.. ماذا بعد السقوط؟ بدرية العزاز۔

دوسری وجہ : تجربات اور واقعات شاہد ہیں کہ مذکورہ بالا نظریہ نا کا م ہوچکا ہے، بلکہ اس کا الٹا ہو رہا ہے کہ پڑھائی کے علاوہ سب کچھ ہورہا ہے ، کیا ہمارےلئے مغرب کی موجودہ صورت حال سمجھنےکے لئے کافی نہیں ؟ "اوریغون" یونیورسیٹی کے عائلی حیات کے ایك استاذ جو مستقل۳۰/سال طلبہ اور طالبات کے ساتھ وقت گذارا ہے ، ان کا کام طلبہ اور طالبات کے مشکلات اور ان کے جنسی تجربات کا جاننا تھا ، اس سلسلہ میں انہوں نے کچھ نتائج اخذ کئے ہیں اور اپنی تحقیقات مرتب کی ہیں ، وہ آپ قارئین کی خدمت میں پیش ہیں :

۱ – یونیورسیٹی کے طلبہ اور طالبات کے پاس جنسی(Saxual) امور کے بارے میں " اخلاقی ضابطہ ومعیار" کے تعلق سے کوئی فکر واضح نہیں ہے ۔

۲ – جنسی عمل کا تناسب ان کے درمیان بہت زیادہ ہے اور مسلسل بڑھ ہی رہا ہے ۔

۳ – ہر نوجوان لڑکا اور لڑکی اپنے طور پر ایك مدت مقرر کرلیتے ہیں کہ ہم دونوں کے درمیان اتنی مدت تك جنسی تعقات رہیں گے، اس میں وہ ان مبادی واصول کے پابند نہیں ہوتے ہیں جو قدیم معاشرہ نے مقرر کئے ہیں یا پہلے سے مقرر چلے آرہے ہیں(۳۱)۔ کویت سماج میں اس رجحان کے طول وعرض کو محسوس کرنےکے لئے ہم ایك

**رپورٹ کی طرف اشارہ کرتے ہیں ، جو ۱۹۸۵ء میں ( ۳۷۳۹ ) جوان لڑکے اور لڑکیوں کا جائزہ لینےکے بعد تیار کئی گئی ہے، اس میں ذکر ہے کہ اُن کویتی اور غیر کویتی نوجوانوں کا تناسب ۵۱% اور ۲۵% فیصد ہے جو دوسرے جنس مخالف کے ساتھ تعلق پید ا**

(۳۱) الزنی، دندل جبر۔

**کرنے کی کوشش کررہے ہیں ، جن میں مرد جنس کی تعداد ۴۰% فیصد ہے ، اور عورت جنس کی تعداد ۴۱%فیصد ہے یہ بڑا تناسب ہے(۳۲)۔ جہاں تك مغربی معاشرے کی بات ہے تو اس کے یہ بولتے ہوئے حقائق ہیں :**

**جیسا کہ "**جريدة الأحد**" لبنان ، شمارہ(۶۵۰)نے نقل کیا ہے : سال گذشتہ کی اعداد وشمار بتاتی ہے کہ بچیوں نے جن کی عمریں بیس سال سے اوپر نہیں ہیں ،(۱۲۰) غیر قانونی بچوں کو جنم دیا ہے، ان بچیوں میں سے اکثر کا تعلق یونیورسیٹیوں اور کالیجس کی طالبات سے ہے ۔**

**سماجی مربّی خاتون (مرغریت سمیث)کی گفتگو کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے ، وہ کہتی ہیں :طالبہ اپنے فیوچر کے بارے میں کچھ نہیں سوچتی ہے اور اپنے انجام سے بے خبر ہوتی ہے ، وہ جذباتی ہوتی ہے ، اپنے جذبات سے کھیلتی ہے اور ان وسائل کے بارے میں متفکر رہتی ہےجو اس کے جذبات کا ساتھ دےسکیں اور اس کا معاون ثابت ہوسکیں ۔ ۶۰%فیصد طالبات اپنے امتحانات میں ناکام ہوتی ہیں ، اس کی وجہ کچھ نہیں ہے سوائے اس کے وہ پڑھتی نہیں ہیں ، وہ اپنے اسباق اور مستقبل سے زیادہ جنس(Sax) کی بارے میں متفکر رہتی ہیں ، ان میں سے ۱۰% فیصد گورنر بنی ہوئی ہیں(۳۳)۔**

**ڈاکٹر مصطفی محمود باپوں سے مخاطب ہیں : " بیشك اکثر باپ اپنے چھوٹے بچوں کو مخلوط نظام تعلیم والے اسکولوں میں بھیجنے کو ترجیح دیتے ہیں ، ان کا استدلال یا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بچپن سے دو جنس ایك دوسرے سے قریب ہوں تاکہ وہ بچپن ہی**

(۳۲) الشباب في الكويت، الدراسة الثانية، جهاز الدراسات و البحوث الاستشارية، الديوان الأميري۔ (۳۳) إلى كل أب غيور، عبد الله علوان۔

**سے ایك دوسرے سے مانوس رہیں ، اوربعض تر بیتی چیزوں سے روشناس ہوسکیں اور کچھ ایسی چیزوں کی شناخت کریں جو مستقبل میں ان پر اثر ڈالتے ہیں اور ان کی بیماریوں کو ختم کرتی ہیں "۔یہ بھول جاتے ہیں کہ اسلامی تربیت کے اصول ومبادیات میں سے ہے کہ سن بلوغ سے پہلے دونوں جنسوں کو الگ کردئیے جائیں ؛ تاکہ بیٹے اور بیٹیو ں کے تعلق سے تباہ کن اثرات ونتائج سے بچا جاسکے(۳۴)۔مجلة الشقاق،شمارہ:٦١، ستمبر ۲۰۰۲ء میں ایك رپورٹ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ، یہ رپورٹ بریطانیہ کے ایك سرکاری ادارہ نے تیار کی ہے ، اس میں لکھا ہے کہ جولائی ۲۰۰۲ء میں(۲۹۵۳)غیر مخلوط ہائی اسکول کے طلبہ اور طالبات کا تعلیمی ر یکارڈ بہت اچھا رہا ،جیسا کہ۲۰۰۱ء کے بریطانی نتائج امتحانات کے تجزیہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بیس ممتاز نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ کا تعلق غیر مخلوط تعلیمی اسکولوں سے تھے ۔**

**ایك امریکی جائزہ نے ثابت کیا ہے کہ ۸۰%فیصد امریکی خیال کرتے ہیں کہ نوجوانوں میں اخلاقی اقدار کی گراوٹ کے اسباب کاانحصار بدلتے ہوئے معاشرے کے حالات ہیں، جو گذشتہ تیس سال کے درمیان کھلی ہوئی**

آزادی کے سبب معاشرے میں تبدیلی آئی ہے ۔ اوراسی رپورٹ میں کہا گیا کہ ۸۷%فیصد مطالعہ کے نمونے سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر تاریخ کا پہیّہ دوبارہ لوٹ کرآجائے تو ہم دونوں جنسوں کے درمیان مساوات کے مطالبہ کو ریاستہائے متحدہ کے خلاف ایك سماجی سازش سمجھیں گے(۳۵)۔

دلچسپ حقائق کے پیش نظر امریکی صدر بوش کے انتظامیہ نے ۸/ مئی ۲۰۰۲ء میں تعلیمی سال کے حالات کی اصلاح کے لئے ایك قانونی پروجیکٹ کا اعلان کیا

(۳۴) مجلة الشقاق،شماره:٦١، ستمبر ۲۰۰۲ء. (۳۵) مجلة المجتمع، شماره:۱۸۴۳) ۔

،نیز غیر مخلوط تعلیمی اسکولوں اور غیر مخلوط کلاسوں کوتقویت پہونچانے اور متحدہ حکومت کی طرف سے ان جدوجہد اور کوششوں کو مالی تعاون کرنے کا اعلان کیا ۔

## ۴ – بازاوں اور تفریگاہوں میں اختلاط:

تفریح اور ہنسی مذاق کے ماحول میں کچھ نوجوان لوگ لڑکیوں پر جھاڑی پھینکنے کی خوشی کے پیچھے گھومتے ہیں ،یہ ایك سنگین رجحان ہے، یہ زود تعارفی ر جحان ہے ، جس میں شاطر نوجوان اپنا شاطرانہ جال راستہ چلتے مسکین لڑکی پر پھینکتا ہے ، وہ پہلی باراس صورت حال سے دوچار ہوتی ہے ، وہ کبھی تو ایك قدم آگے بڑھتی ہے اور کبھی ایك قدم پیچھے ہٹتی ہے، بڑے تذبذب کا شکار رہتی ہے ، سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ کیا کرے؛ لیکن شیطانی اوہام اور شہد بھری میٹھی گفتگو فیصلہ لینے میں زیادہ وقت ضائع ہونے نہیں دیتی ہے اور وہ لڑکی اِس نوجوان کا شکار ہوجاتی ہے اس طور پر کہ اس کی قسمت پھوٹی ہوتی ہے ، تب ہی تو وہ فاسد صحبت پاتی ہے ؛ جس کی وجہ سے وہ قدم آگے بڑھاتی

ہے ، اور بری صحبت اس کی اس میں حوصلہ بڑھاتی ہے .. فون پر بات شروع ہوتی ہے ، پھرکسی خاص جگہ پر دونوں کی ملاقات طے ہو تی ہے ، ملاقات ہوتی ہے ، محبت و پیارکی بڑی رسیلی بات ہوتی ہے ، یہ ملاقات کیا ہوتی ہے کہ لڑکی پر بڑی آفت اور تباہی آتی ہے اور وہ اپنی بربادی کے پیچھے چل پڑتی ہے .

یہ بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ تفریحی مقامات کا ماحول شر ور وفتن سے محفوظ ہوں ، اور یہ بڑی اچھی بات ہےکہ کچھ تفریحی مقامات پر اس بات کا نظم ہے کہ کچھ ایام فیملی والوں کے لئے مخصوص ہوتے ہیں ، ان ایام میں دوسرے نوجوان نہیں آسکتے ، اور کچھ ایام نوجوانوں کے لئے مختص ہوتے ہیں جن دنوں میں فیملی والے اپنی فیملی کو لے کروہاں نہیں آسکتے . نوجوانوں کے لئے اس فیصلہ کے بارے میں کچھ لوگوں کی غلطیوں کو نہیں سنناچاہئیے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کوئی سنجیدہ غیرتمند نوجوان پسند کرےگا کہ کوئی نوجوان تفریگاہ میں داخل ہو ؛ تاکہ اس کی بہن کو یا اس کی ماں کو ریورس کرے.بعض اسلامی ممالك میں عورتوں کے لئے علیحدہ مخصوص بازار ہیں جہاں بیچنے والے ، کام کرنے والے اوردیگر ملازمین سب کے سب عورتیں ہی ہیں ، یہ بہت بہتر ہے. یہ بھی اچھی چیز ہے کہ کچھ طلبہ یونین اور انجمنیں ماس سفر میں اوران تفریحی پروگراموں کی تیاری میں ساتھ میں محرم رشتہ داروں کے ہونے کی شرط لگاتے ہیں؛ تاکہ تفریحی مقاصد بھی حاصل ہوں اور عزت و ناموس اور عفت و عصمت پر آنچ بھی نہ آنے پائے .

## ۵ – کھیلوں اور مقابلوں میں اختلاط :

کسی کے دل میں یہ خیال بھی نہ آیا ہوگا کہ یہ کھیل کود ، ورزش اور مقابلوں کا انوکھا طریقہ ہمارے معاشرے میں آ گھسے گا ؟ بہر حال جو ہونا تھا ،ہوا ، اس وقت صورت حال یہ ہے کہ بہت سےایسے کھیل اور مقابلے مروج ہو چکے ہیں ، جن میں لڑکے اور لڑکیاں برابر کے شریك ہو رہے ہیں جیسے والی بال ، باسکٹ بال ، دوڑ کا مقابلہ ، اور بسا اوقات شارٹس میں ملبوس ایك کھیل میں لڑکیاں بھی ظاہر ہوتی ہیں ۔ نیز افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ بعض مردہ ضمیر انسان ، جن کی غیرت مردہ ہوچکی ہے ، وہ نہیں چاہتے ہیں کہ یہ ملك پاك صاف ، عفیف اور حجاب میں رہے ، وہ قومی تقریبات اور ایك قومیت اور ایك خاندانی روح سے استدلا ل کرتے ہوئے اصرار کرتے ہیں کہ سب عورتیں باہر بے پردہ نکلیں ۔ بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ کویت کی وزارت نے ۳/۳/ ۱۹۸۸ء میں قومی عید کے موقع سے مخلوط ریاضی جشن کا نظم کیا تھا ، جس میں نوجوان لڑکیاں کھیل کے لباس میں ٹی وی اسکریں پر آئی تھیں ، کون اس کا تصور کرسکتا تھا ؟

آخری با ت ،ان مظاہر ومناظر اور غلط رجحانات پر سکوت نے مزید ان کو حوصلہ افزائی بخشا اور ان کو مزید خوفناك سے خوفناك اور اخلاقی تباہ کن شکل میں آگے بڑھنے کا موقع فراہم کیا جس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں :

ہر نوجوان مرد لڑکیوں کا پہچاننا آسان ہوگیا ۔

عام معمول بن گیا کہ لڑکیاں اپنے گھروں سے باہر بغیر کسی رو ك ٹھوك اور نگراں کےنکل رہی ہیں اور بے محابہ پھِر رہی ہیں اور جس سے جی چاہے مل رہی ہیں ۔

**اپارٹمنٹ اور ایسی سیاہ جگہوں پر ملاقاتیں ہورہی ہیں جہاں انڈر ورلڈ(Underworld) کا مشق کیا گیا تھا ۔**

**آخر میں اپنی بات کو فاضل خاتون رائٹر عائشہ عبد اللہ جاسم کی بات پر ختم کرنا چاہتا ہوں ، وہ اپنی کتاب "**فلنكن صرحاء يا دعاة الاختلاط**" بڑی غیرت ایمانی اور اسلامی جذبات کےساتھ لکھتی ہیں :"جہاں تك ہمارے ملك میں اختلاط کے حامی و داعی لوگوں کی بات ہے تو وہ چاہتے ہیں کہ مسلم عورت کو آ ہستہ آہستہ گھسیٹ کر فساد اور اتاہ کنڈ گڑھے میں گرادیں ، وہ چاہتے ہیں کہ مسلم عورت کی شخصیت کو مٹا دیں اور اس کو بجھا دیں ، وہ کوشش کر رہے ہیں کہ مسلم معاشرہ سے امن و سکون ، طمانینت قلب اوراستقرار کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکیں ۔**

**کون ہے جو ہمارے ملك میں فساد مچانے کی سازشیں رچ رہا ہے ، ہمارے ملك کی تخریب کی کوشش کر رہا ہے اور مغربیت کے رنگ میں ڈھالنے کی سعی کر رہا ہے ؟ یہاں بعض یونیورسیٹیوں میں کچھ گھٹیا سوچ کے ذمہ داران لوگ ہیں ، جو طلبہ اور طالبات کے ذہن و دماغ میں اختلاط کا بیج بو رہے ہیں، جب کسی متعین بلڈنگ میں یا کسی مخصوص ادارہ میں اختلاط کا واقعہ پیش آتا ہے تو وہ لوگ منصوبہ بندی کے نتائج لفافہ کرنے لگتے ہیں اور اپنی قوموں پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں :"اختلاط قطعی ہے " ، کبھی کہتے ہیں :" اختلاط ضروری ہے" ۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسلمان ہیں ، پوری سچائی کے ساتھ آپ لوگوں کو اپنی فائلوں کی مراجعت کی دعوت دیتے ہیں ، اپنے دعووں پر نظر ثانی کیجئے ، اگر آپ لوگ اپنے تصورات ونظریات کے اعتبار سے اسلامی بننا نہیں چاہتے ہیں تو علمی لوگ تو ضرور ہیں ، عنقریب**

معلوم ہوجائےگا کہ یہ نظریہ مغربی پیدار ، سیکولر مواد، سامراجیت برآمد یہودانہ فروغ ہے ۔

مغربی لوگوں نے خیال کیا کہ اختلاط عنقریب قوموں کی آزادی اور ترقی کا باعث ہوگا ؛ لیکن وقت گذرنے کے ساتھ اس کے برعکس ثابت ہوا ، ان لوگوں کے سامنےعیاں ہوگئی کہ اختلاط ایك مطمئن سماجی تسلی بخش رجحان ہے؛ پس یہ لوگ چیخ وپکار کرنے لگے ، شرمندگی وندامت اور خطرہ وتباہی کا احساس ہونے لگا ؛ لیکن کف افسوس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے ؛ اس لئے کہ وقت ہاتھ سے جاچکا تھا ۔

ا یك انگریز رائٹر خاتون " لادیکول" کا بیان ہے: اختلاط جس سے مرد خوش ہوتے ہیں ،مانوس ہوتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں ؛ اسی وجہ سے عورت اپنے مخالف فطرت کی حریص ہوتی ہے ۔ جتنا زیادہ اختلاط ہوگا اتنا ہی حرام اولاد پیدا ہونگی ،یہ سب سے بڑی آفت ہے ۔ ڈاکٹر ایدلیین کہتے ہیں : امریکا میں عائلی بحران اور سماج میں کثرت جرائم کا سبب یہ ہے کہ بیوی نے خاندانی آمدنی بڑھانے کے لئے گھر چھوڑا ، اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ آمدنی تو بڑھ گئی لیکن اخلاق کا معیار گھٹ گیا!! پس اختلاط کے داعی اور حامی لوگ کہا ں ہیں ،کیا انہیں یہ ثابت و ٹھوس حقائق دِکھ نہیں رہے ہیں ؟

ہم اپنے ملك کے مخلص ذمہ داروں اور دین کے غیرت مند لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اِس تباہ کن رجحان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اِس نظریہ کو مزید آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے کمربستہ ہوجائیں ، یہ ملك ان لوگوں کے کندھوں پر امانت ہے ، چاہئیے کہ وہ اس امانت کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈریں ، اور ہر وہ ذمہ دار اچھی طرح سن لیں اور خوب اچھی طرح جان لیں

، جو اختلاط کی ترویج میں حصہ لے رہے ہیں ، یا اس کی حمایت میں کھڑے ہیں ، کل قیامت کے روز ہر وہ المیہ یا گناہ جو اس اختلاط کے نتیجہ میں زمین پر ہوگا ، اس کا وہ ذمہ دار ہونگے ، اس کا بوجھ ان کے سر ہوگا ، اور وہ اللہ تعالی کے سامنے اس کے بارے میں جواب دہ ہو نگے ۔ اللہ تعالی ایسے لوگوں صحیح سمجھ عطا فرمائے ۔

## دوسرا رجحان : بے حیائی وبے پردگی

یہ اختلاط کے رجحان کا قرینہ ہے ؛ بلکہ انحراف کو رواج دینے اور انحراف میں مزید اضافہ ہونے کے مؤثر اور بڑے محرکات میں سے ہے ۔ تبرّج (بے حیائی وبے پردگی) اللہ تعالی کے حکم پردہ ، حجاب ، ستر اور عزت وناموس کی حفاظت کی مخالفت کو کہتے ہیں ، جس کا حکم عورت کو دیا گیا ہے ؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ... وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ}[الأحزاب: ٥٣]

"اے ایمان والو! ...اور جب پیغمبرکی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو ، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔"

لیکن تبرّج کے حامی وداعی اللہ کو چھوڑ کے اپنے نفس کو معبود بنا رکھا ہے ؛ اس لئے ان لوگوں نےا پنی خودساختہ شریعت میں تبرّج کو حلال قرار دیا اور اس کو پسند کیا ، پھر اس کے بعد اس کے مطابق احکام و ذرائع کو مشروع کیا ۔

شرمناك برہنگی لباس وہ ہے جو بظاہر عورت کے جسم کو گھیر دیتا ہے اور حقیقت میں اس کے پوشیدہ حصوں کو ظاہر کرتا ہے ،جیساکہ حدیث شریف میں آیا ہے : "وہ عورتیں جوکپڑا پہننے والی برہنہ ہیں ، مائل کرنے والی ہیں اور مائل ہونے والی ہیں ،ان کے سر بخت اونٹنی کے کوہان کی طرح ہے ، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی"(٣٦).

زیب وزینت اور تبرّ ج کے وسائل میں باہر کے بال استعمال کرنے والیاں ،بالوں میں اسٹائل مارنے والیا ں اور ماڈلز والیاں .

بے حیائی اور بے پردگی کے غیر اخلاقی اثرات ونتائج میں سے بعض یہ ہیں :

١ – معلوم ہے کہ ستر عورت کا کھولنا غیر اخلاقی عمل اور گنا ہ ہے ، اس میں کوئی شك نہیں ہے کہ تبرّج یعنی زیب وزینت اور محاسن کااظہار مردوں کی خواہشات

(٣٦) مسلم ، حديث:٢١٢٨، مسند احمد:٢/٣٥٥، عن أبي هريرة ؓ.

نفس کے لئے تحریك کا ذریعہ ہے اور جنسی حس کو برانگیختہ کرنے کا با عث ہے . کتنے غیر اخلاقی جرائم ہیں جو محض اسی وجہ سے رونما ہوئے ہیں اس طور پر کہ لڑکو ں نے ایسی لڑکیوں کا پیچھا کر نا شروع کیا اور بالآخر ان کا شکار کرلیا ، اور بن سنورکر اور خوب زیب و زینت سے مرصع ہوکر گویا پری بن کر اپنے محاسن کا اظہار کرنے والی لڑکیوں کو شاطر نگاہیں نہیں بخشتی ہیں ، ان کا پیچھا کرتے کرتے ایك نہ ایك دن ان کواچك لے جاتی ہیں .

٢ – جو عورت اپنے جسم پر سے ستر وحجاب اور عفت کے کپڑے اتار دیتی ہے ، تو وہ خود عملا اپنے

بارے میں دعوت نظارہ کا اعلان کرتی ہے اور اخلاقی قدروں کو پامال کرتی ہے ، اور مر د کے دلوں کو گنہگار کرتی ہے ، گو وہ اپنے آپ کو مطمئن کرے اس نے اس نیت سے ایسا کچھ نہیں کیا ۔ عام طور پر یہ رجحان ہمارے معاشرے میں پایا جارہا ہے ، ہر کوئی عورت یا لڑکی یہی کہتی ہے کہ میری نیت پاك صاف ہے ، دل میں خباثت نہیں ہے ؛ لیکن اس کا اتنا کہہ دینا کافی ہے ؟ اس کے اِس عمل سے ماحول پر کوئی برا اثر نہیں پڑےگا ، معاشرہ پراگندہ نہیں ہوگا ؟ ہوگا یقنا ہوگا ، ہم حقیقت کے آئینہ سے دیکھیں ، تو معلوم ہو گا کہ اس سے متعدد خرابیاں جنم لیتی ہیں اور کئی انحرافات اور غیر شرعی نتائج برآمد ہوتے ہیں ، جو اصحاب عقل وخرد پر پوشیدہ نہیں ۔

۳ – تبرّج (بے حیائی وبے پردگی) کا اثر صرف لڑکی پر ہی نہیں پڑتا ہے بلکہ اس سے ہر وہ نوجوان متاثر ہوتا ہے جو اس کودیکھتا ہے ، غور سے دیکھتا ہے ، حاشیہ وبین السطور کا بھی مطالعہ کرنے لگتا ہے ، سچ بات یہ ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے کسی اور ہی دنیا میں کھو جاتا ہے ، اس طرح غور کیا جا ئے تو اس گنا ہ کا سبب وہ لڑکی ہی تو بنی ہے ، اس طرح لڑکی کا بن سنور کر ، زیب وزینت اختیار کرکے اوربےپردہ اپنے حسن وجمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناظرین کو نظارہ دعوت دینا بسا اوقات شر وفتنہ کو جنم دیتا ہے ، یہ بے باك نوجوان کو اور جری بناتا ہے ، جس کی وجہ سے بعض مرتبہ اس کی طرف سے خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات پیش آتے ہیں ،اور یہ پراسیکیوشن کے رجحان کو بڑھا تا ہے ۔ یہیں سے عملی طور پر حدیث کا م مفہوم سمجھ میں آتا ہے اور حدیث کی صداقت منصۂ شہود پر

**ابھر کر آتی ہے ؛ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :"عورت قابل ستر ہے ؛ پس جب وہ ( گھرسے ) نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے "(۳۷). ایك دوسری حدیث شریف میں : " جو بھی عورت اپنے گھر سے عطر لگاکر نکلے ؛ تاکہ لوگ اس کی خوشبو کو سونگھے تو وہ بد کار ہے "(۳۸).**

**۴ – اس رجحان نے ایك دوسرے رجحان کو جنم دیا ، اور وہ مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کا مر دوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے ؛ اسی لئے اللہ تعالی نے ان ذرائع کے دروازے کو بند کر نے کا حکم دیا اور تبرّج سے روکا اورجاہلیت کا کام کہہ کر اس سے ڈرایا؛ چنا نچہ ارشاد ربانی ہے:**

{وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِالْأُولَى}[احزاب:۳۳]

**" اور اپنے گھروں میں رہا کرو ، جیسے گذشتہ جاہلیت میں عورتیں زیب وزینت کا اظہار کیا کرتی تھیں ، اس طرح زینت ظاہر نہ کیا کرو ".**

**اور زیب و زینت اور حسن کے اظہار سے روکا ، ارشاد فرمایا :**

**(۳۷) ترمذی، حدیث :۱۱۷۳).**

**(۳۸) نسائی ، حدیث : ۵۱۲۶، مسند احمد : ۴/۴۱۳،** عن أبي موسى الأشعري ؓ **، شیخ البانی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ) .**

{وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ ... وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[النور:۳۱]

**" اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں ، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور زیبائش و آرائش کو ظاہر نہ کریں ، سوائے اس کے جو کھلا ر ہتا ہے ، اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال لا کریں ، ہاں اپنے شوہر ، والد ... ہاں اپنی زیب وزینت ظاہر کرسکتی ہیں ،نیز (زمین پر ) اس طرح زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ بناؤ سنگار ظاہر ہوجائے اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ " .**

**یہیں سے معلوم ہو ا کہ اسلام نے پردہ کا حکم کیوں دیا ؟ اس لئے دیا کہ یہ عورت کے لئے عفت وعصمت اور اس کی طہارت و پاکیزگی کا عنوان ہے ، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مومن عورتوں کا دل ایمان سے لبریز ہوتا ہے ،اس میں شیطان کے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہوتا ہے ۔ اللہ تبارك تعالی کا ارشاد ہے :**

{يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا}[الأحزاب: ٥٩]

**"اے پیغمبر ! اپنی بیویوں ، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے آپ پر گھو نگٹ لٹکا لیا کریں ، اس سے امید ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی، تو ان کو تکلیف نہیں پہنچائی جائےگی اور اللہ تعالی بہت بخشنےوالے اور بڑے مہربان ہیں "۔**

"اس سے امید ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی" کا مطلب یہ ہے کہ یہ اپنے ساتر لباس و پوشاك ،پردہ اور اپنی حیاء دار چال چلن ، چلنے کے انداز اور اخلاق وکردار سے پہچان لی جائیں گی کہ یہ عفیف و پاکدامن عورتیں ہیں ، بےحیاء ، سرپھری اور بےشرم عورتیں نہیں ہیں،ان عورتوں جیسی نہیں جنہوں نے اپنی ذات سے اخلاق کا لبادہ اتار دیئےہوں۔ ایسے وقت میں جب کہ یہ اپنے پردہ سے پہچان لی گئیں کہ یہ شریف پاکدامن عورتیں ہیں تو راستے میں ہراساں نہیں کی جائیں گی ۔

آخر میں یہ عرض ہے کہ یہ پردہ بیك وقت حسی ومعنوی دونوں ہیں ،مطلب یہ ہے کہ یہ پردہ صرف سر کا ہی پردہ نہیں ہے جیساکہ بعض لوگوں کا خیا ل ہے بلکہ دل کا پردہ و ترجمان بھی ہے ؛ کیونکہ عورت پرلازم ہے ظاہری پردہ کرنے سے پہلےعفت و پاکدامنی ، حیاء وحشمت ، طہا رت و پاکیزگی اور اللہ کا خوف کا لبا دہ اوڑھے ۔ واضح رہے کہ اگر کو ئی عورت اپنے سر کے کچھ بالوں کو چھپاتی ہے ، چہرہ کو زیب وزینت سے خوبرو بناتی ہے ، عمدہ عطر لگاتی ہے ، چست کپڑ ا پہنتی ہے اور اپنے قدموں سے اوپر کپڑے اٹھاتی ہے ، مردوں سے بے جھجھك با تیں کرتی ہے ، مردوں سے مل کر رہتی ہے اوران سے ہنسی مذاق کرتی ہے ، تو یہی تبرّج ہے ، یہ وہ پردہ نہیں ہے جس کا اللہ نے عورتوں کو حکم دیا ہے ۔

## اخلاقی حدود میں خاندانی تربیت کی کوتاہیاں اور اس کے اثرات

خاندان بھی ایك گود ہے جہاں انسان تربیت پاتا ہے ، وہیں سے اخلاق و کردار ، طرز زندگی اور اقدار

**حاصل کرتا ہے ، اسی ماحول میں اس کی شخصیت بنتی اور بگڑتی ہے ، خاندانی تربیت کی اہمیت وقیمت اور اس کے مقام کے پیش نظر اسلام نے اولاد کی تعلیم وتربیت ، اس کی شخصیت کی حفاظت ، اس کی دیکھ ریکھ اور نگرانی کے بابت والدین کے صحیح کردار پر زور دیا اور مزید والدین وسرپرست کو احساس ذمہ دار ی دلایا اور اس میں کوتاہی کی صورت میں جوابدہی پر تنبیہ فرمائی ؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:**

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ}[التحريم: ۶]

**" اے ایمان والو!اپنے آپ کو اوراپنے گھروالوں کو اس آ گ سے بچاؤ ،جس کا ایندھن انسان اور پتھرہیں ،اس پر سخت مزاج اور زبردست فرشتے متعین ہیں ، اللہ ان کوجو کچھ حکم فرماتے ہیں ، وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اوران کوجو جکم دیا جاتا ہے ، اسی کو بجالاتے ہیں ۔"**

**اللہ کے ر سولﷺ نے ارشاد فرمایا :"تم سے ہر ایك نگراں ہے اور ہرکوئی اپنے ماتحت کے بارے میں جوابدہ ہے"(۳۹)۔**

**یہی وہ بات ہے کہ خاندان کی طرف سے تربیت سے میں کوتاہی کاانجام برا ہوتا ہے اور نیچے اولاد کی طرز زندگی پر منفی اثرات مرتب ہو تے ہیں ، غالبًا خاندان کے بکھرنے یا اس میدان میں تخلّف اختیار کرنے یا ناکامی کے سبب بچے درست راستہ سے**

(۳۹) بخاری، حدیث: ۵۱۸۸، مسلم ، حدیث:۱۸۲۹، عن عبد اللہ بن عمر ؓ۔

**منحرف ہوجاتے ہیں، بعض خاندان والوں کی کوتاہی اس حد تك پہنچ گئی ہے - افسوس کی بات ہے – کہ بچہ کہیں سفر پر چلا جاتا ہے ، گھر سے غائب ہے ، کئی دن و رات گذرچکے ہیں ، اس کی کوئی تلاشی نہیں ، اور نہ ہی فکر ہے کہ کہاں گیا ، کیا ہوا، مزید افسوس کی بات یہ ہے کہ بچہ کے گھر واپس آجانے کے بعد بھی اس سے سوال نہیں ہوتا ہے کہ تم کہاں گئے تھے ، کیوں گئے تھے، کیا کا م تھا ، بغیر پوچھے کیوں گئے؟ بلکہ مزید افسو س کی بات یہ ہے کہ بسا اوقا ت لڑکیاں بغیر کسی محرم رشتہ اور نگراں کے تنہا سفر پر چلی جاتی ہیں اور کئی کئی دن سفر پر رہتی ہیں !!**

**عربی کا ایك اخبار "سیاست" شمار: ۴/۱۱/ ۱۹۸۷ء میں ایك رپورٹ ہے کہ سگریٹ کا عادی ایك نوجوان کہتا ہے :"ہمارےبگڑنے کا ذمہ دار اولاً ہمارے سرپست ہیں، میرے والد نے مجھ سے کبھی یہ نہیں پوچھا کہ تم کہاں جارہے ہو؟ کس کے ساتھ جارہے ہو؟ یہاں تك کہ ان کو معلوم ہوا کہ میں سگریٹ پیتا ہوں ، انہوں نے کچھ نہیں کہا ، نہ ڈانٹ ڈپٹ کیا اور نہ ہی کوئی اور تادیبی کاروائی کی ، میرے سرپرست کی غفلت و کوتاہی ا س حد تك پہنچ گئی کہ میں چھٹی میں مصر کا سفر کیا ، وہاں پندرہ روزرہا ، جب میں گھر واپس آیا تو انہوں نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ تم کہاں گئے تھے اور کہاں سے آرہے ہو ؟**

**استاذ فیصل زامل کا بیان ہے : مجھ سے ایك دوست نے بیان کیا : میں نے تنہا تین نوخیز نوجوان لڑکیوں کو نویصیب( Nuwaisib)سینٹر پر دیکھا کہ وہ**

**کھڑی بحرین کے سفر کا ارادہ رکھتی ہیں ، جب ذمہ دار نے ان لوگوں سے کہا :بغیر مرد مرافق کے سفر ممکن نہیں ، تو ان میں ایك کہہ پڑتی ہے کہ آپ ہی ہمارے سا تھ چلیں ، اس ذمہ دار نے سر ہلایا ، میں اپنے دوست کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا :" لا حول ولا قوة إلا بالله"..**
**ان لڑکیوں کے گھر والے کہا ں ہیں ؟! .**

**دشمنان اسلام امت مسلمہ کےنزدیك خاندان کی اہمیت کیا ہے ؟ اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں ؛ اسی وجہ سے ان لوگوں نے اپنے مسموم تیر کا نشانہ مسلم خاندان کو بنایا ، اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح خاندان کے شیرازہ کو بکھیردیا جائے ؛ چنانچہ ایك موقع سے مصر میں بر طانوی سامراجیت کونسل کے چیئرمین " کرومر"نے صراحت کے ساتھ کہا: میں مسلمانوں کے درمیان سے تین چیزوں کو خاتمہ کرنا چاہتا ہوں : قرآن، خانہ کعبہ اورخاندانی نظام .**

**مزیدان حقائق کی وضاحت کے لئے ہم "**إدارة البحوث الاجتماعية والجنائية لمجلس الوزراء عن الأسرة و انحراف الأحداث**"کے جائزہ کی روشنی میں بعض نتائج قارئین کی خدمت میں پیش کرنے جارہے ہیں ، یہ جائزہ ۱۹۷۸ء کے وسط میں پیش کیا گیا ہے . اس جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایك ایسا واقعہ جس میں نوجوان اچھی خاندانی حالات میں زندگی بسر کررہاہے ، وہ استقامت واستقرار اور سکون سے زیادہ قریب ہوگا بہ نسبت اس واقعہ کے ، جس میں نوجوان بری اور مشکل خاندانی حالات میں زندگی گذار رہاہے ؛ اس لئے کہ یہ خاندان انتشار یا عدم استحکام کا شکار ہے ، اس کی تفصیل یہ ہے :**

**۱ – نوجوانوں کی تربیت گاہ اور قیدی واقعات سے معلوم ہو اکہ انحرافی واقعات کے اسباب میں سے**

44.4% کا تعلق خاندان سے ہے ، یہ یا خاندان کے بارے میں لاپر واہی اور اصلاح پر توجہ نہ ہو ، یا خاندان کا مناسب ٹھکا نہ نہ ہو، یا خاندان مستقل پریشانیوں اور مشکلات میں گھیر ا ہو ، یا قید کے واقعات سے دوچار ہو . جہاں تك نوجوانوں کا جیلوں میں ہونے کی بات ہے ، تو اس میں خاندان کے کردار کا تناسب 13.5% تھا .

۲ – جملہ 81.8%نوجوان کا خاندان ایسا تھا کہ جو کچھ یہ غلط حرکت کر رہے تھے اس سے وہ لوگ واقف تھے ، اور ان میں سے 15.2% نوجوان ایسے تھے کہ ان کا خاندان ان کے حالات اور ان کی غلط حرکتو ں سے ناواقف تھے ، بہرحال دونوں کا نتیجہ ایك ہی نکلتا ہے ، اور وہ خاندانی فعّال نگرانی اور اولاد کے سلسلہ میں ایڈ جسٹمنٹ اور کوئی منفی دباؤ نہیں تھا . جہاں تك ان نوجوانوں میں سے قیدخانہ میں ہونے کی بات ہے تو ان کے خاندانوں میں سے 36.8%لوگ واقف تھے اور 63.2% ناواقف تھے .

۳ – جہاں تك ان نوجوانوں کے انحراف کا بابت خاندان والوں کے رویّے کی بات ہے تو ان میں7.1% کا سلوك لاپرواہی کا رہا ہے ، جبکہ ان میں45.2% کاسلوك اور طرز عمل ڈانٹ ڈپٹ کا رہا ہے جہاں تك مار پیٹ یا مارنے کی دھمکی کی بات ہے تو اس کا تناسب 4.8% ہے ، یہ تمام سلوك رویّے سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کے ساتھ اصلاح کی بابت تربیتی کر دار کا فقدان رہا ہے .57% قیدی نوجوانوں کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ اور عار دلانے کا اسلوب اختیار کیا گیا ، 33.3% کے ساتھ مار پیٹ اور مارنے کی دھمکی کا طرز عمل اختیار کیا گیا اور 4.7% کے ساتھ لا پرواہی کا معاملہ رہا .

۴ – مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہوا کہ بچوں کی تربیت میں سرپرستوں کی کوتاہیاں درج ذیل امور میں ہوئی ہیں :

الف : بچوں کی جسمانی اور اخلاقی اعتبار سے تربیت میں کو تاہی ۔

ب : بے جا سختی ۔

ج : بچوں کے معاملہ میں تذبذب ۔

۵ – دار التربیۃ میں 57.6% نوجوان ایسےہیں ، جن کے ماں باپ ایك ساتھ نہیں رہتے ہیں ، کبھی با پ کی وفات کی وجہ سے دشواری پیدا ہوئی ، ایسے نوجوان 52.6% ہیں ، طلاق کی وجہ سے ماں باپ کے درمیان جدائیگی ہوگئی ، ایسے نوجوانو ں کا تناسب 31.6% ہے ۔ جو نوجوان قید خانہ میں ہیں ، ا ن کے ماں باپ ایك ساتھ نہیں رہتے ہیں ،ان کا تناسب33.3% ہے ،پھر ان میں بھی طلاق کا تناسب36.9% ہے۔

٦ – ہاسٹل میں اژدحام کے باعث نوخیز بچوں کی تربیت پراژدحام کا منفی اثر ، یہ منفی اثر کئی پہلوؤں سے پڑتا ہے ، اور وہ یہ ہیں:

الف – جنسی پہلو:ایك کمرہ میں دو جنس مخلوط رہتے ہیں ؛ جس کی وجہ سے ضابطۂ اخلاق کی ر عایت نہیں ہو پاتی ہے ، اس کا منفی اثر یہ پڑتا ہےکہ بچی اپنی حیاء کھو دیتی ہے ؛ اس لئے کہ وہ دو سروں کے سامنے لباس بدلنے پر مجبور ہے ، جیسا کہ میاں بیوی بچوں کے ساتھ ایك روم میں رہیں ، تو کتنی دشواریانہوتی ہیں ، جنسی معاشرت کو مخفی رکھنا دونوں پر مشکل ہوتا ہے ، جس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ چھوٹے بچے جلد جنسی مسائل سے آگا ہ ہوجاتے ہیں اور کبھی کبھار غیر معمولی با ت پیش آجاتی ہے ۔

ب – لڑ ائی جھگڑا ۔
ج ۔ اژدحام اور راہ فرار پر دھیان اور والدین کا بچوں کو گھرسے نکلنے کی حوصل افزائی کرنا ۔
ہمارے معاشرے میں دیر سے ظاہر ہونے والے بعض رجحانات ، جیسے خاندانی کمزور تربیت کی وجہ سے بعض نتائج کا مرتب ہونا :
۱ – خاندان کے افرا د کے درمیان باہم قربت، ایك دوسرے سے ا لفت اور مل جل کر گذر بسر کرنے کا رجحان کمزور پڑنااور خاندان کے ہر فرد کا شعور اس کی اپنی ایك خاص دنیا ہے ؛ باپ اپنے کاروبار میں مصروف ہے ، ماں لوگوں سے ملاقاتیں ، یہاں وہاں جانے اور گھومنے وپھرنے میں مگن ہے اور ا ولاد اپنی دنیا الگ بسائے ہوئے ہیں ۔
۲ – والدین کی طرف سے تربیتی ذمہ داری نبہانے میں کمی ، اولاد کے اوپر مناسب نگرانی اور توجیہی ارشاد کا فقدان ، گویا کہ ان دونوں نے اپنی اولادوں کو میڈیا وغیرہ کے سامان دے کر ان کو آزاد چھوڑ دیا اور کہہ دیا کہ تم لوگ ہم دونوں کا حصہ بھی دیکھتے رہنا ۔
۳ – اولاد کا خود رائے ہوجانا ، پہلے بیٹے اپنے والد کی نگرانی اور رائے تلے رہتا تھا یہاں تك کہ شادی کے بعدبھی ، خاندان کثرت تعداد میں اور باپ یادادا کا افراد خاندان پر دباؤ قائم رہنے میں مشہور تھا ، آج صورت حال یہ ہے کہ خاندان کے بڑ ے کا افراد خاندان پر وہ پکڑ نہیں رہی جو پہلے تھی ، آج کل لڑکے کم عمر ہی میں خود مختار اور خود رائے بن جاتے ہیں یہاں تك بعض مرتبہ جوانی میں قدم رکھنے سے پہلے خود مختار و خود رائے بن جاتے ہیں ۔ اس معاملہ میں زیادہ

سنگین اور افسوسنا ك پہلو یہ ہے کہ لڑکیا ں بھی خودرائے بن جارہی ہیں ، وہ اپنی طبیعت وخواہش سے جہان من میں آتا ہے چلی جاتی ہیں اور والدین سے پوچھنے یا مشورہ کر نے کی قطعّا ضرورت محسوس نہیں کرتی ہیں ۔

۴ – غیر ملکی دائیاں اور نینیوں کے رجحا ن کا پروان چڑھنا ، ان کا اولاد کی تربیت کے میدان میں ماں باپ کا درجہ حاصل کر لینا اور مزید یہ رجحان پیدا ہونا کہ تعلیمی و تربیتی کردار سے والدین کو کو ئی مطلب نہیں ہے وہ اس کا م سے مستعفی ہوچکے ہیں ، یہ بڑا ہی خطرناك اورسنگین رجحان ہے، اس کی سنگینیت کا اندازہ درج ذیل باتوں سے کیا جاسکتا ہے :

الف : غیر ملکی دائیاں میں اکثریت مغربی تہذیب وثقافت کی دلدادہ بلکہ اسی ماحول کی ہوتی ہیں ، مزید برآں ان کی عمریں ۳۵/ سال سے کم ہوتی ہے ؛ جس کی وجہ سے ان کی دلچسپیاں بچوں کی تعلیم و تربیت میں کم ہوتی ہیں اور دوسری چیزوں میں زیادہ ، جیسے شراب پینا اور شادی سے پہلے جنسی عمل میں ملوث رہنا ، اس کے علا وہ وہ مسلمان نہیں ہوتی ہیں ۔

ب : ۹۳%فصد دائیوں کو عربی نہیں آتی بلکہ اس سے کوئی مناسبت ہی نہیں ہوتی ہے جس کی بناء پرتربیتی نقطۂ نظر سے بچوں پر منفی اثرات مر تب ہو تے ہیں اور بچوں کی تربیت میں سنجیدہ کامیابی حاصل نہیں ہو پا ہی ہے ۔

ج : 83.5% بچے اپنی دائیوں کے پاس انس و سکون اور قلبی اطمینان پاتے ہیں ، ان میں ۷۲% فیصد بچے ان کی غیر موجودگی میں ان کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور ۹۱% فیصد بچوں کا احساس یہ ہوتا ہے

کہ یہ دائیاں ہمار ا بڑا خیال رکھتی ہیں اور ہمیں اہمیت دیتی ہیں ۔

## اخلاقی انحراف کے اسباب اورعفت کی راہ میں رکاوٹیں

### ۴ – اخلاقی انحراف ،بری صحبت اور اس کا کارنامہ:

یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ صحبت کا اپنا ایك اثر ہوتا ہے ، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ، اس میں خاص طور پر چڑھتی جوانی کی عمر میں ، کہ انسان عمر کے اس مرحلہ میں جذبات کے رو میں بہتا ہے اور تعلقات سے محبت کرتا ہے ؛ اسی وجہ سے جو دوستیاں اس عمر میں ہوتی ہیں وہ زیادہ پائیدار اور مستحکم ہوتی ہیں ، اور یہ مسئلہ کوزیادہ سنگین اس وقت بنا دیتا ہے جبکہ بری صحبت ملی ہو اور فاسد بنیاد پر دوستی قائم ہوئی ہو ،جیسا کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ارشاد فرمایا: " انسان اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے ؛ پس چاہیئے کہ انسان اچھی طرح دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے"(۴۰)۔

بری صحبت کے برے اثرا ت ونتائج درج ذیل سطور میں ملاظہ ہو :

۱ – اس میں نوجوان عملی طور پر ایسے بعض طرز زندگی اور تجربات سے گذرتا ہے جن سے وہ پہلے ناواقف تھا ؛ جس کی وجہ سے وہ ایك طویل سوچ اور ذہنی تناؤ اور نفسیاتی کشمکش میں پڑ جاتا ہے ، اس کے سامنے خیر اور بھلائی کا راستہ بھی ہے جس پر پہلے سے چلا آرہا ہے اور اسی پر وہ پروان

چڑھا ہے ، اور اس کے سامنے شر بھی اپنے تمامتر چمك دمك ، پر کشش خواہشا ت اور مرغوبات کو لے کر آ موجو د ہے ، جس کو وہ اپنے سر کی آنکھو ں سے اپنےسامنے دوستوں کے بیچ دیکھ رہا ہے ۔

۲ – وہ کثرت سے دیکھ رہا ہے کہ بد عنوانی کی بڑی پذیرائی ہورہی ہے اور حوصلہ افزائی کی جارہی ہے ، اور مزید دوست و احباب کی طرف سے اصرار اور اس کے سامنے معاملہ کو آسان بنا کر پیش کیا جارہا ہے ۔

۳ – بری صحبت کبھی انسان کو غیر اخلاقی اجتماعی طرز عمل کی طرف گھسیٹ کر لے جاتی ہے ، اس کے بعد نوجوان اگلے مرحلہ میں فاسد سے مفسد کی طرف منتقل

(۳۰) ابوداود، حدیث:۴۸۳۳، ترمذی ، حدیث: ۲۳۷۸، مسند احمد:۲/۳۳۴،عن أبي هريرة ؓ ، شیخ البانی ؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا)۔

ہوجاتا ہے ، یعنی پہلے خود خراب ہو ا اب دوسروں کو خراب کرنا اور فساد پھیلانا شروع کردیتا ہے ، پہلے اس کا شر لازم تھا اب اس کا سر متعد ی بن جاتا ہے ۔

" خاندان اور نوجوانو ں کے انحراف " کے تعلق سے کچھ نتائج کا ذکر پچھلے جائزہ میں آچکاہے ، اب یہاں بری صحبت کی وجہ سے نوجوانوں پر جو اثرات مرتب ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے کچھ نتائج ہمار ے سامنے آرہے ہیں ، جن کا ذکر ہم آگے کی سطروں میں کر نے جار ہے ہیں ، ملاحظہ ہو :

۱ : دار التربیۃ میں موجود نوجوانوں کے حالات و واقعات سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ 26.8% نوجوانوں کے منحرف کے اسباب ان کے دوست واحباب ہیں ، جبکہ 57.6% ہم عمرمنحرف نوجوانوں کا تعلق واقعات کے

گروپوں سے ہے اور 30.3% نوجوان مختلف عمروں کے ہیں ، اور صرف 9.1% منحرف نوجوان کا تعلقی گروپ سے نہیں ہے ۔ جہاں تك قید خانہ قیدی منحرف نوجوانوں کی بات ہے تو برے رفقاء کےسبب برے بننے کی وجہ سے جرائم کے مرتکب ہوئے اور جیل کی زندگی گذار رہے ہیں ، ان کا تناسب 59.5% ہے، اور مجموعی طور پر برے رفقاء کی صحبت کے سبب بگڑنے والے منحرف نوجوان جنہوں نے جرائم کا بھی ارتکاب کیا ہے ، ان کا تناسب 72.2% ہے ، اس سے تاکیدی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ برے رفقاء کی صحبت کے سبب انسان کتنا بگڑتا ہے ۔

۲ : منحرف عمل پیش آنے کی کیفیت سے واضح ہوتا ہے کہ قید خانہ میں منحرف نوجوانوں کا مجموعی تناسب70.2% ہے جنہوں نے دوسرو ں کے ساتھ مل کر جرائم کا ارتکاب کیا ہے ۔

مذکورہ بالا تصریحات اور وضاحت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا انحراف طرز زندگی اختیارکرنے میں بری صحبت بڑا سنگین کردار ادا کرتی ہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا : " نیك ساتھی او ر برے ساتھی کی مثال حامل مشك اور لوہے کی بھٹی پھونکنے والے کی ہے؛ پس مشك ہولڈر یا تو تم کو یو ں ہی تھوڑا تحفہ کے طور پر دیدے، یا تم اس سے خرید لو، یا اس سے اچھی خوشبو حاصل کرلو ، اور لوہے کی بھٹی پھونکنے والا یا تو تمہار اکپڑا جلائےگا ، یا اس سے گندی بو حاصل کرلو "(۴۱).

عدی بن زید شاعر نے خوب کہا ہے :

"کسی انسان کے بارے میں نہ پوچھ کہ وہ
کیسا ہے ؟ اس کے دوست کے بارے میں پوچھ

**کہ وہ کیسا ہے ؟ اس لئے کہ ہر دوست اپنے دوست کی پیروی کرتا ہے اور اس کی ٹو کاپی ہوتا ہے ؛ پس متقی و پر ہیز گار شخص سے دوستی کر اور اس کے تقوی سے فائدہ اٹھا ، اور رذیل انسان سے دوستی مت کر اور نہ اس کی صحبت میں رہ ، ورنہ تم بھی اس کے ساتھ ہلاك وبرباد ہوجاؤگے۔"**

**بروں کی صحبت فوری اندراج اور سست انقطاع ہوتی ہے ، یعنی انسان بری عادت جلد قبول کرتا ہے ، اور قبول کر لینے بعد جلد جاتی نہیں ، بری صحبت آخرت سے پہلے دنیا میں رسوائی سے دوچار کرتی ہے ؛ کیو نکہ انسان جس سےقریب رہتا ہے اس سے وہ پہچانا جاتا ہے اور صحبت کی وجہ سے اس کے افعال اس کی طرف منسوب ہوتے ہیں (۳۲)۔**

**(۳۱) بخاری ، حدیث : ۲۱۰۱، مسلم ،حدیث:** ۲٦۲۸، عن أبي موسى الأشعري ؓ .

**(۳۲)** الخطب المنبرية، ناصر الغامدي.

**یہاں تھوڑی دیر کے لئے رك جائیں کہ کس نے اچھے خاصے نیك انسان کو منشیات کے چنگل میں ڈالا؟ کس نے بھولے بھالے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو جنس (Sax) اور تباہ کن اخلاق کے دلدل میں دھکیل دیا؟ کون ہےوہ شخص جس نے شیطان کے راستوں اور اس کے ٹھکانوں کا پتہ بتایا ؟ اور کس نے فسق وفجور اور گناہ کے گڑھے میں ڈالا؟ سب کا جواب ایك ہے ، وہ ہے برے دوستوں کی دوستی اور شریرلوگوں کی معیت .**

## اخلاقی انحراف کے اسباب اور عفت کی راہ میں رکاوٹیں

## ۵ – غیر محفوظ تفریح فورم اور وسائل:

ان میں سےرقص وسرورناچ گانے،میو زك موسیقی اورتھیٹر (Downstream)، کی محفلیں ہیں ، نیز گندگی سے پر سمندری کلبوں اور فری کوئنس الیکٹرانك مشینوں کے مقامات پر آمد ورفت اور تباہ کن اخلاق گندی فلموں کے سینما گھر آنا جانا ۔ شاید کہ نوجوان کے ان وسائل وذرائع پر ٹوٹ پڑنے کی وجہ ان کے پاس فاضل وفارغ اوقات کی بہتات ہے ، انہیں سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ ان خالی اوقات کوکہاں گذاریں اور کیا کریں ؟ ان کے لئے اسلامی تربیتی کلاسیس یا کو ئی اور اسلامی تصوراتی پروگرام کاانتظام نہ ہونے کی وجہ سےیہ اپنے اوقات کو غلط چیزوں اور غلط مقامات پر سستے میں صرف کرنے پر مجبور ہیں ، اور وہ اس طرح اپنے اوقات کو اپنے ہاتھوں قتل کرتے ہیں بلکہ حقیقی معنوں میں وہ اپنے آپ کو قتل کرتے ہیں۔

" خاندان اور نوجوانو ں کے انحراف "کے تعلق سے کچھ نتائج کا ذکر پچھلے جائزہ میں آچکاہے ، اس میں خالی و قت کا بھی کافی دخل رہاہے ، خالی وقت اور اس میں ذکر کردہ اور اس جیسے دیگر وسائل میں مشغول ہونا د رج ذیل شکلوں میں نوجوانوں کے انحراف کا سبب بنا ہے :

۱ – قید خانہ میں موجود منحرف نوجوانوں میں سے 24.8%سینما بینی کے عادی تھے، جبکہ ان میں سے 19.4% ٹی وی دیکھا کرتے تھے اور ریڈیو سنا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ سینما اور ٹیلیویژن دیکھنے کا نوخیز نوجوانوں پر خاص طورپر کتنا زیادہ برا اثر پڑتا ہے ، کسی پر مخفی نہیں ۔

**۲ – یہ تھی قیدخانہ میں منحرف نوجوانوں کی تفصیل ، جہاں تك دار التربیۃ میں موجو دمنحرف نوجوانوں کی بات ہے تو ان میں 25.5% سڑکوں پر یوں ہی پھرنے میں وقت ضائع کرتے تھے او رخر افات میں حصہ لَیا کرتے تھے ، 36.3% سینما بینی اور ٹی وی دیکھنے میں اور ریڈیو سننے میں وقت گذار ا کرتے تھے ۔**

**رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فر ما یا :"ضرور میر ی امت میں ایسے لوگ پیدا ہو نگے جو زنا ، ریشم ، شراب اور لہو و لعب کے آلات ( جیسے : ڈھولك ، بانسری وغیرہ ) کو حلا ل سمجھیں گے(۴۳)".ان چیزوں کی تحریم میں حکمت الہی ظاہر ہے ، جہاں کہ فحش گانے بجانے کی محفلوں ، خوش الحان تال تھیٹروں ، اور لہو ولعب کے مقامات کے متلاشی ویوانے اپنی غذا پاتے ہیں ، اسی طرح اس کے ساتھ میوزك ، بانسری اور لطف اندوزی کے جدید دوسرے آلات بھی ان کو دیکھنے سننے کو ملتا ہے ، طوائف عورتوں کا نہایت ہی**

**(۴۳) بخاری ، حدیث:۵۵۹۰،**عن أبي مالك الأشعريؓ .

**فحش رقص کا نظار ہ سے اپنی آ نکھوں کو جلا بخشتے ہیں ،نشہ میں مست لوگوں کے منہ سے بلند آواز اور ننگا ناچ کا تماشا بھی خوب ہوتا ہے ، نہایت گھٹیا کےقسم کے جملے، ناشائستہ کلمات اور بیہودہ کلام کا بوچھاڑ ہوتا ہے ،مختلف خاندان کے لوگوں کے درمیان فحش اختلاط، جس کو دیکھ کر ایك شریف انسان کا سر حیاء سے جھك جا تا ہے ، اور مزید جہاں عزت وشرف ، شرم وحیاء اور اخلاق کا جنازہ نکا لا جاتا ہے ، علامہ اقبالؒ نے سچ کہا :**

**وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود**
**یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود**

اور دولفظو ں میں یو ں کہا جاسکتا ہے کہ اِس بے حیائی مناظر کو دیکھ کر یہود تو یہود شاید کہ شیطان بھی شرماجائے(۴۳)۔

شاید کہ نوجوانوں کی طرف سے اپنے خالی اوقات کو برا استعمال کر نا غیر محفوظ وسائل تفریح کی طرف جانے کا ایك اہم محرك بنا ،یا کم از کم غیر مفید سرگرمیوں میں پڑنے کا سبب بنا ۔

## اخلاقی انحراف کے اسباب اور عفت کی راہ میں رکاوٹیں

### ٦ ـ الکٹرانك کھیل اور اخلاقی حدود کے باب میں اس کے اثرات :

ماضی قریب کے اخیر سالوں میں الکٹر انك کھیل بڑی تیزی کے ساتھ ظاہر ہوئے اور اُسی تیزی کے ساتھ دیکھتے ہی دیکھتے پھیل بھی گئے ، کوئی گھر ایسا نہیں جس میں پلے ستیشن(Play Station) کھلونا نہ ہو ، ا ن کھلونا کا کئی گنا اثرات مرتب ہو تے ہیں ؛

(۴۳) تربية الأولاد في الإسلام، عبد الله ناصح علوان، معمولی تصرف کے ساتھ ۔

کیونکہ یہ نئی نسل اور نوجوانوں کے ذہن و دماغ اور دلوں پر بڑے گہرے اثرات ڈالتے ہیں ، ان کا تعلق بھی ان کھلونے سے والہانہ ہے ۔ مبصرین کے لئے واضح ہے کہ ڈسك میں نظریاتی ، اخلاقی ، اور طرز عمل کے اثرات کے ساتھ کلپس ، تصاویر، الفاظ اور حرکتیں شامل ہیں ۔ان میں سے بعض یہ ہیں :

۱ ـ یہ اعتقاد کہ کائنات میں خرق عادت طاقتیں ہیں جو ہر کام کر نے کی طاقت رکھتی ہیں ۔

**۲ – کافروں سے محبت اور ان سے مشابہت ۔**
**۳ – دوسرے مذاہب کےعلامات جیسے گرجا گھر اور صلیب ۔**
**۴ – غیب کے بارے میں غفلت ،قسمت ، ٹاورز اور جادو کے بارے میں اعتقاد۔**
**۵ – اوقات ، نماز اور والدین کے حقوق کا ضیاع ۔**
**٦ – عریانیت کا نظارہ بلکہ بعض مرتبہ آہستہ آہستہ میر محفل خاتون تماشا بینوں کے دل جیتنے کے لئے مرحلہ بار بر ہنہ ہوتی جاتی یہاں تك کہ وہ مکمل برہنہ ہوجاتی ہے ۔**
**۷ – دوسری جنس کے ساتھ تعلق اور لڑکیوں کا پیچھا کرنا ۔**
**۸ – تشدد کا بیج بونا ، انتقام سے محبت ، ایذا رسانی ، چوری اور ظلم وزیادتی ۔**
**۹ – گوشہ نشینی اس طور پر کہ کھلاڑی کئی کئی گھنٹے لاپتہ ، گھر والوں اور نہ دیگر لوگوں کے ساتھ کوئی ربط ۔**
**۱۰ – بعض ڈسکس مسلمانوں اور عرب کے ساتھ غلط بیانی پر مبنی ہوتی ہے ، جیسے دہشت گردی اور قتل وغارت گری کے داعی ہیں (۳۵)۔**

---

(۳۵) رسالة: ألعاب الكمبيوتر من التسلية إلى المعصية، خالد ابوصالح ۔

**ان سلبی نتائج نے بعض مغربی اداروں کو مجبور کیا کہ وہ ان فحش تباہ کن اخلاق اور پرتشدد ویڈیو کھلونے کے خلاف خوب زور شور اور بڑے ہی شدو مد کے ساتھ آواز اٹھائیں ، جیسا کہ ان فلموں کو بنانے اور رواج دینے والی کمپنیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوئی(۳٦۹۔**

# اخلاقی انحراف کے اسباب اور عفت کی راہ میں رکاوٹیں

## ۷ – بغیر بیدارِ مغزی کے غیر ملکی سیاحت :

ہم جانتے ہیں سیاحت کا رواج بہت ہے ؛ چنانچہ ۱۹۷۰ءمیں صرف کویت سے غیر ملکی سیاحت کے لئے جانے والوں کے تعداد چار ہزار سے اوپر ہے(۴۷)، کویت سیٹی کے خاص طور پر اور دوسرے خلیجی ممالك کے باشندگان بلکہ پوری دنیا کے لوگ عمومی طورپر اس سفر کابڑا اہتمام کرتے ہیں ؛ چنانچہ ۱۹۷۵ء میں مجموعی تعداد ۲۱۴/ملیون ، جبکہ ۱۹۸۵ء میں یہ تعداد بڑھ کر ۳۲۵/ ملیون تك پہنچ گئی .

جیساکہ اس سیاحت کے مثبت نتائج بھی سامنے آتے ہیں کہ سیّاح دنیا کے قوموں کے حالات اور ان کے علوم وفنون سے واقف ہوتا ہے ، سیاح کو خود اعتمادی اور دوسرے اجنبیوں کے ساتھ معاملہ کے کی مہارت حاصل ہوتی ہے اور دوسری زبانوں سے آگاہی ہوتی ہے، اسی طرح اس کے منفی نتائج بھی مرتب ہوتے ہیں ، جن میں سے <u>بعض یہ ہیں :</u>

(۴۶) المجموعة الإحصائية، وزارة التخطيط،شماره:۱۷۳۸،نومبر ۲۰۰۶ء) .

(۴۷) جريدة القبس الكويتية،شماره:۵۴۰۶.

۱ – انفرادی سماجی طور پر اور غیروں کےعادات واطوار ، طرز زندگی اور ایمپلانٹس سے متاثر ہونا .

**۲ – سماج اور معاشرے کے کچھ اخلاقی اصول و ضوابط ہوتے ہیں جو انسان کو انسان باقی رکھنے اور انسانی آبادی میں جینے والوں کو مہذب انسان بنا کر رکھنے اور ان کی تنظیم کے لئے ہوتے ہیں ؛ لیکن سیاحت کی وجہ سے آزادی کا شعور ا ن اصول وضو ابط کی خلاف ورزی سکھاتا ہے ، خاص طور پر جب نوجوانوں کے ماس سفر میں جہاں خاندانی نگرانی اور دباؤ نہیں ہوتا ہے ۔**

**۳ – وہاں غیر اخلاقی کام کرنے کی سہولت ہو تی ہے ؛ کیونکہ وہاں آزادی ہے اور غیر اخلاقی چیزوں کا چرچا ہے ، خاص طورپر مغربی ممالك میں اور مشرق ایشیا کے جنوبی شہروں میں جہاں اخلاقی بندشیں نہیں ہیں ۔**

**۴ – جب غیر اخلاقی حرکتیں کرنے میں رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا ہوتے وقت معاشرے کی ساکھ کو ٹھیس پہونچانا ۔**

**۵ – وطن واپسی کے وقت ساتھ میں فحش فلمیں اور بے حیاء میگزین لے کر آنا ۔**

**٦ – غیر اخلاقی حرکتوں کی وجہ سے جنسی بیماریوں میں مبتلا ہونا ۔**

**ڈاکٹر محمد علی باراپنی کتاب "**الأمراض الجنسية و علاجها**" میں ذکر کیا ہے کہ سیاحت جنسی امراض کے پھیلنے کے اسباب میں سے ایك ہے ۔ مزید کہا ہے : بہر حال اسپین اور پرتگال جیسے سیا حتی ملکوں میں آبادی کے اعتبار سے پوری دنیا میں سب سے زیادہ اسقاط حمل کی شرحیں پائی جاتی ہیں ۔**

**ڈاکٹر محمد مشاری نے اپنی کتاب "** الأمراض التناسلية**" میں جنسی امراض کے اسباب میں سے ایك سیاحت کو بھی بتایا ہے ، وہ لکھتے ہیں :"جہاں کثرت**

**اسفار اور سیاحت کا بڑھتا ہوا رجحان مادی خوشحالی کا نتیجہ ہے ، وہیں سیلون مرض میں مبتلا ہونے کا سبب بھی ، خاص طور پر موسم گرماں میں" جوکہ سفر کا موسم ہے(۳۸)۔ برحق افسوس ہےکہ سیاحت کو غیر اخلاقی اثرات صرف نوجوان ہی پر نہیں پڑے ہیں بلکہ معمّر کمزورجان کے لوگ بھی ا س بہتی ندی میں ہاتھ دھوتے ہوئے نظر آتے ہیں ،بھلا اس خاندأن کا کیا حال ہو گا جس کا سرپرست بدکار ہو ؟**

**کیا اس نے اُس حدیثِ رسول ﷺ کو بھلادیا ، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا :تین لوگوں سے اللہ تعالی قیامت کےدن نہ بات کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر کرم فرمائیں گے، ان میں سے ایك بوڑھا زانی ہے ؟!**

**ایك نوجوان سے سفر کے دوران غیر اخلاقی حرکتوں کے سبب کے بارے پوچھا گیا تو اس نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا:"آپ حضرات ہم نوجوانوں کو برائی نہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں ، بہتر یہ ہے پہلے ان لوگوں کو نصیحت کریں جو ہمار ے با پ کی عمر کے ہیں ، ہم نے ان کو اپنی آنکھوں کے سامنے برائی کرتے ہوئے دیکھا ہے(۳۹)". ۷ – ایك نوجوان کا بیان ہے کہ اس نے سیاحتی سفر کے دوران منشیات <u>استعمال کرنا سیکھا ۔</u>**

**(۳۸)** جريدة القبس الكويتية، **مؤرخہ : ۳/۱۱/ ۱۹۶۷ء ۔**

**(۳۹)** الشباب و المخدرات في الخليج، عبد الرحمن مصيقر۔

# اخلاقی انحراف کے اسباب اور عفت کی راہ میں رکاوٹیں

## ۸۔ اسلامی قانون سازی سے غفلت اور اخلاقی حدود کے باب میں اس کے اثرات :

**زندگی کے مختلف میدانوں میں انحراف کے من جملہ اسباب میں سے بنیادی سبب دین اسلام سے بیزاری اور اس سے اعراض ، اور اللہ تعالی کی دھمکی ووعدہ ہے کہ جواس کے دین سے اعراض کرےگا وہ اس طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو گا ، جتنی بھی اخلاقی اور دوسری خرابیوں کا اوپر ذکر ہوا ہے ان سب کے اسباب پیدا ہونے کا بنیادی سبب یہی ہے .اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى} [طه:۱۲۴]

**" اور جو میرے ذکر(درس نصیخت) سے منہ موڑےگا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہو اسے اندھا اٹھائیں گے"**

***میڈیا میں اسلامی قانون سازی کا فقدا ن ہے ، اسلام نے بدکاری کو حرام قرار دیا ہے وہیں اس کی تشہیر واعلان سے روکا اور حرام قرار دیا ، دیکھئے ! اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ}[النور:۱۹]

**"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری کا چرچاہو ، یقنا ان کے لئے دنیا میں**

بھی اور آخرت میں بھی دردناك عذاب ہے اوراللہ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے"۔

اس وقت صورت حا ل یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ فسق وفجور ، بےحیائی اور فحش اخلاق و کردار کے پرچار کے ساتھ ساتھ ان کی طرف لوگو ں کودعوت وترغیب بھی دیتے ہیں۔

*تربیت کے اصول وضوابط کے با ب میں اسلامی قانون سازی سے غفلت :اسلام نے قرآن وسنت کو منہج تربیت کا محور بنایا ؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :{اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ}[العلق:١]"اپنے پروردگار کا نا م سے پڑھئے، جس نے (سب کچھ) پیدا کیا "، اور اسلام کامنہج تربیت ایسے نوجوانوں کو الگ کرتا ہے جن کی ضمیر خالی ہو ، خواہشات و شہوات اور لذتوں کے پیچھے بھاگتے ہوں ، جن کے مطمح نظر دنیا میں صرف خواہشات نفس کی پیروی ہو ۔

*خاندان کی بابت اسلامی قانون سازی سے غفلت : اسلام نے ماں باپ کو بچو ں کی حسن تربیت اور بہتر دیکھ ریکھ کی تلقین کی اور ترغیب وترہیب سے بھی کام لیا ۔ اس وقت صورت حال یہ ہےکہ خاندان کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے ، اولاد کو خاندان کی پرواہ نہیں ہے ، اور نہ ہی خاندان کو اپنی اولاد کی فکر ہے ، دونوں فریق کے درمیان بڑا گیپ آگیا ہے ۔

*قانون فوجداری کی بابت اسلامی قانون سازی سے غفلت ، حالانکہ اسلام نےقتل میں قصاص اور زنا ، لواطت اور قذف کے لئے شرعی حدود مقرر کئے ۔ مثال کے طور پر غیر شادی شدہ بالغ زانی کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ}[النور: ٢ ]

**"بدکاری کرنے والے مرد اور بدکاری کرنے والی عورت میں سے ہرایك کوسو سو کوڑے لگاؤ،اگر تم اللہ پر اورآخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملہ میں تم لوگوں کو اُن پر ترس نہیں آنا چاہئیے، اور ان دونوں کی سزاکے وقت مسلمانوں کے ایك گروہ کو وہاں موجود رہنا چاہئیے۔"**

*** سماج نے اسلامی قانون و منہج کو اپنے خود ساختہ قانون سے بدل ڈالا ، جن میں کوئی سختی نہیں کہ مجرمین کو جرائم سے روك سکے ، گویاکہ وہ قوانین منحرفین ومجرمین کے کندھوں پر پرورش پائے ہیں؛ یہی وجہ ہے کہ غیر اخلاقی جرائم مرتکبین کی تعداد روز افزوں بڑھتی جارہی ہے؛ چنانچہ کویت میں ۱۹۷۶ء میں صرف ہتك عزت جرائم کے مرتکبین کا تناسب 22.4%ہے ، یہ لوگ قانون فوجدار ی سے ڈرتے تھے کہ کہیں میرے خلاف کاروائی نہ ہوجائے ، جبکہ 77.6%لوگ بے فکر تھے ۔**

***اخلاق وکردار اور طرز زندگی کے بارے میں اسلامی قانونی سازی سے غفلت ..معلوم ہے کہ اسلام نے اس میدان میں نگاہ پست کر نے ، حیاء اور عفت کے قوانیں بنائے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:**

{قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ * وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ ... وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[النور: ٣١]

**" آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ، یہ ان کے لئے صاف ستھرا طریقہ ہے ،وہ جو کچھ کرتے ہیں ،یقیتا اللہ کو اِن سب کی خبر ہے * اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں ، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور زیبائش و آرائش کو ظاہر نہ کریں ، سوائے اس کے جو کھلا ر ہتا ہے ، اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال لیاکریں ، ہاں اپنے شوہر ، والد ... ہاں اپنی زیب وزینت ظاہر کرسکتی ہیں ،نیز (زمین پر ) اس طرح زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ بناؤ سنگار ظاہر ہوجائے اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ " ۔**

***اخلاق ہوا میں اڑگئے ، اسلامی اقدار وآداب فضا میں تحلیل ہوگئے اور عورت اپنی فطرت سے بغاوت کرتے ہوئے ستر وحجاب اور حیاء سے باہر آگئی ، اور شیطان کی پیروکار بن گئی۔**

**آخری بات .. اسلامی قانون کا پاس ولحاظ انسان کی انفرادی زندگی میں بھی فقدان ہے اور تنہاآدمی کی ضمیر سے بھی غائب ہے ..حالانکہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام نے ضمیر کے لئے تقوی الہی ، اللہ کا**

ڈروخوف ، اس کی نگرانی اور اس سے حیاءکے اصول و ضوابط بنائے ، اللہ تعا لی کا ارشاد ہے :{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ}[آل عمران:١٠٢]"اے ایمان والو!اللہ سے ڈرو، جیساکہ اس سے ڈرنے کا حق ہے ، اور مرتے دم تك اسلام پر قائم رہو". نیز اللہ تعالی کا ارشاط ہے :{إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ} [الملك:١٢]"یقینا جو لوك بغیر دیکھے ہوئے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ، ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجرہے ".اور ہر ذمہ دار کو یہ احسا س ہو نی چاہئیے کہ وہ اللہ تعالی کے سامنے جوابدہ ہے ، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا :" بیش اللہ تعالی ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کرنے والے ہیں ، آیا اس نے اس کی حفاظت کی یا اس نے اس کو ضائع کردیا "(٥٠).

جب اسلامی قانون سازی غائب اور سماج بے ضمیر، تو نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں سرپرست کے سامنے جوابدہی کا احساس نہ رہا ، اسی طرح باپ میں اپنے خاندان کے سامنے ، عورت میں اپنے شوہر کے سامنے اور حکمراں میں اپنی رعیت وپبلك کے سامنے جوابدہی کااحساس مردہ ہوگیا ؛ جس کی وجہ سے معاشرہ اس بستی کی طرح ہوگیا ،جس کے بارے میں قرآن نے بیان کیا :{وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا}[الإسراء:١٦]"اور جب ہم کسی بستی کو تباہ وبرباد کرنے کا ارادہ کرلیتےہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (اطاعت

(٥٠) صحيح ابن حبان ، حديث: ٤٤٩٢، شیخ البانی نے "صحيح الترغيب والترهيب" میں کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے ) .

وفرمانبرداری کا ) حکم دیتے ہیں ، پھر جب وہ اس میں نافرمانی کرنے لگتےہیں تو ان پر حجت پوری ہوجاتی ہے ؛ چنانچہ ہم ان کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیتے ہیں ".

بعض مبصرین ذمہ داروں نے زور دے کر یہ بات کہی ہے کہ ضرورت ہے کہ دینی شعور بیدا ر کیا جائے ، اخلاقی و دینی تربیت کا اہتمام کیا جائے اور دینی تفہیم و رہنمائی کا نظم ہونا چاہئیے؛ بلکہ اس کو منحرف رجحان کے خلاف ایك مہم کے طور پر آغاز کیا جائے اور یہ ثابت کیا جائے اور لوگوں کو احساس دلایا جائے اور خواب غفلت سے ان کو بیدار کیا جا ئے اور ان کو باور کرایا جائےکہ شخصیت سازی کے لئے یہ مضبوط قلعہ اس کے ذاتی عناصر میں سے ہیں ۔ نیز واضح رہے اس میدان میں کامیابی اس وقت تك نہیں مل سکتی جب تك کہ جرائم کےمرتکبین خاص طور پر جنسی منحرفین کو جرائم سے روکنے کے لئے شرعی احکام کا سہارا لیتے ہوئے شریعت اسلامیہ کی طرف سے مقرر کر دہ سزا ؤں کا نفاذ عمل میں نہ آجائے(۵۱)۔

## اخلاقی انحراف کے اسباب اور عفت کی راہ میں رکاوٹیں

## ۹۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت اور اخلاقی حدود میں اس کے اثرات :

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" اسلام کے فرائض میں سے ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

(٥١) أثر العوامل الاجتماعية وقانون الجزاء في انتشار جرائم هتك العرض في الكويت .

{وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [آل عمران:١٠٤]

**"تم میں ایك ایسی جماعت (بھی) ہونی چاہئیے، جو نیکی کی طرف بلاتی رہے ، بھلائی کا حکم دیا کر ے اور برائی سے روکتی رہے ،اور وہی لوگ کامیا ب ہیں ".**

**رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :"ا س ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ ضرور بالضرور بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے روکتے رہو ورنہ اللہ تم پر عذاب بھیج دے سکتا ہے پھر اس وقت تم لوگ دعا کروگے تو تم لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوگی "(٥٢).**

**امام نووی کا بیان ہے : امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا"کے وجوب پر کتاب وسنت اور اجماع امت دلیلیں ہیں ، او ریہ بھی دین کی باتوں کی نصیحت کے قبیل سے ہے (٥٣)؛ بلکہ یہ پرانے اور حالیہ معاشروں کے ستونوں میں سے ایك ہے ، یہی سابق انبیاء ورسل علیہم الصلاۃ والسلام کی ر سالت و نبوت کی غایت ومقصد رہا ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:**

{لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ * يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ}[آل عمران:١١٣ - ١١٤]

**(۵۲) ترمذی،حدیث: ۲۱۶۹، مسند احمد:۵/۳۸۸، امام ترمذی کا بیان ہے : یہ حدیث حسن ہے ۔**

**(۵۳)** الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، جلال الدين العمري۔

**"تمام اہل کتاب یکساں نہیں ہیں ، اہل کتاب میں کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو (جودین حق پر ) قائم ہیں ، جو رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے اور سجدے کرتے ہیں ۔ یہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ، بھلائی کا حکم دیتے ہیں ، برائی سے روکتے ہیں ، نیکیوں کی طرف لپکتے ہیں اور یہی نیك لوگوں میں ہیں "۔**

**عظیم مفسر علامہ قرطبی کا بیان ہے: "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا"وونوں پچھلی قوموں میں واجب رہے ہیں ، یہی رسالت رسل کا فائدہ ومقصد اور خلافت نبوت ہے "۔ لہذا امت کی زندگی سے اس فریضہ کا فقدان ، یا اس فریضہ کو انجام دینے والے کا کمزور پڑنا ، یا مصلحین داعی حضرات پر روك لگانا ، معاشرہ کو برے نتائج سے ہم کنار کرنا ہے ، اگر ایك قدم آگے بڑھ کر کہاجائے تو بے جا نہیں ہو گا کہ شر پسند عناصر کو ہوا دینا ، ان کی حوصلہ افزائی کرنا ، فتنہ و معصیت پر مدد کرنا اور شیطان کا ساتھ دینا لازم آئےگا ۔**

**اس کے برے انجام ونتائج میں سے بعض حسب ذیل ہیں :**

## ۱ – قوم کی ایمانی شناخت و حمیت کا ضیاع :

**اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ }[التوبة: ٧١]

**"مسلمان مرد اور عورتیں ایك دوسرے کے خیر خواہ ہیں ، وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں ، برائی سے روکتے ہیں ، نماز کی پابندی کرتے ہیں ، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں ، یہی لوگ ہیں کہ جلد ہی ان پر اللہ کی رحمت ہوگی ، بے شك اللہ زبردست اور حکمت والے ہیں ".**

**"امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" وونوں وہیں پائے جاتے ہیں جہاں ایمان ہوتا ہے ، وہ قوم جن کے اوپر ایمان کے شاخیں سایہ فگن ہوں وہ قوم خود بخود ایمان اور اس کی شاخوں کی طرف لپك کر جاتی ہیں اور اس کے مغائر ومنافی اعمال وافعال ، اخلاق و کردار اور باتوں سے کوسوں دور رہتی ہیں ؛ تاکہ ان میں ایمان کے اخلاقی خصائص وخوبیاں پیدا ہوں ، اور ایسا ہونا انسان کے لئے باعث سعادت ہے ۔ یہیں سےیہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ایمان باقی نہیں رہے گا مگر اسی وقت جبکہ لازمی طور پر "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" کا عمل ہو(٥٣)۔**

**جب امت مسلمہ مرحومہ کی ذات سے "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" نکل جائے اور یہ عمل بند ہوجائے تو ان کے بیچ سے ایمان بھی مفقود ہوجائےگا ، اور وہ**

**بڑی آسانی سےمشرقی خواہشات کا نشانہ بن جائے گی ، اور مغرب کے مکر و فریب کا شکار ہو جائےگی ،جیسا کہ بنی اسرائیل میں ہوا ؛ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فر ما یا : " جب بنی اسرائیل میں نقص آیا تو ان میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو دیکھتاکہ وہ گنا ہ کر**

(٥٣) الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر،عبد القادر أحمد عطا.

**رہا ہے ، تو وہ اسے اس سے روکتا ،جب کل کا دن آتا تو جو اس نے اس میں دیکھا تھا وہ اس کو خود اس کے ساتھ کھانے پینے اورمل جانے سے نہیں روك سکا (اس طرح وہ اس کا ہم مشرب اورہم پیا لہ بن جاتا ) تو اللہ تعالی ان کےبعض دلوں کو بعض سے خلط ملط کردیا (یعنی سب کے دلوں کو گڈ مڈ کر دیا) او ر ان لوگوں کے بارے میں قرآن نازل ہوا :{لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ}[المائدة:٧٨]"بنی اسرئل میں جن لوگوں نے کفر کیا ، ان پر داؤد اور عیسی ابن مریم کی زبان سے لعنت ہوچکی ہے، یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کیااور وہ حد سے تجاوز کر جاتے تھے "آپﷺ قرآن پڑھتے ہوئے یہاں تك پہنچے :{وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ}[المائدة:٨١] "اور اگر وہ اللہ پر ، نبی پر اور نبی پر اترنے والی کتاب پر ایمان رکھتے تو وہ ان (کفر کرنے والوں ) کو دوست نہ بناتے ؛ لیکن ان میں سے بہت سے لوگ نافرمان ہیں "۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ اس سے پہلے ٹیك لگا گر تشریف فرما تھے ، اس آیت کی تلاوت کے بعد بیٹھ گئے ، اور فرمایا : " نہیں ، یہاں تك کہ**

**تم لوگ ظالم کا ہاتھ تھام لو اور اس کو مَروڑ کر حق پر کردو (یعنی اس کو بزور طاقت گھسیٹ کر حق کے راست پر لے آؤ(۵۵)".**

**امت مسلمہ کی دلچسپی ا س کی دعوتِ حق میں ہے،ا سی پر اس کی نش ونما ہوئی اور اسی کی حمایت وصیانت تلے پروان چڑھی ؛ بلکہ"امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" اللہ کی راہ میں جہادکے مقاصد میں سے ہے ، یہ (۵۵) ترمذی، حدیث: ۳۰۴۸،ابن ماجہ ، حدیث: ۴۰۰۶،** عن عبد اللہ بن مسعود ؓ .

**ہیں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بشارتیں ، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا: " تم لوگ مدد یافتہ ہو ، سیدھے راستہ پر ہو ، فتح یا ب ہو ؛ پس تم میں سے کوئی اس کو پائے وہ چاہئیے کہ اللہ سے ڈرے، اور بھلی بات کا حکم کرے اور بری بات سے روکے ،اور جس نے میری طرف جھوٹی با ت کی نسبت کی ، چاہیئے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے(۵۶)". (۵۶) ترمذی، حدیث:۲۲۵۷،مسند احمد:۳۸۹/۱** ، عن عبد اللہ بن مسعود ؓ ، **امام ترمذی کا بیان ہے : یہ حدیث حسن صحیح ہے ).**

## ۲ – قوموں کے درمیان سے خیر و بھلائی کا فقدان :

**اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

**{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ}}[آل عمران: ۱۱۰]**

**"تم وہ بہترین امت ہو، جو پوری انسانیت کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ بھلائی کا حکم دو ا و ربرائی سے روکو، اوراللہ پر ایمان رکھو ، اگر اہل کتاب ایمان لے آئے ہوتے تو ان ہی کےحق میں بہتر ہوتا ، ان میں سے کچھ تو ایمان والے ہیں اور زیادہ ترنافرمان ".**

**حضرت عمر بن خطاب ؓ نے یہ آیت اپنے حج کے دوران تلاوت فرمائی، اور فرمایا:" اے لوگو! جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ اس امت میں سے ہو تو وہ اللہ کی شرط کو پوری کرے ". عظیم مفسر علامہ قرطبی کا بیان ہے:"اس میں اس امت کے لئے اس وقت تك تعریف ہے جب تك وہ اس فریضہ"امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" کو انجا م دیتی رہےگی اوروہ اس سے راضی رہےگی ،جب وہ تغییر کا کام چھوڑ دے گی اور منکر کاموں پر متفق ہوجائے گی تو وہ اس تعریف کی مستحق باقی نہیں رہےگی بلکہ وہ مذمت کئے جانے کی مستحق ہو جائے گی اور جب ایسا ہوگاتو وہ ان کے لئے ہلاکت کابا عث ہوگا "**

**.**

## ۳ – اللہ کی طرف سے ہلاکت وسزا کا مستحق قرار پانا:

**حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے اپنے ایك خطبہ میں فرمایا: " اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو اور اِس کو غیرمحل میں رکھتے ہو (اور وہ آیت یہ ہے )**{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}[المائدة:١٠٥] **"اے ایمان والو! تم**

پر تمہاری ذمہ داری ہے ، اگر تم خود راہ راست پرہو، تو جو گمراہ ہو، وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ، اللہ ہی کی طرف تم سب لوگوں کو لوٹ کرجانا ہے، پھر اللہ تم کو وہ سب بتادیں گے ، جوکچھ تم کیا کرتے تھے۔" اور میں رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا :"جب لوگ اپنے درمیان منکر دیکھیں اور اس پر نکیر نہ کریں تو قریب ہے اللہ ان کو سزا دیں "(٥٦)۔

## ۴ – سماج انحطاط پذیراور اس کے وجود کا خطرہ :

**مسلم سماج کی بنیاد اور جہاد کا مقصد** "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا

(٥٦) ترمذی، حدیث: ۲۱۶۸، ۳۰۵۷،،ابن ماجہ ، حدیث: ۴۰۰۵، مسند احمد:۱/۲ ، امام ترمذی کا بیان ہے : یہ حدیث صحیح ہے ۔

حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" کو انجا م دیتےرہنا ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ}[الحج: ۴۱]

" یہ وہ لوگ ہیں اگر ہم ان کوزمین میں حکومت عطار کردیں تو وہ نماز قائم کریں گے ، زکاہ ادا کریں گے ،بھلائی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ۔"

جہاں یہ بنیاد گری ، تو اس کے ساتھ سماج کے اقدار اور اس کے تصورات ونظریات اور مناہج زندگی بدل جائیں گے اور اس کے بعد حسب ذیل نتائج و پیمانےاور درجات ہوں گے :

**١ – لوگوں کے دلوں سے منکرات اور برائیوں سے بغض،کراہیت اور نفرت نکل جائےگی ، یہ دل سے انکار کادرجہ ہے ، اور یہ ایمان کا ادنی درجہ ہے ،اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ}[الحجرات:٧]

**"او رجان لو کہ تم میں اللہ کے پیغمبر (موجود) ہیں ، اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیں تو تم مشکل میں پڑجاؤگے ؛ لیکن اللہ نے تمہارے اندر ایمان کی محبت پیدا کردی ہے ، اس کو تمہارے دلوں میں سجادیا ہے اور کفر وفسق اور نافرمانی سے تمہارے اندر نفرت پید اکردی ہے ، یہی لوگ اللہ کےفضل وکرم سے درست راستہ پر ہیں" .**

**حضرت عرس بن عمیرہ ؓ نے فر مایا : "جب گناہ زمین پر ہوتا ہے تو جس نے دیکھا اور اس کو ناپسند کیا ایك روایت میں ہے کہ : اس نے اس کا انکار کیا ، تو وہ اس شخص کی طرح ہے جوگناہ ہوتے وقت موجود نہیں تھا ، اور جس نے دیکھا اور اس سے راضی و خوش رہا تو وہ اس شخص کی طرح ہےجس نے اس گناہ کو ہوتے ہوئے دیکھا)٥٧(.**

**٢ – دوسرا درجہ یہ ہے کہ پورا معاشرہ خواب غفلت میں ہو ، تو عنقریب بعض لوگ منکرات کو گلے لگائیں گے اور بعض لوگ خاموش رہیں گے ، یہ خاموشی ان کی ، یا تو جہالت کی وجہ سے ہوگی، یابزدلی ۔ یہ درجہ**

**معاشرہ کی ہلاکت و بربادی کا سبب بنے گا ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :**

{لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ * كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ}[المائدة:٧٨ - ٧٩]

**"بنی اسرئل میں جن لوگوں نے کفر کیا ، ان پر داؤد اور عیسی ابن مریم کی زبان سے لعنت ہوچکی ہے، یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کیااور وہ حد سے تجاوز کر جاتے تھے*وہ ایك دوسرے کو اس برائی سے روکتے نہیں تھے ، جس کا وہ ارتکاب کرتے تھے ، یقینا ان کا (یہ) عمل بہت برا تھا ".**

---

**(٥٧) بخاری ، حدیث:٣٣٤٥).**

**٣ – تیسرا درجہ یہ کہ منکر پرپورا معاشرہ خاموش تماشائی بنا رہا تو عنقریب پورا معاشرہ اسی رنگ میں رنگ جائےگا او ر گردش زمانہ کے ساتھ ایك وقت ایسا آئےگا کہ عام لوگ اس منکر کو لوگوں کا عرف وعادت تصور کریں گے، اس وقت اس منکر کا ازالہ آسان نہیں ہوگا؛بلکہ عنقریب اس کو منکر کہنے والا ترچھی نگاہ سے دیکھا جائےگا ، جیساکہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے منصب خلافت پر بیٹھتے ہوئے اُس وقت کے معاشرہ کی حقیقی صورت حال کی منظر کشی کرتے ہوئے فرمایا: "چھوٹے جوان ہوگئے اور بڑے بوڑھے ہو گئے ، اور لوگوں نے اسی کو دین سمجھ لیا ".**

**٤ – چوتھا درجہ یہ ہے کہ منکر معروف ہوجائے ، یعنی قرآن نے نیکی و بھلائی کو معروف سے تعبیر کیا ،**

لغت میں "معروف " کا معنی مشہور کے ہے ، مطلب یہ ہے کہ نیکی کا چلن لوگوں کے درمیان اتنا ہوجائے کہ بچہ بچہ اس کو جاننے اور پہچاننے لگے اور وہ معاشرہ میں اجنبی باقی نہ رہے بلکہ معروف ومشہور ہو جائے اور وہ لوگوں کا عرف تك بن جائے ۔ اور برائی کو قرآن نے" منکر " سے تعبیر کیا ، " منکر" کامعنی لغت میں اجنبی کے ہے ، مطلب یہ ہے کہ لوگ اس برائی کو جانتے پہچانتے نہ ہوں ، وہ لوگوں کے درمیان ایك اجنبی مسافر کی طرح ہو۔ اس اعتبار سے منکر معروف ہوجانے کا مطلب واضح ہوگیا کہ معاشرہ اتنا خراب ہوجائے کہ شر غالب اور خیر مغلوب ہوجائے ، اورخیر ونیکی اس معاشرہ میں اجنبی مسافر کی طرح ہوجائے ، اور برائی لوگو ں میں اتنا اثر ورسوخ حاصل کرلے اور اتنا زیادہ ان کے درمیان مشہور ہوجائے کہ لوگ اسی کو خیر وبھلائی اور نیکی سمجھنے لگیں او راس کے مقابلہ میں حقیقی نیکی وبھلائی اور خیر کو شر تصور کرنے لگیں ، جب ایسے حالات پیدا ہونگے تو فتنہ پروروں اور شر پسندوں کی شان اونچی ہوگی او ر معاشرہ میں وہ معزز سمجھے جائیں گے اور وہی قوم وملت کے قائد ، رہنما، مفکر اور فنکارمتصور ہونگے ۔ اور ان کے مقابلہ میں مصلحین کی آواز لوگوں میں نہیں سنی جائےگی ، ا ن کا مرتبہ معاشرہ میں گر جائےگا، وہ رجعیت پسند ،تخلّف پسند،دقیانوس ، اور دہشت گرد گردانے جائیں گے ، وہ لوگوں کی نگاہ میں اس امت کی شقاوت وتخلف کے سبب کہلائیں گے، گویا یہاں لوگوں کا پیمانہ بدل جائےگا ، حقیقی اخلاقی اقدار مفقود ہوجائیں گے اور معاشرہ کا حقیقی صالح وجود باقی نہیں رہے گا ۔

**امام اوزاعیؒ حسن بن عطیہؒ سے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:" عنقریب میری امت کےبرے لوگ اچھے لوگوں پر غالب آ جائیں گے ، یہاں تك مومن چھپ جائےگا ایسے جیسےکہ آج منافق ہمارے درمیان چھپا ہواہے "(۵۸).**

**امام احمد بن حنبلؒ حضرت عمر بن خطابؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے :"قریب ہے کہ بستیاں آبادی کے باوجود ویران ہوجائیں !" لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا:"جب ان بستیوں کے فاجرو فاسق لوگ نیك لوگوں پر غالب آجائیں گے اور پورے قبیلہ میں منافق چھا جائیں گے "(۵۹).**

**خلالؒ نے سفیانؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا : "جب میں معروف (بھلی ونیکی) کا حکم کرتا ہوں تو مومن کی کمر کو مضبوط کرتا ہوں ، او رجب میں منکر (برائی) سے روکتا ہوں تو منافق کی نا ك کو خاك آلود کر دیتا ہوں"(۶۰).**

**(۵۸)** از مسند الشاميين للطبراني، **حديث:۲۳۸.**
**(۵۹)** الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي، لابن القيم، **ص:۴۵ .**
**(٦٠)** الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر،عبد القادر أحمد عطا.

**اسی وجہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض منکرات و برائیاں معاشرہ میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان کا ازالہ ہونے کے بجائے بڑہتی جارہی ہیں ، جیسے انحراف و بے راہ روی کے اسباب اور جنسی خواہشات کو برانگیختہ کرنے والے محرکات ودواعی ، یہ سب کچھ "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" فریضہ پر عمل نہ ہو نے کا نتیجہ ہے .**

# اخلاقی انحراف کے اسباب اور عفت کی راہ میں رکاوٹیں

## ۱۰ ـ شادی کی رکاوٹیں :

نکاح انحراف و بےراہ روی سے حفاظت اور بہترین علاج ہے ،شادی شدہ اس سے محفوظ ہوتا ہے ، گویا نکاح ضلالت وگمراہی اور جنسی بے راہ روی کےلئے مضبوط ڈھال اور عفت کے لئے قوی ہتھیار ہے ، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" اے نوجوانوں کی جماعتو! تم میں سے جو شادی کی استطاعت رکھے وہ شادی کرلے ...(٦١)؛ پس شادی کے لئے جو بھی رکاوٹ یا مانع ہو وہ حقیقی معنوں میں انحراف ، بےراہ روی، فتنہ اور فساد کے اسباب میں سے ایك ہے جیسا کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے خبر دی کہ :"جب تمہارے پاس کو ئی پیام نکاح لے کر آئے اور تم اس کے دیندار ی و اخلاق سے خوش اور راضی ہو تو اس سے (اپنی بچی کی ) شادی کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین پر بڑے پیمانے پر فتنہ وفساد پھیلے گا "(٦٢).

(٦١) حدیث کی تخریج گذرچکی ہے .

(٦٢) حدیث کی تخریج گذرچکی ہے .

شادی کی راہ میں کانٹے اور رکاوٹیں اور من جملہ اس کے اسباب میں سےیہ ہیں :

۱: مہر میں غلو.

۲: ازدواجی زندگی میں کمر توڑ اخراجات کی شرط .

۳: لڑکے کے بارے میں اعلی علمی صلاحیت کی شرط لگانا ، اسی طرح ضروری ہے لڑکے کا سماج میں بڑا اونچا مقام ہو . یہ اس وجہ سےتا کہ مخطوبہ(ہونے والی

دلہن) خاتون کی ناک اس کی اپنی سہیلیوں کے درمیان اونچی رہے اور فخرکرے کہ وہ کسی سے کم نہیں ۔

۴: بعض خاندان والے اپنی بیٹیوں کی شادی میں عمر کا خیال کرتے ہیں ، کہ پہلی بڑی کی شادی ، اس کے بعد اس کے بعد والی ، اس کے بعد اس کے بعد والی ...الخ اس کی وجہ سے بعض مرتبہ کسی وجہ سے بڑی کا رشتہ نہیں آرہا ہے ، اس کے بعد والی کا رشتہ آچکا ہے ، اور یہ بھی بالغ اورشادی کے لائق ہے ، اس کے باوجود اس کی شاد ی نہیں کرتے ہیں ؛ کیونکہ ابھی بڑی بہن کا رشتہ نہیں آیا ہے ، بڑی کےچکر میں چھوٹی کی عمر بھی ضائع ہورہی ہے ؛ —— لیکن اگر معقول عذر ہو اور چھوٹی والی کی عزت پر آنچ آنے کا خطرہ نہ ہو تو تاخیر میں کو ئی مضا ئقہ نہیں ؛ اس لئے کہ ہندوستا ن کے ماحول میں بڑی بہن کو چھوڑکر چھوٹی بہن کی شادی پہلے کردینے کی صورت میں بڑی کی شادی کھٹائی میں پڑ جاتی ہے ، اور خواہ مخواں کی بے بنیاد قیاس آرائیاں شروع ہوجاتی ہیں اور پیام نکاح آنے بند ہوجا تے ہیں ۔

۵: جہیز جوڑے کی خطیر رقم کا مطالبہ یا گاڑی یا کسی اور چیز کا ڈیمانڈ جو عام طور پرلڑکی والوں کو سودی قرض لینے پر مجبور کردیتا ہے اور کبھی تو رہائشی گھر بیچنے مجبورپر ہوجا تے ہیں ۔

٦: ان مذکورہ بالا رکاوٹوں کی وجہ سے ہمارے سماج و معاشرے میں بے بیاہی لڑکیوں کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے ، سنجیدگی سے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے اور مزید بڑے پیمانے پر فتنہ وفسادرونما ہونے سے پہلے اس کا علا ج ڈھونڈ لیا جائے تو بہتر ہوگا ، اس مسئلہ میں خاص طور پر مسلم نوجوان اور ان

کے ماں باپ اور ان کی بہنوں کی توجہ کی ضرورت ہے ، سوبات کی ایك بات قا بل توجہ ہے اور میں سمجھتا ہوں اس میں مسئلہ کا حل ہے ، اور وہ یہ ہے کہ دوسرے کی مصیبت وپریشانی کو اپنی مصیبت وپریشانی سمجھیں جیساکہ اسلامی اخوت کا تقاضا ہےاو راپنے آپ کولڑکی والوں کی جگہ پر رکھ کر تھوڑی دیر کے لئے سر پر ہاتھ رکھ کر سوچیں ۔

کویت کے ماحول میں جن لڑکیوں کی وقت پر شادی نہیں ہوسکی، ان کا تناسب ۱۹۷۰ء – ۱۹۸۵ ءکے درمیان ۲۰% فیصد سے۲۸% ہے، اورجن لڑکوں کی شادی وقت پر نہیں ہوسکی ، انکا تناسب ۳۷% فیصد سے ۳۹% ہے ۔

ماضی قریب کے اخیر سالوں کی اعداد و شمار کے مطابق خلیجی ممالك میں وقت پرشادی نہ ہونے والی بچیوں کا تناسب ۳۵%ہے ، یمن اور لیبیا میں ۳۰%فیصد ہے ، اور عراق میں ۲۵%فیصد ہے اور وقت پر شادی نہ ہونے والے لڑکوں کا تناسب اس کے ماسو ا ہے(٦٣)۔

اس میں کو ئی شك نہیں ہے کہ اس کے نتائج و انجام اخلاقی اور سماجی اعتبار سے بہت سنگین اوربرے ہیں ، اس کا کامیاب حل شادی ہے ؛ شادی نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو عفیف و پاکدامن بناتی ہےاور معاشرہ کو بھی صاف وستھرا رکھنے میں بڑا کردار ادا کرتی ہے ، اور شادی کا وقت ہونے کے بعد اس میں جتنی تاخیر

**ہوگی اتنا ہی زیادہ اخلاقی فساد وفتنہ کے خطرات بڑھیں گے ، ہاں جس کو اللہ امان میں رکھے تو بات کچھ اور ہے ، اور اللہ سے دعا ہے کہ اللہ سب کو ہر حیثیت سے امان وحفاظت میں رکھے اور ہر ایك کے مشکلات کو آسان فرمائے ۔**

---

(٦٣) دیکھئے: الدراسة التحليلية الرابعة، للتعداد العام للسكان1980م، الإدارة المركزية للإحصاء، مجلة الوعي الإسلامي،العدد(492)، ديسمبر2006م) ۔

# عفت و استعفاف کےفوائد وثمرات

## عفت واستعفاف کے معنی

**لغوی معنی : ناجائز وحرام اور نامناسب چیزسے بچنا ، اسی سے" عفیف "ہے ، جس کے معنی " پاکدامن " کے ہیں ،عربی میں بولا جاتا ہے : "عفّ"،یعنی بچا ، پاکدامن ہوا ،اپنے آپ کو قابو میں رکھا ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ}[النور: ٣٣]

**"اورجن لوگوں کو نکاح کرنے کی گنجائش نہیں ہے ، وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھیں ، یہاں تك کہ**

**اللہ تعالی اپنے فضل سے ان کو گنجائش عطا فرمادیں"۔**

**امام ثعلب نے {وَلْيَسْتَعْفِفِ}کا معنی کیا : "ولیضبط نفسه" یعنی اور چاہئیے کہ اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھے ،جیسے کہ روزہ میں روزہ دار اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھتا ہے ، ٹھیك اسی طرح عفت انسان کے لئے ڈھال ہے ،جس کے ذریعہ اپنے نفس کو کنٹرول کرے کہ وہ برائی کے قریب نہ جائے۔ عربی میں بولا جاتا ہے :"امرأة عفيفة"یعنی : اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنےوالی، " نسوة عفائف" یعنی وہ عورتیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفا ظت کر نے والی ہیں ۔**

**استعفاف : عفت طلب کرنا ، اور یہ حرام اور لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلانے سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا ۔ ایك معنی " صبر اور کسی چیز سے بچنا " کا بھی ہے ۔**

**اصطلاحی معنی : نفس کو اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء اور اور نامناسب افعال سے بچانا ۔ اسی سے ہے "عفت نفس " یعنی حرام شہوت وخواہش سے نفس کو کنٹرول میں رکھنا ۔ اس کے مقابلہ میں آتا ہے :"دنا ءت ، خساست "۔ واضح رہے کہ عفت کا تحقق اسی وقت ہوگا جبکہ نفس کی طرف سے حرام شہوت کی طرف تحریك اور عفت کے منافی عمل کی طرف داعیہ پایا جائے ۔**

**" عفت" شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں ہی سے شرعًا مطلوب ہے ، گو شادی شدہ کے حق میں زیادہ تاکید ہے ، اور زیادہ تاکید ہی کی وجہ سے اس کی سزا بھی سخت ہے ،حدیث شریف میں آیا ہے :" کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو اس کی بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبودنہیں ، اورمیں اللہ کا رسول**

**ہوں مگر تین صورتوں میں سےکوئی صورت پائی جائے : شادی شدہ زناکار ، جان کے بدلہ جان ، اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جو (مسلم) جماعت سے جدا ہونے والا ہے)١( ". ڈاکٹرمحمدعلی بار نے اپنی کتاب"**الأمراض الجنسية أسبابها وعلاجها**" میں ایك دلچسپ واقعہ ذکر کیا ہے ، جس سے عفت واحصان کے معنی کی وضاحت ہوتی ہے ، وہ لکھتے ہیں :میں نے ایك رات خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ، میں غایت درجہ احترام وتوقیر کی وجہ سے ان کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھ پایا رہا تھا، میں نے سر جھکائے دریافت کیا :یارسول اللہ ﷺ! میں لوگوں میں جنسی امراض دیکھ رہا ہوں ؛ لیکن اس کا علاج کیا ہے ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جواب ایك لفظ**

(١) بخاری ، حدیث :٦٨٧٨ ، مسلم،حدیث : ١٦٧٦، عن عبد اللہ بن مسعودؓ۔

**میں مرحمت فرمایا :" احصان" .. پھر میں نیند سے بیدار ہوگیا ، اور اس بلیغ مختصر جامع لفظ کے معنی کی تحقیق میں غوطہ زن ہوگیا ، بالآخر ڈکشنری کی طرف مر اجعت کی تو معلوم ہو ا کہ اس کے کئی معانی آتے ہیں : ١ – رکاوٹ و حفاظت ، ٢– عفت ، ٣ – آزادی ، ٤ – شادی ۔**

**احصان کے معانی میں سے :**

**شادی شدہ غیر زانی ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :{مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ }[المائدة:٥]"(ہاں ،یہ ضروری ہےکہ ) نکاح کیا جائے، نہ کہ کھلے عام زنا کرنے والے ہوں ".**

**پاکدامن غیر زانی عورت ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:{وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ**

مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ }[المائدة:۵]"اور پاك دامن مومن عورتیں بھی حلال ہیں ، نیز ان لوگوں میں سے بھی پاك دامن عورتیں حلال ہیں ، جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی بشرطیکہ انہیں ان کے مہر ادا کرد و "۔

زنا سے دور پا کدامن عورت ، ارشاد الہی ہے :{وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا }[النور:۳۳] اور اپنی باندیوں کو بدکار ی پر مجبور نہ کرو ؛ تاکہ دنیوی زندگی کے کچھ اسباب حاصل کرلو ( بالخصوص ایسی صورت میں ) کہ وہ پاکدامن رہنا چاہیں"۔کہا جاتا ہے :" امرأة حصان " یعنی ایسی عورت جو زنا سے محفوظ اور دور رہنے والی پاکدامن ہو ۔

عفت ایك بلند ایمانی خلق حسن ہے ، یہ مسلم مرد وعورت دونوں ہی کے لئے دنیا وآخرت دونوں جہاں میں زینت و سرخروئی کا باعث ہے، اس عفت کے ذ ریعہ اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہیں ،،دین پر ثابت قدم ومستقیم رہتے ہیں ، اپنے رب کی رضا وخوشنودی حاصل کرتے ہیں ، اپنے رب کی ناراضگی وغضب سے بچتے ہیں ، معصیت الہی ونافرمانی سے محفوظ رہتے ہیں اور اپنی جوانی وصحت کی حفاظت کرتے ہیں ۔

بہت سے لوگوں کا خیال وو ہم ہےکہ جنسی اعضاء کا استعما ل نہ کیا جائے تو جنسی غدود فاسدومعطّل ہو جاتی ہیں، اپنا کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں اور بعد کی زندگی میں انسان کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ یہ خیال حقیقت کے بالکل برعکس ہے ؛بلکہ عفت کی زندگی گذارنے والا اور والی کی ازواجی زندگی بڑی کامیاب ،تابناك

اور خوشگوار گذرتی ہے اور دونوں کی خوب سیری ہوتی ہے اور دونوں جنسی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں ۔ عفت کی زندگی انسان کو صحت و تندرستی اور توانائی فراہم کرتی ہے ، آئندہ کی ازدواجی زندگی سےپورے طورپر لطف اندوز ہونے میں ممد و مددگار ثابت ہوتی ہے ، زوجین کے درمیان باہم حقیقی محبت وپیار عطار کرتی ہے اور صحیح معنوں میں زندگی کے بہارکی لذت بخشتی ہے ۔واضح رہے کہ جنسی اعضاء کو استعمال نہ کرنے کی وجہ سے جنسی غدود معطل وبیکار ہونے کی جو بات کہی گئی ہے ، یہ محض دھوکا ہے ، حقیقت کچھ اور ہی ہے ، حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ اور پر بیان کیا گیا جنسی غدود مزید توانا اور کارکرد رہتی ہے ، اور عملی طور مزید فعّال رہتی ہیں اور مزید عفت سے جنسی گلیوں کی داخلی حدود کو برقرار رکھناموثر طور پر ایك مضبوط ڈھانچے کی تعمیر میں مدد ملتی ہے ؛ کیونکہ انزالِ منی جسم کو مطلوبہ مقدار میں لوہا، فاسفورس، اور کیلشیم کے حصول سے محروم کرتا ہے اور یہ چیزیں خون سے تیار ہوتی ہیں ۔

فحش جنسی کےبعض علمبردار کا دعوی ہے کہ عفت جنسی کشیدگی پید ا کرتی ہے اور صحت پر برا اثر ڈالتی ہے ۔ یہ دعوی سطحی اور باطل ہے ، خود مغربی اطباء نے اس کی تغلیط کی ہے ۔

لندن کے شاہی طبیب ڈاکٹر جیمس باجیہ کا بیا ن ہے :" عفت کی وجہ سے صحت وجسم پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا ہے " ۔

ڈاکٹر بریہ کہتے ہیں: " عفت نوجوان کی صحت وعقل کی محافظ ہے ، او ر تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ انسان اور جانور میں خواہشا ت سے ضبط نفس ،صحت

**و تندرستی اور نشو و نما کےلئے مضبوط اور ٹھوس عمل ہے" .**

**بس اتنا ہی نہیں بلکہ عالمی کانفرنس - جس میں پوری دنیا سے ۱۰۲ چوٹی کے ڈاکٹر شریك ہوئے تھے - کی تجاویز میں ہے کہ نوجوانوں کے لئے ضروری ہے کہ خاص طور پر اس بات کو سمجھیں عفت اورطہارت دونوں مضر ہونا دور کی بات رہی ؛بلکہ صحت و تندرستی کے لئے بہت مفید اور نفع بخش ہیں .**

**جیسا کہ عفت پرسکون ،سعید اور خوشگوار ازدواجی زندگی کا ضامن ہے اور عفیف مرد وعورت شادی کے بعد بڑی پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی کا آغاز کرتے ہیں ؛ اسی لئے اسلام نے عفت و استعفاف والی زندگی پر ابھارا ہے اور ایسی ہی زندگی اختیار کرنے پر زور دیا ہے ؛ چنانچہ نداء ربانی ہے :**

**:{وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا }[النور:۳۳]**

**"اور اپنی باندیوں کو بدکار ی پر مجبور نہ کرو ؛ تاکہ دنیوی زندگی کے کچھ اسباب حاصل کرلو ( بالخصوص ایسی صورت میں ) کہ وہ پاکدامن رہنا چاہیں".**

**استعفاف سے مقصد : جنسی خواہشات کی آگ کو بجھانا اور شہوت نفس کے احساس کو دبانا اور جنسی رجحانا ت کو مہذب بنانا اور صحیح رخ دینا .اور آیت بالا کا مقصد یہی ہے کہ مسلمان عفت کو اختیار کریں بلکہ لازم پکڑیں اور اللہ کی اجازت کے بغیر ایك قدم بھی آگے نہ بڑھا ئیں . اوراس آیت :{وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى**

يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ}[النور:٣٣]"اورجن لوگوں کو نکاح کرنے کی گنجائش نہیں ہے ، وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھیں ، یہاں تك کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے ان کو گنجائش عطا فرمادیں"۔میں" جولوگ نکاح کرنےکی گنجائش نہیں رکھتے ہیں" سے مراد مالی وسعت ہے، آگے "یہاں تك کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے ان کو گنجائش عطا فرمادیں"اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ عفت کے دامن کو تھامے رہیں یہاں تك اللہ تعالی اپنے فضل سے مالی وسعت پیدا فرما دیں گے اور اس کے لئے شادی کا ماحول اور حالت کو سازگار بنادیں گے (٢٩) ، جیسا کہ ایك روایت میں آیا ہےکہ تین افراد کی مدد کرنے کو اپنے اوپر لازم کیا ہے ، ان میں سے ایك " عفت نفس کا غازی " ۔ایك حدیث

(٢) الأخلاق الإسلامية وأسسها، عبد الرحمن الميداني۔

شریف میں پاکدامن نوجوان کے لئے بڑی بشارت ہے، اور وہ قیامت کےروز اُن سات لوگوں میں سے ہوگا جو اللہ کے عرش کے سایہ تلے ہو نگے ، اورقیامت کےدن اللہ کے عرش کے سایہ کے علاوہ کو ئی اورسایہ نہیں ہوگا ۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں :" ایك وہ مرد ہے جس کو کسی صاحب جاہ منصب خوبرو عورت نے برائی کی دعوت دی ، اس نے اس کے جواب میں کہا :میں اللہ سے ڈرتا ہوں "(٣)۔

اللہ کی قسم جو نوجوان گنا ہوں کے راستے سے لذت حاصل کرتے ہیں ، تھوڑی دیر کے لئے سوچیں ! کل قیامت کے دن کوئی سایہ نہیں ہوگا ، سورج لوگوں کے سروں سے قریب آچکا ہوگا ،لوگ سخت گرمی اور دھوپ سے پریشان ہونگے ، نفسی نفسی کا عالم ہوگا ، وہ

بھی یہ دن چند گھنٹوں کا نہیں ہوگا بلکہ پچاس ہزار سال کا ایك دن ہوگا ، اس پریشانی کے عالم میں صرف عرش کا سایہ ہوگا ، اس سایہ میں وہ نوجوان بھی ہوگا جس نے اپنے نفس کو کنٹرو ل میں رکھا اور اپنی جوانی اللہ کے حکم کے مطابق گذاری ہوگی ۔ غور کیا جائے ، دو چند سکنڈ کی لذت بہتر یا قیامت کے روز کی نجات اور عرش کا سایہ ؟ کیا اس فضل الہی کے برابر دنیا کوئی لذت ہوسکتی ہے ؟ کون دانا بینا نوجوان ہوگا جواس فضل الہی ( قیامت کے روز عرش کےسایہ تلے جگہ ) کو چھوڑ کر دنیا کی چند سکنڈ کی لذت کوترجیح دےگا اور فضل الہی سے اپنے آپ کو محروم کرےگا ؟

## عفت کے فائدے اور اس کے ثمرات:

---

(۳) بخاری ،حدیث ،٦٦٠، مسلم، حدیث:۱۰۳۱، عن أبي هريرة ؓ ۔

### ۱ – برائیوں سے نجات:

پاکدامن انسان صرف برائیوں ہی سے نہیں بچتا ہے ؛ بلکہ برائی کے دواعی ، محرکات ، مقدمات ، اسباب، عوامل اور اس کے داخلہ کے گیٹ سے بھی دور رہتا ہے ، ایسا اللہ تعالی کے اس فرمان پر عمل کرنے کے لئے کرتا ہے :{وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا}[الإسراء: ۳۲]"اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو ، یقینا یہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور بہت ہی برا راستہ "۔ اور وہ اس وجہ سے کہ نگاہ ، گفتگو، خلوت و تنہائی اور بدن و اعضاء کا چھونا یہ سب کے سب زنا کے دروازے ہیں ، جس نے ان دروازوں کو کھولا ، اس کے لئے زنا سے بچنا مشکل ہے ، جیسا کہ عفت انسان کوسکون بخشتی

ہے، شہوت کے لَو کو ٹھنڈا کرتی ہے، عقل کو تقوی کا راستہ سوجھاتی ہے اور اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے ؛ جس کی وجہ سے ایك پاکدامن انسان راحت وسکون ، صاف وشفاف پاکیزہ، اور خوشی وسعادت سے بھری بڑی خوشگوار زندگی بسر کرتا ہے ۔

## ۲ – بر ائیوں کے نقصانات سے نجات :

یہاں بدکاری کرنے والوں پر جہاں اللہ کاغضب نازل ہوتا ہے ، اس کی رحمت سےوہ دور ہوجاتے ہیں اور وہ آخرت میں عذاب پانے کے مستحق بن جاتے ہیں اور دنیا میں برسرعام ان پر شرعی حد جاری ہوتی ہے اور وہ ذلیل و رسوا ہوتے ہیں ، وہیں ان برائیوں کے سماجی ، نفسیاتی، اخلاقی اورجسمانی بیماریاں ونقصانات ہوتے ہیں جن کا ذکر پیچھے آچکا ہے ۔ معلوم ہونا چاہئیے کہ عفت کے علاوہ ان نقصانات سے بچنے کے لئے کوئی اورراستہ نہیں ہے ۔

## ۳ – شخصی طہارت اور سماجی پاکیزگی :

پاکدامن انسان اپنی دنیا میں اللہ کے فضل سے رحمت الہی ، فرشتوں کی دعاؤں اور حوروں کے اشتیاق کے سایہ میں زندگی گذارتا ہے ، جیسا کہ وہ معاشرتی و سماجی زندگی نیك نامی ، ذکرِخیر اور سکون وراحت کے ساتھ گذارتا ہے ،اس کی ازدواجی زندگی بڑی خوشگواری او ر خوش اسلوبی کے ساتھ گذرتی ہے ، وہ اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری کی سعادت وبرکت سے بہرہ آور ہوتا ہے، اللہ تعالی کی عبادت کی لذت اور ایمان کی حلاوت سے محظوظ ہوتا ہے ، اور عنقریب وہ ان مذکورہ بالا خبیث بیماریوں سے محفوظ ر ہےگا۔

جیسا کہ وہ خود خوش اور سعید رہتا ہے اسی طرح وہ دوسروں کو بھی خوش رکھتا ہے ، اور پورے معاشرے کو اپنے حسن اخلاق ، کردار و گفتار ، اپنی عفت وحشمت، تقوی وطہارت، صبرو استقامت اور پاکیزہ زندگی سے سعادت بخشتا ہے اور ماحول کو اپنی ذات سے خوشگوار بناتا ہے ۔

## ۴ ـ قوت ارادہ :

استعفاف یعنی عفت اختیار کرنا اور عفت کی راہ پر چلنا ارادی قوت ، عزم مصمم اور صدق دل کے ساتھ پختہ ارادہ ہو نا ضروری ہے ؛ تاکہ تقوی کو قوت مل سکے اور اور تقوی کی طاقت شہوت نفس کے زور کو توڑ کر اس پرحاوی ہوسکے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے :{وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى * فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى}[النازعات:۴۰ - ۴۱]

"اور جوشخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور نفس کو خواہشات سے روکتا ہے ، تو یقینا جنت اسکا ٹھکانہ ہے"۔ قوت ارادہ اسلامی شخصیت سازی کے لئے بنیادی اہمیت کی حامل ہے ، یہی وہ قوت ہے جو ایك مسلمان کو حسن اخلاق و کردار اور فضائل سے آراستہ ہونے پر آمادہ کرتی ہے ، رذائل ودنائتوں سے دور رہنے پرسکت بخشتی ہے ، الہی احکام کو بروئے کار لانے میں مدد کرتی ہے ، اللہ کے راستہ میں جہاد کے جذبہ کو پختہ کرتی ہے ، سماج کی تعمیر میں بڑا کردار ادا کرنے کےلئے حوصلہ بڑھاتی ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا"کے کام میں ہمت کو پروان چڑھاتی ہے ۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا}[الإسراء: ١٩]

**"اور جو لوگ آخرت کے طلب گارہوں ، اس کےلئے خوب کوشش کریں اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہوں ، تو ان کی کوشش کا میاب ہوگی ۔"**

## ۵ – پاکدامن اللہ کے سایہ میں :

**جیساکہ جس بندہ نے دنیا میں تقوی ومخافت الہی کا لباد ہ اوڑھا اور اس کے سایہ کو اپنے سر پر رکھا تو اس کی جزاء اللہ کے یہاں یہ ہے کہ کل قیامت کے روز اس کے جنس عمل کواس کو جزاء بنا دیں گے ، جیسا کہ ایك حدیث شریف میں ہے کہ وہ قیامت کےروز اُن سات لوگوں میں سے ایك ہوگا جو اللہ کے عرش کے سایہ تلے ہو نگے ، اورقیامت کےدن اللہ کے عرش کے سایہ کےسوا کو ئی اورسایہ نہیں ہوگا ۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں : " ایك وہ مرد ہے جس کو کسی جاہ منصب خوبرو عورت نے برائی کی دعوت دی ، اس نے اس کے جواب میں کہا :میں اللہ سے ڈرتا ہوں "(۴)۔**

## ۶ ۔ پاکدامن کئی گنا ثواب کے سایہ میں :

**جتنے زیادہ فسق و فجور اور فتنہ کے اسباب ومحرکات اور عوامل ودواعی بڑھیں گے اسی قدر تقوی وپر ہیز گاری اور گناہوں سے بچنے کا ثواب اور گناہوں سے نفس کو قابو میں کرنے کا اجر ملےگا، حدیث شریف میں آیا ہے :" قتل و غارت گری اور فتنہ و فساد کے زمانہ میں عبادت (کا ثواب )میری طرف ہجرت کرنے کے مثل ہے "(۵)۔**

## ۷ – ایمان عفت کے سایہ میں:

**اللہ تعالی کا ارشاد ہے:**

**{إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ} [الأعراف:۲۰۱]**

**"بے شك جو لوگ تقوی اختیار کرتے ہیں ، جب ان کو کوئی شیطانی وسوسہ چھو لیتا ہے، تو وہ چونك جاتے ہیں ، پھر اسی وقت ان کی آ نکھیں کھل جاتی ہیں".**

**حضرت عبید بن عمیر ؓ نے فرمایا: "ایمان کی سچائی او راس کی نیکی میں سے یہ ہے کہ مرد کی <u>تنہائی وخلوت کسی حسین جمیل عورت سے</u> ہو اور وہ اس کو ہاتھ نہ لگا ئے اور وہ ایسا محض (۴) بخاری ،حدیث ،٦٦٠، مسلم، حدیث:۱۰۳۱،** عن أبي هريرة ؓ.

**(۵) مسلم، حدیث: ۲۹۴۸، ترمذی، حدیث: ۲۲۰۱، ابن ماجہ،حدیث: ۳۹۸۵،**عن معقل بن يسار ؓ .

**اللہ کے ڈر وخو ف کی وجہ سے کیا"(۶). اس حدیث کا مقصود یہ نہیں ہے کہ کوئی مرد عورت کے تنہائی کا تجربہ کرے؛ اس لئے کہ یہ شرعًا جائز نہیں ہے ؛ بلکہ حدیث کا مقصود یہ ہے کہ ا گر بالفرض ایسا ہو ا تو فتنہ سے وہی شخص بچ سکتا ہے جس کا ایمان سچا پکّا ہوگا ، عا م انسان نہیں بچ پائےگا.جیساکہ اللہ تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حق فرمایا :**

**{وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ}**

**[يوسف:۲۴]**

**"اور اس عورت نے تو یوسف سے برائی کا ارادہ کرہی لیا تھا، اگر یوسف نے اپنے**

پروردگار کی دلیل نہ دیکھ لی ہوتی تو اس کو بھی اسی طرح کا خیال پیدا ہو جاتا ،اسی طرح ( ہم نے اسے متنبہ کرد یا)؛تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو دوررکھیں ، بےشك یوسف ہمارے منتخب بندوں میں تھے ".

## ۸ ـ عفت دنیا میں باعث شرافت اور آخرت میں آگ سے نجات:

اللہ کی قسم عفت باعث شرافت وکرامت ہے ؛ کیونکہ جب مر د کےسامنے زنا کاموقع فراہم ہو اور بظاہر وہاں کوئی رکاو ٹ نہ ہو، یا خوبصورت عورت برائی کی طرف کسی مرد کو بلارہی ہو ؛ لیکن یہ مرد اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھتا ہے ، باوجودیکہ اس کے اندر نفسانی خواہش انگڑائی لے رہی ہے اور جنسی حرارت بڑھ رہی ہے ، ایسے موقع پر

(۶) مصنف ابن شیبہ ، حدیث :34996.

کسی عام مرد کے لئے برائی سے بچنا محال ہے ،ہاں ! مرد مومن کے لئے آسان ہے ؛ اسی لئے عفت ان تین نیك اعمال میں سے ایك ہے جس کا واسطہ ان تین لوگوں میں سے ایك نے دیا تھا جبکہ وہ تینوں ایك غار میں پھنس گئے تھے اور اللہ نے ان لوگوں کو نیك اعمال کی برکت سے نجات دی تھی(۷).

ایك حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"تین لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی: ایك وہ آنکھ جس نے اللہ راستہ میں پہرادی کا حق ادا کیا ، دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے ڈر سے رویا، تیسری وہ آنکھ جو اللہ کے محارم کو دیکھنے سے باز رہی "(۸) .

## ۹ ـ استعفاف مثالی شادی کا واحد راستہ :

**وہ نوجوان جس نے اپنی خواہشات نفس کو بے لگام چھوڑ دیاہو،عزتوں کو پراگندہ کرنے کا عادی ہوچکا ہواور جس کواپنی شہوت کی سیری کے لئے مفاسد کے مختلف دروازوں کوکھٹکٹائے بغیر سکون نہ ملتا ہو ،شادی کے بعد بھی بےقرار رہتا ہو، ہاں !جبکہ صدق دل سے توبہ و استغفار کرلے اور شادی کرکے از سرنو کے نئے صفحا ت کا آغاز کرے ۔ اسی طرح معاملہ نوجوان لڑکی کا ہے ،وہ جب عفت کے مضبوط حصار سے باہر آجاتی ہے ، اور مردوں کے ساتھ اختلاط کی زندگی گذارنے کی عادی ہوجاتی ہے تو اس کے بعد اس کے لئے دشوار ہوتا ہے کہ وہ شادی کے بعد شوہر کے تابعدار ی میں زندگی**

**(۷) بخاری،حدیث :۲۲۱۵، مسلم ، حدیث: ۲۷۴۳**،عن عبد الله بن عمر ؓ.

**(۸) معجم کبیر از طبرانی :۱۹/ ۳۱٦،حدیث:۱٦٦۷۳، اس حدیث میں ابو حبیب عنقری مجہول ہے بقیہ رواۃ ثقہ ہیں ، دیکھئے: مجمع الزوائد للھیثمی :۵/ ۲۸۸) .**

**گذارے اور اپنی پوری زندگی اس کے لئے وقف کردے ، ہاں !جبکہ صدق دل سے توبہ واستغفار کرے اور وہ بھی شادی کے بعد از سر نو نئی زندگی کی شروعات کرے ۔**

**جہاں تك پاکدامن مرد وعورت کی بات ہے تو دونوں کےدرمیان محبت والفت ، مودت و رحمت اور سکون وراحت اور طمانینت قلب وذہن مشترك طور پر رہتے ہیں ، دونوں ایك دوسرے کے اندر محبت والفت اور خوش دلی میں اخلاص پاتے ہیں ، اور دونوں نے جس طرح ازدواجی زندگی کی شرو عات کی تھی اسی طرح سکون واطمینان کے ساتھ انتہا ء تك پہنچتے ہیں ۔**

**" المعرفة الجنسية" کتاب کے مصنف نے پاکدامن لوگوں کی ازدواجی زندگی خوشگوار گذرنے کی حقیقت پر بڑی اچھی روشنی ڈالی ہے، وہ لکھتے ہیں :میں قریب سے بعض بوڑہوں کو جانتا ہوں اور اچھی طرح جانتا پہچانتا ہوں ، ان کی عمر ۷۵/سال کی ہوچکی ہے ، ان کی قوت باہ میں کوئی فرق نہیں آیا اور جنسی صلاحیت میں کسی طرح کی کمزوری نہیں آئی، گویا وہ اندر سے جواں مرد ہیں ، اور ازدواجی زندگی بھی بڑی کامیابی سے گذر رہی ہے ، جب میں نے ان سے اس عجوبہ قوت باہ اور نشاط کے راز کے بارے میں جاننے کوشش کی تو انہوں نے جو جواب دیا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے :**

**۱ – جوانی کی عمر میں خفیہ عادت کے عادی نہیں بنے ۔**

**۲ – جب وہ بالغ ہوئے تو انہوں نے اپنے آپ کو محفوظ رکھا اور کبھی بھی رذیل حرکت نہیں کی یعنی مشت زنی نہیں کی اور نہ ہی بد کاری کے قریب آئے ۔**

**۳ – شادی کے بعد بیوی سے ملنے میں حد اعتدال پرقائم رہے ۔**

**۴ – منشیات ،کحل اور سگریٹ نوشی سے دور رہے ۔**

**۵ – ہم نے کبھی مصنوعی چیز استعمال نہیں کی اور بیوی کےقریب اسی وقت ہوتے تھے جب وہ پاك اور اچھی صحت کی حالت ہوتیں(۹).**

## ۱۰ – استعفاف صبر پرحجت ہے :

**اس کی دونوں آنکھیں بد نگاہی سے صبر کرتی ہیں ، اس کےدونوں کان حرام ناجائز چیزوں کے سننے سے**

**صبر کرتے ہیں ،اس کے دونوں پیر حرام قدم اٹھانے سے صبر کرتے ہیں ، اس کا چمڑا حرام جسم سے چھونے سے صبر کرتا ہے ، اس کی شرمگاہ حرام شرمگاہ سےمس ہونے سےصبر کرتی ہے ۔ حقیقت میں عفت صبر ہے،یعنی گناہ سے اپنے آپ کو روکنا اور خواہش نفس کو پورا کرنے سے صبر کر لینا،یہ صبر کی قسموں میں سے ایك قسم ہے ؛ خاص طور پرشہوت نفس سے بھرپور نوجوان عفت اختیار نہیں کرسکتا مگر بڑے مجاہدہ اور صبرکے بعدہی ؛ چنانچہ اللہ رب العزت ذو الجلال نے ارشاد فرمایا :**

{قُلْ يَاعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ}[الزمر: ١٠]

**"آپ کہہ دیجئے :(اللہ فرماتے ہیں :)اے میرے بندوجو ایمان لا چکے ہو!اپنے پروردگار سے ڈرو، جو لوگ اس دنیا میں نیکی کریں گے ، ان کے لئے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے ، صبر کرنے والوں کو یقینا بے حساب اجر عطا کیا جائےگا۔"**

---

(٩) التدابير الواقية من الزنى، د. فضل إلهي

**اللہ کریم کے پاس ایسے لوگوں کے لئے اجر وثواب بہت ہے ، اللہ کاصرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ وہ لوگ اللہ کے ساتھ ہیں اوراللہ ان کے ساتھ ہیں ۔ ارشاد ربانی ہے :**

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ}[البقرة:١٥٣]

**"اے ایمان والو!صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ سے مدد چاہو ،یقینا اللہ صبر کر نے والوں کے ساتھ ہیں" ۔**

**بلکہ ان لوگوں کے لئے جنت کا وعدہ ہے ؛ چنانچہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :**

{سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ}[الرعد:۲۴]

**"(وہ کہا کریں گے)آپ لوگوں نے جو صبر کیا، اس کے بدلہ آپ پر سلامتی ہو، تو اُس عالم میں یہ کیا ہی بہتر انجام ہے!" .**

**رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :" صبر روشنی ہے"(۱۰). صبر ایك نور ہے جس سے تاریکیوں اور پریشانیوں کا بادل چھٹتا ہے(۱۱). نیز آپﷺ نے ارشاد فرمایا:"جوشخص صبر کرتا ہے تو اللہ اس کو صابر بنا دیتا ہے ، اور صبر سے بہتر اور وسیع کو ئی چیز کسی کونہیں عطا فرمایا "(۱۲). اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا}[الإنسان:۱۲]

**"اور ان کو ان کے صبر کے بدلہ جنت اور ریشمی لباس سے نوازےگا".**

---

**(۱۰) مسلم ،حدیث:۲۲۳، ترمذی،حدیث:۳۵۱۷، نسائی، حدیث:۲۴۳۷، ابن ماجہ ، حدیث: ۲۸۰، مسند احمد:۵/ ۳۴۲**،عن أبي مالك الأشعري ؓ . **(۱۱)** نزهة المتقين، **ج۱.**

**(۱۲) بخاری، حدیث:۱۴۶۹، مسلم، حدیث: ۱۰۵۳**،عن أبي سعيد الخدري ؓ.

**صبر کرنے والوں کو کئی گنا بڑھا کر اجر دیا جائےگا. اللہ تعالی فرماتے ہیں :**

{أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ}[القصص:۵۴]

**"یہی لوگ ہیں جن کو ان کی ثابت قدمی کی وجہ سے دوہرا ثواب دیا جائےگا ، وہ بھلائی کے ذریعہ برائی کو کو دور کرتے ہیں اور ہم نے ان**

**کو جو کچھ عطا فرمایا ہے ، اس میں سے ( اللہ کے ر ا ستے میں ) خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ”**
**جیسا کہ صبر کرنے والے اللہ کے محبوب بندے ہیں ،ارشاد الٰہی ہے :**

{وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ}[آعمران: ۱۴۶]

**“کتنے ہی نبیوں کے ساتھ کے مل کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی ہے ؛ چنانچہ اللہ کے راستہ میں ان کو جو کچھ پیش آیا ، اس کی وجہ سے نہ وہ کم ہمت ہوئے, نہ کمزور اور مرعوب ہوئے ، اور ا للہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں ”۔**

## ۱۱ ۔ عفت میں خاندان کی حفاظت ہے :

**یہ اللہ کا منصفانہ فیصلہ ہے جو لوگوں کی عزتوں کی حفاظت کرے تو اللہ تعالی اس کی عزت کی حفاظت فرما تا ہے، جو دوسروں کی عزت کے ساتھ کھیلواڑ کرے تواسی کے جنس عمل سے اس کو دنیا میں بدلہ ملتاہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گا کہ کوئی دوسرا اس کی عزت و ناموس کے ساتھ کھیلےگا۔ آنحضرت ﷺنے فرمایا:“ تم لوگ بچو تمہاری عورتیں محفوظ رہیں گی(مستدرك حا كم،حديث:۷۲۵۸،عن أبي هريرة ؓ ، حاکم کا بیان ہے:یہ حدیث صحیح الاسناد ہے ۔ حافظ ذہبیؒ کہتے ہیں : اس میں ایك راوی سوید ضعیف ہے ) ۔ اردوزبان میں ایك مثل معروف ہے :“ جیسی کرنی ویسی بھرنی ” ۔اس موقع سے بڑی پرانی بات ؛ لیکن بڑی پیاری بھی ہے ، اور وہ یہ ہے**

**:" جو اپنی عزت کی حفاظت کا خواہاں اورحریص ہے ، اسے چاہئیے کہ وہ دوسروں کی عزت کی حفاظت کا حریص بنے اور کوشاں رہے ، ہر دَین کےلئے ضروری ہے کہ اس کی ادائیگی ضرور ہو، عزتوں کے دین کی ادائیگی اس کے مثل عزتوں سے ہوگی ، انسان کی عزت اسی وقت لوٹی جاتی ہے جبکہ وہ دوسروں کی عزت لوٹتا ہے(١٣)۔**

**مغربی معاشرے کا خاندانی ڈھانچہ منہدم ہو نا وہاں کی ازدواجی زندگی کی خیانت کا قر ینہ ہے ؛ پس سمجھ لینا چاہئیے کہ عفت امان ہے اور یہ خاندان کے وجود کی حفاظت کرتی ہے ۔**

**یہ عفت و استعفاف کےنتائج وثمرات کے بارےمیں بڑا ہی جامع قول ہے اور یہ ترك معاصی کا ایك دروازہ ہے ،شیخ ابوالفتاح ابو غدّہ"** رسالة المسترشدين **" کتاب کے حاشیہ ص:١٥٦ پر لکھا ہے :" اللہ تعالی کی ذات ہر طرح کےعیوب ونقائص سے پاك ہے ، وہ سار ے جہاں کا رب ہے ، گناہوں سے بچنے اور معاصی کے ترك سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں :مروءت کا قیام ، عزت کی حفاظت ، وجاہت کی صیانت**

(١٣) عدالة السماء، محمود شيت خطاب.

**، اس مال کا محفوظ ہو نا جس کو اللہ نے دنیا و آخرت کے مصالح کو بروئے کار لانے کے لئے بنا یا ، مخلوق کی محبت ملتی ہے ، لوگوں کے درمیان اس کی بات سنی جاتی ہے اور مانی جاتی ہے ، صلاحِ معاش ،جسمانی راحت ، روحانی سکون، قلبی فرحت ، دل کی مضبوطی، طبیعت میں انبساط ، انشراحِ صدر،فاسق وفاجر لوگوں کے خوف سے امن ، غم واندوہ اور سوچ وفکر کی قلت ، ذلت ورسوائی کے وہم واحتمال سے ا وپر اٹھ کر عزت**

نفس، دل کی روشنی کا محفوظ رہنا اس بات سے کہ گناہ کی تاریکی اس کو بجھا ئے، برے حالات میں تنگ راستے کا کشادہ ہونا جبکہ فاسق وفاجر لوگوں پر مزید راستہ تنگ پڑجاتاہے ، بےشان وگمان رزق کا آنا ، علم کا حصول آسان ہونا ، لوگوں کی زبان پر تعریف، حسن ذکراور دعا کی کثرت ، اس کے چہرہ پر نوارنیت اور ایمانی کشش ، لوگوں کے دلوں میں اس کا رعب ، جب اس کو تکلیف پہونچائی جائے یا اس پر ظلم ہو تو لوگوں کا اس کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہونا اور اس کی مدد کرنا ، اگر اس کی کوئی غیبت کرے یا اس پر کوئی الزام لگائے تو لوگوں کا اس کی طرف سے دفاع کرنا اور صفائی پیش کرنا ، ا س کی دعا جلد قبو ل ہونا ، اللہ اور اس کے درمیان وحشت کا نہ ہونا ، فرشتے اس سے قر یب ہوتے ہیں شیاطینِ انس وجن اس سے دور ہوتے ہیں ، لوگ اس کی خدمت کے لئے ، اس کی کوئی ضرورت پوری کر نے کے لئے اور اس کی محبت اور صحبت کے لئے لپکتے ہیں اور ان کے درمیان باہم منافست ہوتی ہے ، وہ موت سے نہیں ڈرتا ہے ، خوشی خوشی اپنے رب سے ملنے کے واسطے جانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے ، اس کے دل میں دنیا کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے ، اس کے مقابلہ میں آخرت کی بڑی حیثیت ہوتی ہے ، آخرت میں بڑی کامیابی کی تمنا اور کوشش رہتی ہے ، اللہ کی عبادت اور اطاعت و فرمانبرداری میں اس کو میٹھاس محسوس ہوتی ہے اور اس میں اس کی طبیعت لگتی ہے ،ایمان کی حلاوت دل میں محسوس کرتا ہے ، عرش کو اٹھانے والے اور اس کے ارد گرد کے فرشتے اس کے حق میں دعا گو ہوتے ہیں ، کرامًا کراتبین فرشتے اس سے خوش ہوتے ہیں اور اس کے لئے ہر وقت دعا کرتے رہتے ہیں ، اس کی عقل وفہم

اور ایمان ومعرفت میں زیادتی ہوتی ہے ، اللہ کی محبت اس کو ملتی ہے ، اللہ اس کی توبہ سے خوش ہوتے ہیں اور اس کی طرف فضل وکرم اور رحمت متوجہ رہتی ہے ، بندے کےلئے باعث فرحت ومسرت اور خوش قسمتی کے لئےاتنا ہی کا فی ہے کہ اس کا رب اس کے ترك معاصی اور گناہوں سے بچنے اور اس کی توبہ سے خوش اور اس سے راضی ہو ۔

**********

**********

*******

***

*

# عفت سے متعلق سچی کہانیاں اور پیغام

## ۱ ــ حضرت یو سف علیہ السلام کا قصہ

حضرت یو سف علیہ السلام نوجوان ہیں ، وہ بھی عنفوان شباب کا زمانہ ہے ، کامل مرد ہوچکے ہیں ، حیرت انگیز پرکشش چہرہ مہرہ کا مالك اور خوب خوبرو و خوبصورت ہیں ،ایك عورت جو خود بھی خوبرو اور حسین و جمیل ہے اور جاہ ومنصب کی مالك ہے ، وہ حضرت یو

سف علیہ السلام کو ٹوٹ کر چاہتی ہے ، سارے دروازے بند ہیں ، تنہائی ہے ، یہاں حضرت یو سف علیہ السلام ہیں اور وہ خاتون ، تیسرا کوئی نہیں ، برائی کے سارے اسباب موجود ہیں اور حالات سازگار ہیں ، جیسا کہ قرآن نے بیان کیا :

{وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ}[يوسف:٢٣]

"یوسف جس عورت کے گھر میں تھے ، وہ اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کےلئے اس کو پھنسلانے لگی ، اس نے دروازے بند کر دئیے اور کہنے لگی : بس آہی جاؤ، یوسف نے کہا : اللہ کی پناہ ! بے شك وہ میرا آقا ہے اور اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے ، یقینا احسان فرموشی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے۔"

اس شہوت انگیز بات کے سامنے اور آنکھوں کو چکا چوند کر دینے والے فتنہ کے رو برو حضرت یو سف علیہ السلام کا موقف کیا رہا ؟کیا ان کا نفس عزیز مصر کی بیوی کی طرف مائل ہوا؟ کیا انہوں نے مصر کے بادشاہ کی امانت میں خیانت کی؟ نہیں ، نہیں ، ہر گز نہیں ؛ بلکہ اس کے جواب میں کہا :

{قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ}[يوسف:٢٣]

"یوسف نے کہا : اللہ کی پناہ ! بے شك وہ میرا آقا ہے اور اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے

**، یقینا احسان فرموشی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے۔"**

**عزیز مصر کی بیوی نے اپنے مکر و فریب کےسارے حربے استعمال کئے ،شہوت برانگیختہ کرنے کے سارےذ رائع اپنا ئے، اور دھمکی بھی دی ،اور اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پہاڑ کی جیسی عفت کو للکارا اور اس کو ہلانے کی ہر ممکن کوشش کرکے تھك گئی جیسا کہ اس نے خود دوسری عورتوں کے سامنے غصہ میں جھنجلا کراعتراف کیا:**

{قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ} [يوسف: ٣٢]

**"عزیز مصر کی بیوی نے کہا: یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم لوگ مجھے لعن و طعن کر رہی ہو، یقینا میں نے اس کو پھنسلانے کی کوشش کی ؛ لیکن یہ پاکبازی پر قائم رہا، اور میں جس بات کا حکم دے رہی ہوں ، اگر اس نے اس کو نہیں کیا تو یقینا قید میں ڈالا جائے گا اور بے عزت ہو کر رہےگا".**

**لیکن حضرت یو سف علیہ السلام نے اپنی پورے شباب کے با وجود کلی طور پر اللہ تعالی کی طرف متوجہ رہے اور اس سے مدد طلب کرتے رہے اور اس سے عصمت وعفت کی بھیك مانگتے رہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ} [يوسف:٣٣]

**"یوسف نے دعا کی ، اے میرے پروردگار !جس چیز کی طرف یہ لوگ مجھے دعوت درے رہی ہیں ، قید خانہ مجھ کواس سے زیادہ پسند ہے اور اگر آپ نے ان کے مکر وفریب سے مجھے نہیں بچایا تو میں نادانوں میں سے ہوجاؤں گا".**

**یہ فتنہ مومن کی ضمیر اور اس کی خشیت ربانی اور پرکشش گناہ کے درمیان تھا، گناہ کی کشش ناکام وپھیکا پڑ گئی، اور ایمان کی کشش ونورانیت کی جیت ہوگئی(١).**

## عبرت آموز باتیں :

**یہاں ہم تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جائیں اور اس واقعہ میں غور و فکرکریں اور دیکھیں کہ ہمارے معاشرے کے لئے اس میں کیا دروس و اسباق اور پیغامات ہیں :**

**پہلا پیغام : اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا اس کی طرف رجوع کرنا ،اس سے پناہ مانگنا اور اسی کی طرف بھا گ کر جانا ،عفت وعصمت اور گناہ سے نجات کے اہم اور قوی اسباب میں سے ہیں ، یہ چیز خو ب کھل کر اللہ تعالی کے اِس ارشاد میں آئی ہے ،دیکھئے:**

{قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي

---

(١) مسؤلية التربية الجنسية، عبد الله ناصح علوان.

كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ} [يوسف:٣٣]

" یوسف نے دعا کی ، اے میرے پروردگار !جس چیز کی طرف یہ لوگ مجھے دعوت دے رہی ہیں ، قید خانہ مجھ کواس سے زیادہ پسند ہے اور اگر آپ

**نے ان کے مکر وفریب سے مجھے نہیں بچایا تو میں نادانوں میں سے ہوجاؤں گا ۔"**

**ابو سعود مفسر کا بیان ہے :"اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ بڑا زبردست منکرہے ، ایسے زبردست منکر سامنے آتے وقت ضروری ہےکہ اللہ تعالی سے پناہ طلب کی جائے اور خاص طور پر اس سے خلاصی کی پناہ مانگی جائے)٢(.جیسا کہ یہ حضرت یو سف علیہ السلام کے مناجات میں اُس وقت ظاہر ہوا جب کہ انہوں نے کہا :**

{قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ}[يوسف:٣٣]

**" یوسف نے دعا کی ، اے میرے پروردگار !جس چیز کی طرف یہ لوگ مجھے دعوت دےرہی ہیں ، قید خانہ مجھ کواس سے زیادہ پسند ہے اور اگر آپ نے ان کے مکر وفریب سے مجھے نہیں بچایا تو میں نادانوں میں سے ہوجاؤں گا " ۔**

**چنانچہ اس کے بعد دعا کی قبولیت کا ثمرہ ظاہر ہوا :**{فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ}[يوسف:٣٤]**"چنانچہ ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی اور یوسف کو ان کے مکر وفریب سے بچا لیا، بے شك اللہ تعالی خو ب سننے والے اور خوب جاننے والے ہیں "۔**{وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ }

**(٢)** صفوة التفاسير،ج٢۔

**[يوسف:٢٤]"اور اس عورت نے تو یوسف سے برائی کا ارادہ کرہی لیا تھا، اگر یوسف نے اپنے پروردگار کی دلیل**

نہ دیکھ لی ہوتی تو اس کو بھی اسی طرح کا خیال پیدا ہو جاتا ،اسی طرح ( ہم نے اسے متنبہ کرد یا) ؛تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو دوررکھیں ، بےشك یوسف ہمارے منتخب بندوں میں تھے ".

**دوسر ا پیغام :** ہمہ وقت نفس سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے ، نفس پر زیادہ اعتماد نہیں کرنا چاہئیے ، ورنہ بڑا دھوکا ہو جائےگا؛ اس لئےکہ نفس فتنہ کے میدان میں قدم رکھنے میں جری ہوتا ہے ،اس غلط فہمی میں کہ فتنہ نہ ہوگا ؛پس مومن کے لئے بہتر یہ ہے کہ اول وہلہ میں ہی نفس کو مشکوك نگاہ سے دیکھے اور اس کو متہم سمجھے اور اس سے خوف کھا تا رہے کہ کہیں اس کاقدم پھسل نہ جائے، یہاں تك کہ ایمان کی چنگاری شعلہ بن کر باقی رہے؛بلکہ ایسے موقعوں پر جہاں برابرچوکنا رہے ،وہیں بہتر تو یہی ہے کہ فتنہ کے قریب پھٹکے ہی نہ ، یہ فتنہ سے بچنے کا موثر اور قوی ذریعہ ہے ، جیساکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں گذرا کہ وہ کس طرح اپنے آپ کو فتنہ سے دور رکھا جبکہ وہ نبی اور اللہ کے مقرب بندہ تھے .

**تیسرا پیغام :** اللہ تعالی کے اس ارشاد کو پڑہیئے:

{وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ} [يوسف:٢٤]

"اور اس عورت نے تو یوسف سے برائی کا ارادہ کرہی لیا تھا، اگر یوسف نے اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھ لی ہوتی تو اس کو بھی اسی طرح کا خیال پیدا ہو جاتا ،اسی طرح ( ہم نے اسے

**متنبہ کرد یا) ؛تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو دوررکھیں ، بےشك یوسف ہمارے منتخب بندوں میں تھے ".**

**اس سلسلہ میں علمی اعتبار سے راجح قول یہ ہے کہ عزیز مصر کی بیوی نےحضرت یوسف علیہ السلام سے ملنے کی خو اہش پختہ عزم اور صمیم قلب کے ساتھ کی تھی ، جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نفس کا میلان محض بشری تقاضے کی وجہ سے ہو ا تھا نہ کہ برائی کرنے کے پختہ عزم وارادہ سے ہوا تھا۔ یہ توجیہ مقام نبوت کے شایانِ شان کے مطابق اور سیاقِ آیات سے ہم آہینگ بھی ہے )٣( .**

**امام فخرالدین رازیؒ کہتے ہیں :" الھمّ"دل میں کسی بات کا کھٹکنا، یا طبیعت کا میلان جیسے روزہ دار موسم گرما میں جب ٹھنڈا پانی دیکھتا ہے تو اس کا نفس پانی پینے کی طرف مائل ہوتا ہے ، او ر جی چاہتا ہے کہ پی لے ، کو ن دیکھ رہا ہے ؟ لیکن اس کا دین اس کو روکتا ہے ".**

**صاحب " بحر" کا بیان ہے: " الھمّ " بمعنی ارادہ حضرت یو سف علیہ السلام سے واقع نہیں ہوا ؛ کیونکہ دلیل وبرہان دیکھنا پایا جانے کی وجہ سے اس کا تحقّق نہیں ہوا ، جیسا کہ عرب لوگ بولتے ہیں :"**أنت ظالم إن فعلت**"اس کی تقدیر عبارت یوں ہے : "**إن فعلت فأنت ظالم**" یعنی اگر تم نے ایسا کیا تو تم ظالم ہو۔ اسی طرح یہاں مطلب یہ ہو گا کہ " اگرحضرت یو سف علیہ السلام اپنے رب کے برہان و دلیل کو نہ دیکھے ہوتے تو برائی کا خیال پید ا ہو جاتا ؛ لیکن انہوں نے اپنے پروردگار کی دلیل دیکھی ، اس لئے " الھمّ " بمعنی ارادہ کا تحقق منتفی ہو گیا ، اس توجیہ کی شہادت و دلیل عزیز مصر**

**(٣)** صفوة التفاسير، ج٢).

کی بیوی کی گو اہی ہے ، اس ےنےدو ٹوک الفاظ میں کہا :

{قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ} [يوسف:٣٢]

**"عزیز مصر کی بیوی نے کہا: یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم لوگ مجھے لعن و طعن کر رہی ہو، یقینا میں نے اس کو پھنسلانے کی کوشش کی ؛ لیکن یہ پاکبازی پر قائم رہا، اور میں جس بات کا حکم دے رہی ہوں ، اگر اس نے اس کو نہیں کیا تو یقینا قید میں ڈالا جائے گا اور بے عزت ہو کر رہےگا."**

**عزیز مصر کی بیوی کے کہنے کا حاصل یہ ہے کہ یہ پاکبازی پر ثابت قدم رہا اور اس کے ساتھ میں جو کرنا چاہ رہی تھی اس نے اس پر عمل کرنے سے انکارکردیا اور عفت کا راستہ اختیار کیا ۔ — اس لئے گھر کے سرپرست کو اپنی عزت و ناموس کے معاملہ میں غیرتمند اور سخت ہونا چائیے ، اس میں مداہنت اور تساہل کو راہ ہرگز نہ دے ۔**

**معلوم ہوا کہ آدمی کی ہمت جواں ہو تو وہ بالآخر اپنے مہم میں کامیاب ہوجا تا ہے ، اور آدمی صدق دل سے پاکبازی اپنا ئے تو غیبی مدد ساتھ ہوتی ہے اور سامنے والا فریق مخالف مرعوب ہوکر تھك کر ہار ما ن لیتا ہے ۔**

**چوتھا پیغام : گھروں میں دوست و احباب ، غیر محرم رشتہ داروں اور خادموں کی آمد و رفت بلا روك ٹوك ہو اور اس میں گھر والوں کی طرف سے تساہل ہو**

، تو یہ بہت ناگفتہ بہ واقعات کے وقوع کا پیش خیمہ بن جاتا ہےاور عزت و حرمت کی پامالی کا سبب بن جاتاہے ، جیسا کہ گھر کا مرد کم غیرت مند ہو تو اس سے عورتوں کا بے جا حوصلہ بلند ہوتا ہے اور بے پردگی پر جری ہوجاتی ہے ۔ ایسا لگتا ہے مصر کا بادشاہ عزیز اسی قسم کے مردوں میں سے تھا ، جیسا کہ مفسر حافظ ابن کثیر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے(۴)۔

**پانچواں پیغام:**بری صحبت انسان کے انحراف اوربے راہ روی کا شکار ہونے کے اسباب میں سے ہے ، یہ بات سرکاری وزراء کی بیگمات کا عزیز مصر کی بیوی کے ساتھ مشارکت سے معلوم ہوتی ہے ، اس کی صراحت کے باوجود ان بیگمات نے نکیر نہیں کی ؛بلکہ سکوت کے ذریعہ اس کی بات کی تصدیق کردی ، عزیز مصر کی بیوی نے کہا جس سبب سے تم لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو کاٹ لیا ، وہی میرے مائل ہونے کا سبب ہے ، قرآن کے الفاظ میں :{قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ}[یوسف:۳۲]"عزیز مصر کی بیوی نے کہا:یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم لوگ مجھے لعن و طعن کر رہی ہو، یقینا میں نے اس کو پھنسلانے کی کوشش کی ". تو معلوم ہوا کہ وہ تمام بیگمات عزیز مصر کی بیوی کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف مائل ہونے اور اس کی ذا ت میں راغب ہونےمیں شریك ہیں ۔

یہ بات اللہ تعالی کےآگے کے ارشاد سے معلوم ہوتی ہے :وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ} [یوسف:۳۲] " یقینا میں نے اس کو پھنسلانے کی کوشش کی ؛ لیکن یہ پاکبازی پر قائم رہا، اور میں

**جس بات کا حکم دے رہی ہوں ، اگر اس نے اس کو نہیں کیا تو یقینا قید میں ڈالا جائے گا اور بے عزت ہو کر رہے گا".**

**(۴)** مختصر تفسیر ابن کثیر۔

# ۲ - حضرت یوسف علیہ السلام کے مشابہ قصہ

**حضرت عمر بن خطابؓ کے دور خلافت کی بات ہے کہ مدینہ منورہ میں ایك نیك سیرت نوجوان تھا وہ نمازوں کا بڑا پابند تھا، وہ حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ تمام نمازوں میں شر یك ہوا کرتا تھا ، اگر کسی وجہ سے غائب ہوتا تو حضرت عمرؓ اس کی خبرگیری فرما تے اور اس کو تلاش کرتے تھے ، اتفاق سے ایك عورت اس پر عاشق ہوگئی، اس نے محلہ کی بعض خواتین سے اس کا تذکرہ کیا ، ان میں سے ایك عورت نے کہا :میں اس کو تمہارے پاس لانے کی تدبیر رچتی ہوں ، وہ عورت راستہ میں بیٹھ گئی، جب وہ نوجوان وہاں سے گذرا تو اس عورت نے کہا: میں بوڑھی عورت ہوں میرے پاس ایك بکری ہے ، میں دودھ دوھنے کی طاقت نہیں رکھتی ہوں ، ذرا تم چل کر دودھ دوھودیتے تو اچھا ہوتا ، وہ نوجوان اس بوڑھی عورت کے ساتھ چل پڑا ؛ چونکہ لوگوں میں خیر کا غلبہ تھا ، جب وہ نوجوان اندر گھر داخل ہوا، تو بکری نظر نہیں آئی ، اس بوڑھی عورت نے کہا :یہاں بیٹھو ابھی بکری لے کرآتی ہوں ، اتنے ہی میں کیا دیکھتا ہے کہ اس کے پاس ایك عورت آتی ہے ، جب اس نوجوان نے اس عورت کو دیکھا تو گھر کے محراب کی طرف جاکر بیٹھ گیا ، اس عورت نے اس کو برائی کی دعوت دی ، اور کہا بس آہی جاؤ، اس نوجوان نے انکار کیا اورکہا :اے عورت!اللہ سے ڈرو، وہ اپنے مشن سے باز نہیں آرہی تھی ، اس کی بات**

سنی ان سنی کر دے رہی تھی ، جب نوجوان برابر انکار ہی کرتا رہا تو وہ عورت اس نوجوان سے اپنی مرادپوری کرنے سےمایوس ہوگئی تو اس نے چیخا ، دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی، اس عورت نے کہا :یہ نوجوان میرے گھر داخل ہو ااور میرے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے ، اتنے ہی میں لوگ اس نوجوان پر ٹوٹ پڑے اور اس کو مار ا پیٹا ،اور باندھ دیا، کل ہوکر صبح ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب ؓنے لوگوں کو نماز پڑھائی ،ابھی لوگ وہاں موجود ہی تھے کہ لوگ اس نوجوان کو بندھا ہوا لے کر آئے ، جب حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اس نوجوان کو دیکھا تو فرمایا:"اے اللہ !اس نوجوان کے بارے میں میرے گمان کو ٹھیس نہ پہونچا "،پھر فرمایا :کیا ماجرا ہے ؟لوگوں نےکہا:رات میں ایك عورت مدد طلب کررہی تھی ، وہاں ہم لوگ پہنچے تو اس نوجوان کو وہاں پایا ، ہم لوگوں نے اس کو مار پیٹا اور باندھ دیا ،اب وہ آپ کے سامنے ہے ۔

حضرت عمر بن خطاب ؓ نےاس نوجوان سے کہا : سچ سچ بتاؤ.. ، اس نوجوان نے پورا قصہ بیان کیا ، اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب ؓ نےفرمایا : کیا تم اس بوڑھی عورت کو پہچانتے ہو ؟ اس نوجوان نے جواب دیا :ہاں اگر میں نے اس کو دیکھا تو پہچان جاؤں گا ، حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اس بوڑھی عورت کی تمام پڑوسن بوڑھی اورجوان عورتوں کو بلا بھیجا ، جب تمام آگئیں تو حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کہا :پہچانو، ان میں وہ بوڑھی نہیں تھی ،یہاں تك وہ بوڑھی عورت گذری، وہ نوجوان بول پڑا :اے امیر المومنین! یہ ہے ، حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اس پر کوڑا اٹھا یا اور کہا سچ سچ بتاؤ، اس بوڑھی عورت نے پورا قصہ اسی طرح بیان کیا

**جس طرح اس نوجوان نے بیان کیا تھا ، اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اللہ کاشکر ادا کیا اور فرمایا :"تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہے جس نے ہمارے درمیان حضرت یوسف علیہ السلام کی شبیہ بنایا "(۵)۔**

**(۵)** روضة المحبين، ابن قيم۔

## ۳ ـ غار والوں کا قصہ

**حدیث میں آتا ہے کہ ایك مرتبہ تیں لوگ ایك غار میں پھنس گئے ، اور وہ اس طرح کہ تینوں غارمیں داخل ہوئے ، اتفاق سے ایك چٹان سڑك کر نیچے آگئی اور غار کا منہ بند ہوگیا ،سبھو ں نے کہا :اس چٹان سے نجات پانے کی کوئی صورت نہیں ہے سوائے ایك صورت کے ، اوروہ یہ ہے کہ ہم تینوں اپنے اپنے نیك اعمال کاواسطہ دے کر اللہ تعالی سے دعا کریں ، ان میں ایك نے کہا جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں آیا ہے :" اے اللہ !میری ایك چچازاد بہن تھی ، وہ مجھے بہت پسند تھی ، میں نے اس کو اپنے نفس کی طرف بلایا، اس نے میرے پاس آنے سے انکارکیا ، یہاں تك کہ وہ قحط سے دوچار ہوئی، وہ میرے پاس اس شرط پر آئی کہ میں اس کو ایك سو بیس دینار دوں گا اور وہ میرے اور اپنے نفس کے درمیان راستہ خالی کردےگی یعنی رکاوٹ نہیں بنے گی اور اپنی ذات پر قابو دیدےگی ؛ چنانچہ جب میں اس پر قابو پا گیا ، ایك روایت میں آتا ہے کہ اس کے دونوں زانو پربیٹھ گیا، تو اس نے کہا :اللہ سے ڈر اور ناحق مہر عزت کو نہ توڑ۔ اتنے ہی میں اٹھ گیا اور سونے کےسکے یعنی دینار بھی چھوڑدیا ، اے اللہ میں نے یہ عمل تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا ، ہم سے اس مصیبت کو ٹال دے ، اتنے ہی میں وہ چٹان کھسك گئی "(٦)۔**

غور کیا جائے ! یہ شخص بد کاری پر قادر ہوچکا تھا اس میں ملوث ہو نے میں چند سکنڈ ہی بچے تھے کہ اس کے دل میں ایمان جگا اور صرف ایك کلمہ "اللہ سے ڈر " اس کے ایمان کی چنگاری کو شعلہ جوالہ بنادیا اور وہ فورا متنبہ ہوا کہ وہ کیا کر رہا ہے ؟ اور اللہ کو (٦) حدیث کی تخریج گذرچکی ہے .
یاد کیا کہ اللہ اسے اوپر سے دیکھ رہا ہے ؛ پس ایمان کی جیت ہوئی اور نفسانی شہوت کی شکست ، اور وہ اس کے زانو پر سے اٹھ گیا ، حالانکہ وہ اس کی محبوبہ تھی ،وہ اس کو خوب ٹوٹ کر چاہتا تھا.

واقعی میں ایمان کی کیا طاقت ہے ، اس کی کیابلندی ورفعت ہے اور اس میں کیا اسپرٹ ہے کہ شہوت کے گڑھے سے بھی نکال کرعفت و پاکدامنی،اطاعت وفرمانبرداری او ر طہارت و پاکیزگی کی بلندی تك پہونچا دیتا ہے . ہم سب کو چاہئیےکہ ہم بھی اپنے اندر ایسا مضبوط ایمان پیدا کریں، اس کے بعد آج بھی ہم اپنے سر کی آنکھوں سے ایمان کا معجزہ اور کرشمہ دیکھ سکتے ہیں .

## ۴ ـ ایك فدائی پاکدامن کا قصہ

یہ ایك جانثار صحابی ؓ کا قصہ ہے ، وہ صحابی مرثد بن ابی مرثد غنوی ؓ ہیں ، یہ مکہ سے مسلمان قیدیوں کو اٹھاکر مدینہ منورہ لایا کرتے تھے ،مکہ میں ایك عورت تھی جس کا نام " عناق " تھا ، وہ فاحشہ تھی ، وہ زمانہ جاہلیت میں حضرت مرثد غنوی ؓ کی معشوقہ رہ چکی ہے ، حضرت مرثد غنوی ؓ مکہ سے ایك قیدی کو لانے کے وعدہ پر مکہ پہنچے، تو رات کا وقت تھا ، چاندنی رات تھی ، وہ ایك دیوار کے سایہ میں آکر کھڑے ہوگئے،

اتنے ہی میں وہ فاحشہ عورت "عناق "پہنچ گئی، اس نے دیوار کے نیچے میر ے سایہ کی سیاہی کو دیکھا اورمیرے قریب آئی اور پہچان لیا، اس نےکہا :او مرثدہو؟ میں نے کہا:ہاں ، میں مرثد ہوں ۔ وہ کہتی ہے : خوش آمدید ، تمہارا آنا مبارك ، آؤ! آج دونوں ساتھ رات گذاریں گے ،حضرت مرثد غنوی ؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا :"اے عناق !اللہ تعالی نے زنا کو حرام کیا ". اتنا کہنا تھا کہ اس نے آواز لگائی:" اے خیمہ والو! اِھر دیکھو !یہ تمہارے قیدیوں کو اٹھا کر لے جارہے ہیں ". حضرت مرثد غنوی ؓ کہتے ہیں کہ آٹھ لوگ میرے پیچھے ہو لئے ، میں ایك باغ میں داخل ہوا یہاں میں نے ایك غار دیکھا اورا س میں داخل ہوگیا ، وہ آٹھ لوگ میرا پیچھا کرتے ہو ئے یہاں غار کے پاس پہنچ گئے یہاں تك کہ وہ لوگ میرے سر پر کھڑے ہوگئے اور پیشاب کرنا شروع کردیا ، ان لوگوں کا پیشاب میرے سر ہی پر گرنے لگا، اللہ تعالی نے ان لوگوں کو مجھ کو دیکھنے سے اندھا کردیا، پس وہ لوگ جہاں سے آئے تھے وہاں لوٹ گئے،میں بھی اپنے ساتھی کے پاس واپس آیا اور اس کو اٹھا یا ، وہ کا فی بھاری تھا ، اس کو اذخر کے پاس لایا اور اس کی رسیوں کو کھولا، اس کے بعد مدینہ منورہ لے کر آیا ، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ، اورعرض کناں ہوا یارسول اللہ ﷺ!عناق سے نکاح کر لوں؟ رسول اللہ ﷺ نے توقف اختیار کیا اور کچھ جواب نہیں دیا، یہاں تك کہ یہ آیت نازل ہوئی :{الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ} [النور:٣]"بدکار مرد (رغبت کے ساتھ ) بدکار عورت یا شرك کرنے والی عورت کے سوا کسی سے نکاح نہیں کرتا ، اور بدکار عورت سے (رغبت وخوش دلی کے

ساتھ) وہی شخص نکاح کرتا ہے ، جو خود بدکار یا مشرك ہو ، اور ایمان والوں پر اس کو حرام کردیا گیا ہے"۔اس کے بعد آپﷺنے فرمایا :اے مرثد!بدکار مرد بدکار عورت یا مشرك عورت کے سوا کسی سے نکاح نہیں کرسکتا ؛ پس تم اس سے نکاح مت کرو(۷)۔

دیکھئے !حضرت مرثد غنویؓ اس حد تك جفاکشی اورمشقت اٹھانے کے باوجود ،

---

(۷) ابوداو،حدیث: ۲۰۵۱، تر مذی،حدیث:۳۱۷۷، نسائی،حدیث: ۳۲۲۸،عن عبد اللہ بن عمرو ؓ ۔

اُس عورت سے اس حدتك محبت تھی کہ آپؐ نے آنحضرت ﷺ سے اس سے نکاح کی اجازت مانگی ، اور باوجودیکہ اس نے تسکین شہوت کی دعوت دی تھی ، اور حالات کچھ ایسے تھے کہ اگر حضرت مرثد غنویؓ چاہتے تو بد کاری کرسکتے تھے ؛ کیونکہ لوگوں سے چھپ کر اسی کے یہاں قیام کر لیتے اور کسی کومعلوم نہیں ہوتا؛ لیکن انہوں نے پورے طورپرصراحت کے ساتھ کہہ دیا کہ "اے عناق ! اللہ تعالی نے زنا کو حرام کیا "۔ اور وہ آخری وقت تك کسی قیمت پر راضی نہیں ہوئے یہاں تك اس کے گھر میں پناہ لینا بھی پسند نہیں کیا ، انہوں نے تو اپنے مومنانہ پاك جملہ سے فتنہ اور شك و شبہ کی جڑ ہی کا ٹ ڈالی ؛پس ایك مومن کی شان ایسی ہی ہونی چاہئیے کہ جب بھی اس طرح کا موقع آئے یا اس طرح کے حالات پیدا ہوں،وہ ایسا ہی مومنانہ جواب دے اور اپنے آپ کو برائی سے بچا لے ؛ بلکہ حتی الوسع کوشش ہونی چاہئیے کہ تہمت کی جگہوں سے دور ہی رہیں چہ جائیکہ بدکاری کےقریب جائے ۔

## ۵ ۔ ایك پاکدامن شخص کا قصہ

حضرت عثمان بن طلحہ ؓ کا قصہ یوں ہے .. ایك شخص مدینہ منورہ کی طرف سفر ہجرت میں ایك عو رت کی رفاقت ہوتی ہے ، یہ ہجرت کا سفر کئی روز چلتا ہے ، وہ شخص مردوں میں عفت اور بہادری کےمیدان میں مثل بن گئے، اس قصہ کا راوی حضرت ام سلمہ ؓ ہیں ،وہ بیان کرتی ہیں بنومغیر ہ نے مجھ کو روك لیا، میرے شوہرابوسلمہ ؓ مدینہ منورہ چلے گئے،میر ے ، میرے بچہ اور میرے شوہرکے درمیان جدائیگی ہوگئی، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں روزانہ صبح کے وقت نکلتی، ابطح مقام پر بیٹھ جاتی مستقل روتی رہتی یہاں تك شام ہوجاتی ، پھر میں واپس چلی جاتی ، اسی طرح میراروز کا معمول تھا ، تقریبا ایك سال یا اس سے قریب قریب وقت گذر گیا،یہاں تك کہ ایك دن کی بات ہے کہ میرے چچازاد بھائیوں میں سے ایك جو بنو مغیرہ میں سےہیں ، ان کا گذر میر ے پاس سے ہوا ، میری حالت زار دیکھ کر ان کو میرے اوپر رحم آگیا؛ چنانچہ انہوں نے بنو مغیر ہ سے کہا :کیا تم لوگ اس بیچاری کو جانے نہیں دوگے ، تم لوگوں نے اس کو اس کے شوہر اور بچہ کو اس سے جدا کردئیے ہو؟وہ بیان کرتی ہیں کہ ان لوگوں نے مجھ سے کہا :اگر تم چاہو تو اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ،وہ کہتی ہیں کہ بنو اسد نے اسی وقت میرے بچہ کو واپس کردیا ؛ چنانچہ میں اونٹنی پرسوار ہوئی ، بچہ کو اپنے گود میں لیا ،اس کے بعد اپنے شوہر سے ملنے کے لئے مدینہ منورہ کے سفرپر نکل پڑی ، وہ بیان کرتی ہیں کہ میرے ساتھ کوئی فرد بشر نہیں تھا ،میں چلتے چلتے نتعیم پہنچی ، وہاں حضرت عثمان بن طلحہ بن ابو طلحہ ؓ بنی عبدالدار کے بھائی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھ سے پوچھا :اے بنو امیہ کی بیٹی ! کہاں کا ارادہ ہے ؟میں مدینہ منورہ شوہر سے ملنے

جارہی ہوں ،انہوں نے کہا :تمہارے ساتھ کوئی نہیں ہے ؟میں نے جواب دیا : میرے ساتھ میرا یہ بیٹا اوراللہ ،انہوں نے کہا :باخدا تمہیں نہیں چھوڑا جاسکتا ؛ چنانچہ میری اونٹنی کی نکیل پکڑا اور مجھ کو لے کرآگے آگے تیز چلنےلگے ، وہ کہتی ہیں :اللہ کی قسم میں نے ان سے زیادہ شریف انسان نہیں دیکھا ، جب وہ کسی منزل پر پہنچتے تو پہلے اونٹنی کو بیٹھا تے ، پھر وہاں سے تھوڑی دور ہٹ جاتے یہاں تك میں جب اونٹنی پر سے اتر جاتی ، میری اونٹنی پر سے اترنے کے بعد اونٹنی کو لے جاتے اور کسی درخت سے باندھ دیتے ، اور خود دوسرے درخت کے پاس چلے جاتے اور وہاں اس کے نیچے سوجاتے ، جب پھر کوچ کرنے کا وقت قریب آتا تو وہ اونٹنی کے پاس آکر کھڑے ہوجاتے ،ا ور اونٹنی کو سواری کے لئے تیار کرتے ، اس کے بعدمیر ے قریب لاتے اور اونٹنی کو بیٹھا تے اور تھوڑی دور ہٹ جاتے ، جب میں مکمل طور پر بیٹھ جاتی تو وہ قریب آتے اور اونٹنی کی نکیل پکڑتے اور چل پڑتے ، جب جب منزل آتی تو ایسا ہی کرتے ، یہاں تك کومجھ کو مدینہ منورہ لے کر آگئے ، جب قباء میں بنو عمرو بن عوف کی بستی پر نظر پڑی توانہوں نے کہا :تمہارا شوہر اسی گاؤں میں ہے ،ابوسلمہ اسی بستی میں اتر ے تھے ۔ حضرت ام سلمہ ؓ باربا رکہا کرتی تھیں کہ میں نے حضرت عثمان بن ابی طلحہ سے بہتر اور شریف ساتھی نہیں دیکھا(۸) ۔

## ٦ــ صبر وعفت کا قصہ

تاریخ اسلام کاایك واقعہ ہے کہ عبد الملك بن مروان نے ایك فوجی دستہ یمن کی طرف روانہ کیا ، وہاں وہ دستہ کئی سال رہ گیا ، یہاں تك کہ ایك رات عبد الملك

**بن مروان نے ارادہ کیا کہ آج کی رات شہر (دمشق ) کا ضرور گشت کروں گا ، اور معلوم کروں گا کہ لوگ اس دستہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں ؟جس میں میں نے ان کے مردوں کو بھیج دیا اور اور ان پر مالی بوجھ ڈالا ۔**

**عبد الملك بن مروان اس خاتون کے گھر کے باہر کی گلیری میں کھڑے تھے کہ اندر سے ایك عورت کی آواز آئی، وہ نماز پڑھ رہی تھی ،عبد الملك بن مروان بڑی توجہ کے ساتھ سننے لگے، جب وہ نماز سے فارغ ہوگئی، اپنی راحت گاہ گئی، اور سونے سے پہلے یہ کہنے لگی، اللہ عمدہ اونٹنوں کو چلانے والا ہے ، کتابوں کو نازل کرنے والا ہے اور**

**(۸)** السيرة النبوية لابن هشام:۲/۳۱۵، البداية والنهاية لابن كثير:**۳/۱۶۹) ۔**

**رغبت واشتیاق پید ا کرنے والا ہے ، اے اللہ !میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ میرے غائب(شوہر) کو لوٹا دے، میرے غم وفکر کو زائل کردے ، میری آنکھ کو ٹھنڈ ی فرما، اور میں تجھ سے سوال کرتی ہو ں کہ تو میرے اور خلیفہ عبد الملك بن مروان – جس نے میرے ساتھ ایسا کیا – کے درمیان فیصلہ فرما ، اس کے بعد درج ذیل اشعار پڑھنے لگی :**

> **"رات لمبی ہوگئی اور آنکھ اشکبارہے ،تکلیف میں مبتلا میرے مغموم دل کو نرم فرما اور اس کی تکلیف کو دور فرما ،میں بڑی مشکل سے رات گذارتی ہوں ، ستاروں کو دیکھتی رہتی ہوں ،میرا دل اشتیاق میں کٹتا جارہا ہے، جب میں اس (شوہر) کو یاد کرتی ہوں، تو مارے حسرت کے میرا دل رونے لگتا ہے ، ہر محبوب اپنے محبوب کو یاد کرتا ہے**

،اس سے ملنے کی ہر دن خواہش رکھتا ہے
،یہ تخت میرے نوجوان ( شوہر) سے خالی ہے
،تو بندے کو پکارتا ہے تو بندے تیری بات
سنتے ہیں ، میں نے تجھ کو غم وخوشی
دونوں حالتوں میں پکارا ، ابھی پسلیوں کے
اطراف کے درمیان ایك ایسی ٹیس ہے جو
مجھے ستا رہی ہے ۔"

خلیفہ عبد الملك بن مروان نے اپنے چوکیدار سے کہا:تم اس گھر کو جانتے ہو؟اس نے کہا : ہاں ،یہ یزید بن سنان کا گھر ہے ،خلیفہ نے کہا :اس عورت کا اس سے کیا تعلق ہے ؟چوکیدار نے کہا :یہ اس کی بیوی ہے ،جب صبح ہوئی ، تو خلیفہ نے پوچھا :ایك عورت اپنے شوہر سے کتنے دنوں تك جدائیگی برداشت کرسکتی ہے ؟لوگوں نے کہا :چھ مہینے ۔

یہ عورت پاکدامن تھی اس نے اپنے سکون کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں پائی ؛ اس لئے اس نے اپنے رب کو اپنا یا ، اسی سے اپنی شکایت کرتی ہے ، اور اسی کے پاس اپنی ضرورت رکھتی ہے ، اور اسی سے اپنے شوہر کے فراق کی شکایت کرتی ہے ، اور اس پر وہ صبر ،نماز اور دعا کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگتی ہے ۔

اس میں دوسر ی خواتین کے لئے اسوہ وپیغام ہے کہ اگر کسی وجہ سے کسی خاتون کا شوہر پردیس میں ہو تو اس کی امانت عزت و ناموس کی حفا ظت کرے اور حفاظت کی بابت صبر، نماز اور دعا کے ذریعہ اللہ تعالی سے مدد طلب کرے ۔

## ۷ – ایك نوجوان کا قصہ جو متاثر ہوا اس سے ....

امام حسن بصری تابعی کا بیان ہے :مدینہ منورہ میں ایك نوجوان ر ہتا تھا ، وہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کو چاہتا تھا ، ایك رات کی بات ہے ،وہ عشاء کی نماز پڑھ کر گھر واپس آرہا تھا ، راستہ میں ایك عورت اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی ، اور اس نے اپنے آپ کو پیش کیا، وہ نوجوان اس کی طرف مائل ہوگیا ،وہ عورت چلی ، اس کے پیچھے پیچھے یہ نوجوان بھی چلا ،یہاں تك اس کے دروازہ پر کھڑا ہوگیا، سوچتا رہا ، اچانك اس نے اپنے دل میں ڈرمحسوس کیا ، اور اس کی آنکھوں کے سامنے یہ آیت آگئی:{إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ}[الأعراف:٢٠١] "بےشك جو لوگ تقوی اختیار کرتے ہیں، جب ان کوکوئی شیطانی وسوسہ چھو لیتا ہے ، تو وہ چونك جاتے ہیں ، پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں" ۔ اور وہ بے ہوش ہوکر گر گیا ،جب اس عورت نے ا س کو دیکھا تو وہ مردہ کی طرح تھا ،بڑی مشکل سے وہ اور اس کی باندی نے اس کو اٹھایا اور اس کے گھر کے دروازہ پر لاکر ڈال دیا ، اس نوجوان کا باپ نکلا تو اس کو گیٹ پر گرا پایا ،ا س کو گھر کے اندر داخل کیا ، جب ہوش آیا ، تو والد نے پوچھا :کیا ہوا اے میرے پیارے بیٹے! اس نوجوان نےنہیں بتایا ؛ لیکن باپ برابر اصرارکرتا رہا یہاں تك کہ اس نے باپ کو بتا دیا ، جب اس نے اس آیت{إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ} [الأعراف:٢٠١] "بےشك جو لوگ تقوی اختیار کرتے ہیں، جب ان کوکوئی شیطانی وسوسہ چھو لیتا ہے ، تو وہ چونك جاتے ہیں ، پھر اسی وقت ان کی آنکھیں

کھل جاتی ہیں ۔" کی تلاوت کی ، تو اس نے ایك زبردست چیخ ماری ، اور اس کی روح پرواز کر گئی ۔
جب حضرت عمر بن خطابؓ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی ، تو فرمایا : تم لوگوں نے اس کی موت کی خبر مجھے کیوں نہیں دی ؟ وہ قبرستا ن گئے اوراس کی قبر پر کھڑا ہوکر پکارا :اے فلاں !{وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ}[الرحمن:۴۶] "اور جو شخص اپنے پروردگار کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ، اس کے لئے وو باغ ہونگے ۔" حضرت عمرؓ نے قبر کے اندر سے آواز سنی: "میرے رب نے مجھے عطا کردیا اے عمر !"۔

## ۸ ـ {وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ} کا قصہ

ابراہیم نخعیؒ سے منقول ہے کہ کوفہ میں ایك خوبرو نوجوان رہتا تھا ، بڑا عبادت گذار اور مجاہدہ کرنے والا تھا ، ایك مرتبہ نخع لوگوں کے پڑوس میں اترا، اس کی نگاہ ایك حسین و جمیل لڑکی پر پڑی ،ا ور وہ اس کا عاشق ہوگیا ، عشق یہاں تك پہنچا کہ اس کی عقل اڑ گئی، اتفاق سے یہی حال اس لڑکی کا بھی تھا ،اس نوجوان نے اس کے باپ کے پاس پیام نکاح بھیجا ، تو اس لڑکی کا باپ نے کہا:اس کا رشتہ اس کے چچازا د بھائی سے لگا ہوا ہے ، جب دونوں کو دونوں کی باہم محبت ستانے لگی اور دونوں بڑی بے چین تھے تولڑکی نے کہلوا بھیجا کہ مجھ تك یہ بات پہنچی ہے کہ تم میری محبت میں دیوانہ ہو ، اورمیری مصیبت بھی یہی ہے ؛ اس لئے اگر تم چاہو تو میں تم سے آکر ملتی ہوں ، یا تم آنا چاہو تو میں تمہارےلئے راستہ ہموار کرتی ہوں کہ تم میرے گھر آسکو،اس نوجوان نے لڑکی کے قاصد سے کہلوا بھیجا کہ

ان دونوں میں ایك بھی منظور نہیں ہے،{قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ} [الأنعام:١٥]"آپ کہہ دیں :اگر میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو مجھے بھی قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرلگتا ہے ۔" میں اس آگ سے ڈرتا ہوں جس کی تپش ماند نہیں پڑتی، اور جس کا شعلہ بجھتا نہیں ۔

جب قاصد نے اس لڑکی تك اس نوجوان کی بات پہونچائی ، تو اس لڑکی نے کہا : "اس کے باوجود وہ اللہ سے ڈرتا ہے ؟باخدا اس سے زیادہ اِس کا کوئی حقدار نہیں ، اس میں سب بندے مشترك ہیں"۔ اس کے بعد وہ لڑکی دنیا سے کنارہ کش ہوگئی،اور تمامتر دنیاوی تعقات کو پس وپشت ڈال دی اور اللہ تعالی کی عبادت میں مشغول ہو گئی ۔

## ٩ ـ ایك عجب قصہ

دور حاضر میں بھی عفت کے بعض عجیب وغریب قصص و واقعات ملتے ہیں ؛ چنانچہ " الإخوان المسلمون"سےمتعلق ایك شخص کا واقعہ ہے ، امام حسن بناء اپنے " مذكرات الدعوة والداعية،ص:٧٦" میں لکھتے ہیں :یہ عبد العزیز بھائی انگریزی کیمپ میں (ترزی) کا کام کرتے تھے ،انگریز پولیس کےایك بڑے افسر کی بیوی انہیں اپنے پیشہ ور ملازم کے ساتھ غیر ملکی کاموں کے لئے بلاتی ہے ؛ تاکہ اس کے ساتھ گھر میں تنہائی اختیار کرے ؛ چنانچہ وہ آتے ہیں ، وہ عورت (انگریز پولیس افسر کی بیوی )ان کو برائی پر آمادہ کرتی ، یہ اس کو نصیحت کرتے ہیں ، کبھی ڈراتے اور زجر و توبیخ کرتے ، تو یہ عورت کیس کو ریورس کی دھمکی دیتی اورکبھی ان کے سینہ پر بندوق رکھ دیتی،اس کے با وجود وہ اپنے

**موقف سے ٹَس سے مس نہیں ہوتے ، اور یوں کہتے :"میں سارے جہاں کے رب اللہ سے ڈرتا ہوں ". اس عورت(انگریز پولیس افسرکی بیوی )نے ان کو قتل کرنا طے کرلیا ، اور سوچی کہ وہ یہ عذر پیش کردےگی کہ اس نے اس کے گھر میں اس پر حملہ کیا اور اس کی عزت لینے کا ارادہ کیا تھا ؛ چنانچہ اس عورت(انگریز پولیس افسرکی بیوی )نے بندوق اس کے سینہ سے لگا دیا ، انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی اور پختہ یقین کے سا تھ زورسے کہا :" لا إله إلا الله محمد رسول الله" اچانك چیخ سے وہ گھبرا گئی ، اور اس کی بندوق زمین پر گر گئی ،اوروہ صاحب اس عورت کے ہاتھ میں گر گئے ، اس نے ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے خوب زور سے دھکا دے کر باہر کردیا ،وہاں سے وہ بڑی تیزی کے ساتھ دوڑ تے ہوئے " الإخوان المسلمون" کے آفس آگئے .**

**اس طرح " الإخوان المسلمون" تحريك سے وابسطہ لوگو ں کے بہت سے واقعات ہیں؛ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے ان کے دعوتی کاموں میں برکت عطا فرمائی، اور ان کی دعوت سے بہت کے دل منور ہوئے ہیں ، اللہ تعالی نے سچ کہا :**

**{أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ * تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ} [ابراهيم:٢٤ - ٢٥] "آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسی مثال بیان کی ہے کہ اچھی بات ایك بار آور درخت کی طرح ہے ، جس کی جڑ گہرائی میں پیوست ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں ، وہ اپنے**

**پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا رہتا ہے اور اللہ تعالی لو گو ں کے لئے مثالیں بیان فرماتے ہیں ؛ تاکہ لوگ خوب اچھی طرح سمجھ لیں ۔"**

## ۱۰ – ایك پاکدامن دوست کا قصہ

**استاذ محمود نجیری نے اپنی کتاب "**بانتظار حورية من الجنة**" میں ذکر کیا ہے کہ مجھ سے بعض بھائیوں نے بیا ن کیا ہےکہ ہم لوگ بچپنہ سے ایك ساتھ پروان چڑھے ،ہمارے خاندان کے درمیان باہم محبت والفت شروع سے ر ہی ہے ، میں معصومیت کی عمرمیں اس کے ساتھ کھیلتا کودتا تھا اور تفریحی کھیلوں میں اس کے ساتھ شریك ہوتا تھا ۔**

**اسی طرح زمانہ گذرتا رہا یہاں تك کہ ہم لوگ بچپن کے معصومی پُر بہار دور سےنکل کرایك نئےدور میں قدم رکھنا شروع کیا، اس نئے دور کا آہنگ و رنگ،احساسات ، مناظر اور مشاہدات کچھ اور ہوتے ہیں ۔ اس پر بھی نسوانی خصوصیات اور جاذبیت ظاہر ہونے لگیں ،میں جوانی کے دور میں قدم رکھ رہا تھا ،اس کے گھر والوں نے اس کو روك دیا ، اب ہم دونوں میں سےکوئی ایك دوسرے کو دیکھ نہیں پاتے تھے سوائے کبھی کبھارکے، اور وہ بھی سرسری طور پر ۔**

**مجھے ایسا محسوس ہورہا تھا کہ میں نے گویا ایك رفیق کو کھودیا،جس کے ساتھ میں برابر رہتا تھا ،میں سمجھ رہا تھا ہم دونوں الگ نہیں ہو ں گے ؛ لیکن بہر حال جو ہونا تھا وہ ہوا ؛ لیکن میری کیفیت یہ تھی کہ دل میں اس کی طرف کھینچاؤ تھا ، میرے دل میں اس کےلئے ایك جگہ بن گئی تھی اور اس کی محبت سما گئی تھی، آخر**

ایسا کیو ں نہیں ہوتا ،ہم دونوں کی نشو ونما جسم کے ساتھ ساتھ جذبا ت کی بھی ایك ساتھ ہوئی، میں یقین کے ساتھ جانتا تھا کہ وہ بھی مجھ سے اسی طرح محبت کرتی ہوگی ؛ لیکن میں نے عفت کی راہ اختیار کی ، میری عقل نے میری دستگیری کی ،اور خاموش رہا ،اور اللہ تعالی کی طرف پورے طور پر متوجہ ہوگیا،اللہ کے مقرر کردہ حدود کو لازم پکڑا،اور دل میں یہ عزم کیا کہ اگر حالات سازگار رہے تو اس سے شادی کرلوں گا ۔

حقیقت میں میں نے بڑا مجاہدہ کیا اور لمبا اس میں لما سفر کیا ؛تاکہ اس کی طرف شوق اور کھینچاؤ ختم ہوجائے اور سرکش محبت کافور ہوجائے ،اور میں اس معاملہ میں پرجوش ہونے کے بجائے سنجیدہ ہوجاؤں ، اللہ نے میری دستگیری کی اور صبر عطا کیا ،تو میں اپنے دل سے کہا :

> " محبت میں پاکدامنی اختیار کر، دل کی بات دل ہی میں رہنے دے ، اس کا اظہار مت کر،صبر کربالجبر اس کو چھپا ،اے نفس اگرتو اسی حال میں صبر کرتا ہے، اور صبر پر اللہ سے ثواب کی امید رکھتا ہے، تو کل قیامت کے روز ہمیشہ کی جنت کے حصول میں کامیاب ہو جائےگا ۔"

ایك دن میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور تنہا تھا ، اچانك وہ ا پنے تمامتر خوبصورتی ، رعنائیوں ، عظمت ، جلال اور بھرپور جوانی کولےکر میرے پاس آپہنچی، عشق دوبارہ جاگ اٹھا ،محبت کروٹ لینے لگی ،دل میں طرح طرح کے وساوس آنے کے ساتھ ساتھ پرانی یادیں تازہ ہونے لگیں ، میری نگاہ اس کے پُرکشش حسن و جمال اور اس کےساحرانہ انداز کو اچك اچك کر دیکھنے لگی ،

میں نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مصافحہ کرنے کا ارادہ کیا؛ لیکن اچانك یاد آیا ، یہ میرا حق نہیں ہے ،میں نے اپنی نگاہ نیچی کرلی ،اور اپنے بڑھتے ہوئے ہاتھوں کو پیچھے کرلیا ، اور اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا :" گھر میں کوئی اور نہیں ہے یا تم نہیں جانتی ہو کہ گھر میں کوئی ہے ؟" اس نے لڑکھراتی ہوئی آواز میں جواب دیا :" کیو ں نہیں ، میں اچھی طرح جانتی ہوں ، تب ہی تو آئی ہوں ،تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد مجھ پر کیا بتی ...میں ... میں"، اس کی بات آنکھوں کے آنسواور رونے کی آواز پر ختم ہوئی۔

میں تھوڑی دیرکے لئے سکتہ کے عالم میں پڑ گیا ،سمجھ میں نہیں آرہاتھا کہ اس سے کیا کہوں او ر کیا کروں ، میں تھوڑی دیر تك اپنے سے لڑتا رہا اور بہت ساری چیزوں کے بارے میں سوچتا رہا جن کا وہ ارادہ کرکے آئی تھی ،یہ تنہائی اتفاق اور غلط تھی ،پھر دوسری طرف شیطان اپنے تانے بانے بننے شروع کردئیے ، اور اپنی ضلالت کی آگ کوبھڑکانے لگا اور اس کے لو کو تیز سے تیز تر کرنے لگا ؛ اس لئے ضروری تھا میں شروع سے کمزرو نہ پڑوں بلکہ گمرہی کی جڑ کو کاٹ ڈالوں ،میں نے کہا :" گھر میں کوئی نہیں ہے " کامطلب سمجھ رہی ہو ؟ اس نے جواب دیا :ہاں ، سمجھ رہی ہوں ...

میں سمجھ رہا تھاکہ میری بات اس کو سخت گراں معلوم ہو گی ؛ لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا ، میرا گما ن سچ نکلا ، وہ خون کا گھونٹ پیتے ہوئے مڑی اورچل پڑی ،میں نے فورًا اللہ کی حمد وثناء اور کبریائی بیان کی اور شکر ادا کیا، اورشاعر کا قول یاد آیا :

" اس نوجوان کا برا ہو جو بڑا مہذب شریف اوربااادب ہو اور اس کی خواہش نفس اس کے ادب پر غالب آجائے،دنیّت( نیچ ، گھٹیا پن حرکت ) اس نوجوان کے پاس آتی ہے اور وہ بھی اس کو جانتا پہچانتا ہے ،پس وہ دنیّت اس کی عزت کو پلید کردیتی ہے اس طور پر کہ وہ خواہش نفس کے سامنے مغلوب ہوجاتا ہے اور وہ اس کو لے ڈوبتی ہے ،جب وہ ہوش میں آتا ہے اور اس کی بصیرت واپس آتی ہے تو وہ پشیمان ہوتا ہے اور اس پر وہ روتا دھوتا ہے کہ وہ اس وقت مجھے کیا ہوگیا تھاکہ میں نے غلط کا م کرلیا تھا ۔"

## ۱۱ ـ ایك کویتی پاکدامن نوجوان کا قصہ

ایك کویتی نوجوان نے راست مجھے اپنا واقعہ سنا یا ،وہ بھی عام نوجوانوں کی طرح ایك نوجوان تھا، چڑھتی جوانی تھی،وہ مغربی ملك کا سفر کرتا تھا ،اور وہ بھی عام نوجوانوں کی طرح مستی کرتا تھا ، پھر اللہ نے اس پر احسان کیا کہ اس کی دستگیری کی اور راہ راست پرلایا ، اس نے کویت یونیورسیٹی میں داخلہ لیا ،اس کی کلاس میں ایك درمیانی عمر کی خاتون ایك مضمون پڑھاتی تھی ، میں نے اس کو دیکھا کہ وہ عجیب وغریب نگاہ سے میرا سامنا کرتی ہے ؛ لیکن میں اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا،اسی طرح وقت گذرتا رہا ، ایك مرتبہ کی با ت ہے کہ اس نے مجھے اپنے دفتر آنےکی دعوت دی ؛ تاکہ ہم دونوں آپس میں درسی مضون پر مناقشہ کریں، میں مقررہ وقت پر اس کے پاس گیا ، اس وقت

تقریبا تمام شعبوں کی درسگاہیں اور دفتر بند ہوچکے تھے ، میں نے اس کے دروازہ کو کھٹکٹھایا ، اندر داخل ہوتے ہوئے اس کو سلام کیا ، اس نے مسکراتے ہو ئے جواب دیا اور پرتپاك استقبال کیا ، اور سامنے والے کرسی پر بیٹھنے کے لئے کہا،اس کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور آفس کا دروازہ بند کردیا ، میں اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا ، مقررہ موضوع پر اس کی طرف سے گفتکو شروع ہوئی، اور میرے ادا پر اس کے نوٹس کا آغاز ہوا، مجھ سے پوچھا کہ تمہیں مضمون سمجھنے میں کچھ دشوار یوں کا سامنا ہے؟ میں نے صاف طور پرجواب دیا کہ الحمد للہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ، پھر گفتگو کا رخ ذاتیات کی طرف ہوگیا، میری نجی زندگی کے بارے میں پوچھنے لگی ، مجھے جھٹکا سا لگا ،اور اندر اندر پریشانی ہونےلگی ، میں نے گفتگو کو مختصر کیا ،اور اٹھنے کا ارادہ کیا،وہ مجھ سے قریب ہونے لگی ،اور اپنی طرف کھینچنے لگی ،میں نے جلدی سے اس کے ہاتھوں کو جھڑکا اور دروازہ کی طرف بڑھا اور جلدی سے باہر نکل گیا، تیز رو چل رہا تھا ، ساتھ ہی دل دھڑك رہا تھا یہاں تك میں اپنی گاڑی پر سوار ہوگیا،میں ذھنی ذہول کے عالم میں تھا ، پھر میں نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا :تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس عورت کی گمراہی سے بچایا۔

# استعفاف سے متعلق اصول وضوابط

## منہج ِاستعفاف کے چند اصول

یہ منہج اُس مومن کے لئے پیش کرنے جارہا ہو ں جو اپنے ایمان کے بارے میں ڈرتا ہےکہ کمزور ہوجائےگا ، اور جو اپنے نفس کے اوپر خوف کھاتا ہے کہ وہ اسے ہلاك کردےگی اور جو ڈرتا ہے کہ اس کا ارادہ کسی وقت بھی کمزور پڑ جائےگا ۔

یہ منہج اُس مومن کے لئے پیش کرنے جارہا ہو ں جو ہمارے معاشرے میں جیتا ہے اور فتنہ ہر طرف سے اس کو اپنے گھیرے میں لےرکھا ہے ، وہ اس فتنہ سے بچ کر نہیں نکل سکتا ، ہاں جبکہ اللہ اس پر رحم کرے ۔

یہ اس شخص کے لئے ہے جو ہمیشہ کی جنت اور اس کی لازوال راحت ونعمت کا حریص ہے ، اس کی حورو ں کا خواہشمند ہے ،جن کو اللہ نے پیدا کیا ، اور جن کو کنواری پیاری پیاری اور ہم عمر بنایا ، جو داہنی طرف والوں کے لئے ہیں ۔

یہ منہج اُس مومن کے لئے پیش کرنے جارہا ہو ں جو دین پر قائم ایسے ہے جیسے کوئی شخص آگ کے انگاڑے پر کھڑا ہے ۔

یہ منہج چند قواعد وضوابط پر مشتمل ہے ، پھر ان میں سے بعض تربیتی ارشادی ہیں ، بعض حفاظتی اور بعض دوسرے علاجی ہیں ۔

لیکن اس منہج سےفائدہ اٹھانے کے لئے ایك اہم شرط ہے ، قاری کے لئے اس شرط کو پورا کرنا

ضروری ہے ورنہ اس بحث کے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ، سوائے اس کے کہ اللہ کے سامنے ہمارے لئے حجت قائم ہوجائےگی کہ ہم نے اپنی بات اللہ کے بندوں تك پہو نچادی ۔

شرط یہ ہے : ارادہ مضبوط و پختہ ہو ، عزم صادق ہواور ان اصول وقواعد کو زندگی میں بروئے کا ر لانے کے لئے ہمت بلند ہو۔

یہ اصول وقواعد جن میں سے بعض وہ ہیں جن کی عملی تطبیق کی ذمہ داری حکومت اور سرکای اداروں کی ہے، بعض وہ ہیں جن کو بروئے کار لانے کی ذمہ داری دعوتی اصلاحی ادارے ، مصلحین امت اور داعی لوگوں کی ہے ، بعض وہ ہیں جن پر عمل کرنے کی ذمہ داری خاندان ، خاص طور پر سرپرستوں اور والدین کی ہے اور بعض وہ ہیں – یہ زیادہ ہیں – جن کو عملی زندگی میں جاری کرنا خود کی ذمہ دار ی ہے۔

تربیتی ارشادی اور ناصحانہ اصول وضوابط اور قواعد سے شروع کرنے جارہے ہوں :

# استعفاف کے اصول وقواعد

## پہلا قاعدہ – روحانی تربیت :

اس قاعدہ کا مقصد انسان اور اللہ عزوجل کے درمیان ربط وتعلق قائم کرنا ، اور ضروری ہے کہ یہ ربط ہر لمحہ قائم رہے ؛ تاکہ انسان کی زندگی راہ راست پر قائم رہ سکے اوروہ اپنی زندگی کے تمام جز ئیات وتفصیلات میں اسلامی منہج کے تابع ہو ، اس میں یہ احساس بیدار رہے کہ وہ ہمہ وقت اللہ کی نگرانی میں ہے ، اللہ اس سے قریب ہے ، وہ ا س کو دیکھ رہا ہے ، اس کی ہربات سن رہا ہے ، اس کے اچھے برے اعمال کی گنتی کرکے محفوظ

**کئے جارہا ہے وہ اس کے د ل میں ڈروخوف ، رغبت واشتیاق اور اطمینان وسکون پیدا کر تا ہے ۔ ڈروخوف اللہ تعالی کے حکم کی مخالفت اور نافرمانی سے ہو،رغبت واشتیاق اللہ تعالی کی رحمت بے کراں اور خوشنودی میں ہو اور اطمینان وسکون اس کے عدل و انصاف اور احسان پرہو ، شایدکہ درج ذیل آیات ان ساری چیزوں کی ترجمانی بڑے نمایاں طورپرکر رہی ہیں :**

{وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ} [الأنعام:٣]

**"وہی خداہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی، وہ تمہاری چھپائی ہوئی باتوں سے بھی واقف ہیں ا ور ظاہر کی ہوئی باتوں سے بھی ، اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو ، اسے بھی جانتے ہیں۔"**

{يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ} [غافر:١٩]

**"اللہ آنکھوں کی چوری اور دلوں کی چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتے ہیں ۔"**

{وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى} [طه:٧]

**"اور اگر آپ بلند آواز میں بات کہیں (تو یہ ضروری نہیں ) ؛ کیونکہ اللہ تو آہستہ کہی جانے والی بات اور پوشیدہ سے پوشیدہ بات سےبھی واقف ہیں ۔"**

{وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ} [ق:١٦]

**"یقینا ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات گذرتے ہیں ، ہم اس**

سے بھی واقف ہیں اور ہم تو اس کی رگ جاں
سے بھی زیادہ قریب ہیں ۔ ”

ایسا اس وجہ سے کہ مومن جب اللہ سبحانہ وتعالی پر ایمان ، اس کی ظاہر ی و باطنی نگرانی ومراقبہ اور اٹھتے بیٹھتے ، چلتے پھرتے،سوتے جاگتے ہر وقت اس کی خشیت کے ماحول میں پروان چڑھتا ہے تو وہ کامل مکمل انسان بنتا ہے ، ایك متقی و پرہیز نوجوان کی حیثیت سے ابھرتا ہے ،پھر اس کو مادیت اپنی طرف مائل نہیں کرپاتی ، خواہش نفس اس کو غلام نہیں بنا پاتی،اور شیطان اس پر حاوی نہیں ہو پاتا، اس کے دل کی گہرائیوں میں نفس امارہ کے وساوس اس سے متصادم نہیں ہوتے ؛ ایسی کیفیت ہونے کے بعد جب کبھی کوئی جاہ ومنصب والی خوبصورت عورت اس کو برائی کی دعوت دےگی تو وہ اس کے جواب میں یہی کہےگا :میں سارے جہاں کے رب اللہ رب العزت سے ڈرتا ہوں، جب شیطان اس کوبہکانے کی کوشش کرےگا ، تو وہ کہےگا :میرے اوپر تمہارا زور نہیں چلےگا، جب اس کے برے دوست اس کو غلط راستہ پر ڈالنا چاہیں گے اور اس کے سامنے فحش ومنکرکو اچھا بناکر پیش کریں گے تو یہ کہے گا :میں جاہل لوگوں کی روش نہیں پر چلوں گا (مسؤولية التربية الجنسية، عبد الله ناصح علوان) ۔

ان ہی حقائق کو انسان کے دل کی گہرائیوں میں اتارنے کے لئے اسلام نے انسانوں پر اللہ کی عبادت وپرستش کو فرض کیا ؛تاکہ انسان کی تربیت ہو اور اس کی روحانی ترقی روز افزوں ہوتی رہے ، اور اس کا پرواز اونچے سے اور اونچے مقام تك جار ی رہے ، کبھی اس کو تکان محسوس نہ ہو ،اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ}[البقرة:١٨٣]

**"اےایمان والو! جیسے تم سے پہلی امتوں پر روزے فرض کئے گئے تھے ، تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں ؛تاکہ تمہارے اند ر تقوی پیدا ہوجائے".**

**ایك دوسری جگہ نماز کی فرضیت اور اس کے قیام کا حکم دینے کے بعد فرمایا :**

{إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ}[العنكبوت:٤٥]

**"یقینا نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی رہتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے ، اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہیں ."**

**اس کی حقیقت اور راز یہ ہے – اللہ ہی کو بہتر معلوم – کہ اسلام میں عبادتیں اپنی تمامتر انواع و اقسام کے ساتھ احیاء قلب( دل کو زندہ رکھنا) اور اس کی اصلاح کے لئے مشروع ہوئی ہیں ؛ اس لئے کہ دل کی زندگی وبیداری ،نفس کی زندگی وبیداری اورضمیر کی زندگی وبیداری ہے ، دل کا مردہ وغافل ہونا ضمیر کا مردہ وغافل ہونا ہے ، خیرسے محروم اور نفس کی گہرائیوں میں نور کا بجھ جانا ہے ،حضرت محمد مصطفیﷺ نے سچ ارشاد فرمایا: " (انسان کے) جسم میں ایك گوشت کا لتھڑا ہے جب وہ لتھڑا درست رہتا ہے تو پورا جسم درست رہتا ہے ،اور جب وہ لتھڑا فاسد ہوجاتا ہے تو جسم فاسد ہوجاتا ہے ،اے لوگو سنو! وہ لتھڑا دل ہے ")١ (.**

## روحانی ترقی کے اسباب

(۱) بخاری ،حدیث :۵۲،مسلم،حدیث :۱۵۹۹ عن النعمان بن بشیرؓ۔

**مومن مرد وعورت کے لئے روحانیت کو ترقی دینے اور اس میں جلا پیدا کرنے کےلئے درج ذیل اسباب ہیں :**

**۱ – روزہ: روزہ ڈھال اور حفاظتی سامان ہے ، جیساکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ".. جو اس کی استطاعت نہ رکھے تو وہ ضرور روزہ رکھے ،اس لئے روزہ اس کے لئے ڈھال ہے "(۲) ،یعنی شہوت کے لئے سم قاتل ہے ، اور وہ اس طور پر کہ روزہ نفسانی خواہشات کی تیزی وحدّت کے زور کو توڑتا ہے ،اللہ کی خشیت ومراقبہ اور اس کی نگاہ میں ہمہ وقت رہنے کے استحضار کو تقویت پہونچاتا ہے ،روزہ سے مومن کے اندرنیك کام کرنےکا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور منکرات و برائیوں سے دوری ہوتی ہے اور گناہ سے بچنا آسان ہوتا ہے ،اور مزید اس کے دل میں شر وفتنہ اور ناجائز خواہشات کا ارادہ ماند پڑتا ہے ،خاص طور پر جب نوجوان مومن روزہ پابند ی سے ر کھتا ہے ؛ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :"اللہ تعالی کے پاس سب زیادہ پسندید عمل وہ ہے جس کو مداومت کے ساتھ کیا جائے "(۳) ۔**

**دیکھئے اسلام نے روزہ رکھنے کی کتنی زیادہ ترغیبیں دی ہیں اور مختلف موقعوں اور مناسبتوں سے اور مختلف انداز اور صورتوں میں روزہ رکھنے کا کہیں حکم تو کہیں فضیلت وترغیب پر اکتفا کیا ؛ چنانچہ اسلام نے جمعرات وپیر کے دن روزہ رکھنے کومسنون قرار دیا ، ان دونوں دنوں میں بندے کے اعمال اللہ کے حضور میں پیش ہوتے ہیں ، ہر مہینے کے تین روزے ر کھنے کو پورے سال روزے رکھنے کے برابر قرار دیا،اسی طر ح**

**شوال کے چھ روزے اور دسویں محرم کے روزےکو بھی سنت قرار دیا ۔ اسلام نے اس طرح مختلف**

**(۲) بخاری،حدیث:۱۹۰۵، مسلم،حدیث:۱۳۰۰)۔**
**(۳) حوالہ سابق۔**

**زمانوں میں روزہ رکھنے کو مستحب و مسنون جوقرار دیا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسان کی ہمیشہ ایك ہی حالت نہیں رہتی ہے ، کس وقت شہوت کا عروج ہوجائے ، اور پریشان ہو ، نہیں معلوم ؛ لہذا نوجوان انسان اسلام کےمقرر کر دہ مختلف اوقات کےروزے رکھنے کا اہتمام کرے ، اور ویسے ان اوقات کے علاوہ جب بھی نفسانی خواہش پریشان کرے تو عام نفلی روزے رکھ لیا کرے ؛ تاکہ بروقت نفس کا علاج ہوجائے اور اس کی حدّت کچل جائے اور اس کی تیزی دب کر رہ جائے ، شاید کہ یہ استعفاف کے قوی ترین اسباب میں سے ہو ۔**

**۲ – اسلامی عقیدے ونظریات پر تربیت ہو :اسلام کے بنیادی عقائد ونظریات دلوں میں بیٹھا ئے جائیں ، جیسے اللہ تعالی کے اسماء حسنی اور صفات کا تعارف ہو نا چاہیئے کہ وہ خوب سننے والا ،خوب دیکھنے والا ، خوب جاننے والا ، خوب آگاہ رہنے والا ،سخت سزار دینے والا۔ اسی طرح مرنےکے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے ، حساب و کتاب، میزان اعمال ، اور اللہ کے سامنے کھڑے رہنے ، قبر کی تاریکی ،اوراس کے عذاب کی حقیقت سے روشناس کرایا جائے۔ اسی طرح فرشتوں کی حقیقت ، فرشتے مومن بندے کےساتھ ہمہ وقت رہتے ہیں صر ف بیت الخلاء اور بیوی سے ہمبستری کے وقت ساتھ نہیں رہتے ہیں ۔اللہ تعالی کا ارشا د ہے :**

{وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ * كِرَامًا كَاتِبِينَ * يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ}[الانفطار: ١٠ – ١٢]

**"حالانکہ تم پر نگہبان مقررہیں ، جو باعزت ہیں ، ( تمہارے کاموں کو )لکھنے والے ہیں،تم جو کچھ کرتے ہو ، وہ اس سے واقف ہیں"،**

**وہ پاکیزگی سے قریب ہوتے ہیں اور گندگی سے دور ہوتے ہیں ۔**

**یہ ساری چیزیں ایك جوان مومن کے اندر تقوی وپرہیز گار ی ، حیاء وشرمندگی ، ڈروخوف اور امیدکوبڑھاتی ہیں ، نمونہ کے طور پر سلف صالحین کی روشن حیات سے ایك زندہ واقعہ ملاحظہ ہو :**

**سہل بن عبد اللہ تستری بیان کرتے ہیں کہ میں تین سال کا تھا ، رات میں جب اٹھتا تھا تو میں اپنے مامونمحمد بن سوارکی نماز کو دیکھتا رہتا تھا ، ایك دن میرے ماموں نے مجھ سے کہا: کیا تم اس اللہ کو یاد نہیں کرتے ہو جس نے تم کو پیدا کیا ؟ میں نے کہا: کیسے یاد کروں ؟انہوں نے فرمایا : جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر جاؤ تو اپنی زبان کوہلائے بغیر اپنے دل میں تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کرو " اللہ معي، اللہ ناظر إليّ، اللہ شاهديّ" (اللہ میرے ساتھ ہے ،اللہ مجھے دیکھ ر ہا ہے ،اللہ مجھ پر نگراں ہے)، وہ کہتے ہیں کہ میں نے چند ر اتیں ایسا ہی کیا ،اس کے بعد ان کو بتایا ،انہوں نے دوبارہ اسی کو ہر رات سات مرتبہ پڑھنے کے لئے کہا ،میں نے ایسا ہی کیا، پھر ان کو بتایا، انہوں نے کہا : اب اسی کو ہر رات گیارہ بار پڑھ لیا کرو، اس کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا ،نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ دنوں کے بعد میرے**

دل میں اس کی حلاوت بیٹھ گئی،ایك سال کے بعد میرے ماموں نے مجھ سے کہا :جو میں نے تم کو سکھایا ہے اس کو یاد رکھو اور قبر کے لحد میں جانے تك اس پر قائم رہو ، یعنی ہر رات اس کو تادم حیات پڑھتے رہو،یہ تم کو دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں فائدہ پہونچائےگا ،اس معمول پر چند سال گذرنے کے بعد میں نے اس کی میٹھاس اپنی سِرّی زندگی میں محسوس کرنے لگا ، میرے ماموں نے ایك بار پھر مجھ سے کہا:اے سہل !اللہ جس کے ساتھ ہو ، اللہ جس کو دیکھ رہا ہو، اللہ جس پرنگراں ہو ،کیا وہ اللہ کی نافرمانی کرسکتا ہے ؟ نہیں؛ بلکہ وہ اللہ کی نافرمانی سے کوسوں دوربھا گے گا ۔

ربیع بن خثیم ایك جلیل القدر تابعی ہیں ، ان کا قول ہے:جب تم بات کرو تو یاد رکھو کہ اللہ تمہاری بات سن رہا ہے ، جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو یاد رکھو کہ وہ تمہارے ارادے سے واقف ہے ، جب تم دیکھو تو یاد کھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہاہے ،جب تم غورو فکر کرو تو یاد رکھو کہ وہ تمہاری فکر سے آگاہ ہے، دیکھو ! اللہ تعالی فرماتا ہے :{إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا} [الإسراء:٣٦] "یقینا کان، آنکھ اور دل ،انسان سے ان سب کے بارے میں پوچھ ہوگی" ۔

قرآن مجید میں غوروفکر کرنےا ور اس کی آیات میں تدبر اور غوطہ زنی سے یہ کیفیت پید ا ہوتی ہے ، اسی طرح حدیث شریف کے مطالعہ سے اور ر وحانی کتابوں کی طرف مراجعت سےبھی ، جیسے :"موعظة المؤمنين من إحياء علوم الدين"، "الجواب الكافي"، "مدارج النبوة"، "عالم الملائكة الأبرار" اور "العقيدة في الله" وغیرہ ۔

**۳ – اللہ کے ذکر کی کثرت: ذکر ہی وہ تنہا عبادت ہے جس کو قرآن نے " کثرت " کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے ، ارشاد ربانی ہے :{وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[الجمعة: ۱۰] "اور اس کو کثرت سے یاد کرتے رہو؛ تاکہ تم فلاح پلاؤ۔" {وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ}[آل عمران: ۴۱]"اور اپنے پروردگار کو خوب یاد کرنا اور صبح وشام تسبیح کر تے رہنا"؛بلکہ کم ذکر کرنا منافقوں کے صفات میں سےہے، جیساکہ قرآن کابیان ہے:{وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا}[النساء: ۱۴۲] "اور اللہ کو وہ بہت ہی کم یاد کرتے ہیں۔" شاید اس کی وجہ ( اللہ کو بہتر معلوم ) یہ ہو کہ ذکر پر مداومت ، کثرت سے ذکر کرنا اور قرآن میں تدبر سے بہت سے منافع حاصل ہوتے ہیں او ر اس کے اچھے نتائج مرتب ہوتے ہیں اس کے برخلاف کم ذکر اور زیادہ غفلت سے وہ فوائد حاصل نہیں ہوتے ہیں ۔**

## ذکر کے تربیتی فائدے

**ذکر کے تربیتی فائدے اورمنافع بہت سے ہیں ، ان میں سے چند یہ ہیں :**

**۱: دل میں اللہ کا ڈر و خوف کا پیدا ہوتا ہے ،دل کا زنگ جھڑتا ہے اور دل خوب صاف ہوتا ہے؛ جس کی وجہ سےایمان کی نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:**

{إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ}

**[الأنفال: ۲]**

**"بے شك ایمان والے تو وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں ، جب ان پر اللہ کا کلام کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ تو اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ "**

**۲: ذکر غفلت سے بیداری اور توبہ کا راستہ ہے، اللہ تعالی کاارشاد ہے :**

{وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ}[آل عمران:۱۳۵]

**" اور وہ لوگ کہ جب کوئی گناہ کر گذریں یا اپنے حق میں زیادتی کر جائیں، تو اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی کے طلب گارہوں – اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کو بخشے؟ – نیز جو گناہ (ایك انسان ہونے کی حیثیت سے ) کر بیٹھتے ہیں ، اور اس پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے ۔"**

**۳: اطمینان قلب اور ذہنی سکون ، جیساکہ خود قرآن نے بیان کیا :**

{الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ}[الرعد:۲۸]

**"(یعنی ) وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی یاد سے ان کے قلب کو سکون حاصل ہوتا ہے ، آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔"**

اس کے برخلاف ذکر سے غفلت دوسرے الفاظ میں شیطان کے وساوس کو دعوت دینا اور اس کو اپنے سے قریب کرنا اور اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا ؛ چنا نچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ}[الزخرف: ٣٦]

"اور جو شخص بے حد مہربان خدا کے ذکر سے آنکھیں بند کرلے ہم اس پر ایك شیطان مسلط کر دیتے ہیں ، جو اس کے ساتھ رہتا ہے ۔"

## ذکر (عبادت) کے عملی وسائل

جیسا کہ اوپر گذرا کہ ذکر دراصل عبادت ہے ، جہاں تك اس کے عملی وسائل کی بات ہے تو اس کے درج ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں ،اور ان صورتوں کو عملی جامہ پہناکر فائدہ اٹھا یا جاسکتا ہے ، وہ صورتیں حسب ذیل ہیں :

الف – ذکر کی مجلسوں میں کثرت سے بیٹھنا، نوجوان مومن جو خاص طور پر بےچینی و بےقراری کا شکار رہتے ہیں ، کے دل میں سکون واطمینان پیدا کرنے ، بےچینی و بےقراری کی کیفیت کو دور کرنے اور ایمان کی نورانیت کو بڑھانے میں بڑا موثر رول ادا کرتا ہے ، ایسا کیو ں نہ ہو ؟ ذکر کی مجلسوں میں فرشتے بیٹھتے ہیں اپنے پروں سے پوری مجلس کو گھر ے رہتے ہیں ،اور ملأ اعلی میں دوسرے فرشتے اہل مجلس کے لئے اللہ تعالی سے مغفرت چاہتے ہیں ؛ پس نوجوان مومن کو ذکر کی مجلسوں کا حریص ہونا چاہئیے ، یہاں تك اس سے ذکر کی کو ئی مجلس نہ چھوٹے ۔

**ب – مسجدوں میں کثرت سے اور دیر تك بیٹھنا اور ایك نماز سے دوسری نماز تك انتظار کرنا ، مومن کے دل پر اس کا عجیب و غریب اثر پڑتا ہے ، خاص طور پر اگروقت کا صحیح استعمال ہوتو اس کی افادیت اور بڑھ جاتی ہے ،جیسے تلاوتِ قرآن ، اذکارو اوراد ،اور ماثور دعاؤں کی کثرت ہو ۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ تلاوتِ قرآن بھی ذکرہے ، ذکر مومن کا ہتھیار ہے ؛ اس لئے ذکر سے غافل ہوا تو وہ ہلاك ہوا ، اور وہ شیطان کا شکار ہوا ، شیطان ذاکر وشاغل شخص سے ایسے بھاگتا ہے جیسے انسا ن شیر سے بھا گتا ہے ،نفس کو ذکرسے سکون ملتا ہے ؛ لہٰذا مسلمان روزہ مرہ دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کرے ، پابندی سے پڑھتا رہے ، خاص طور پر فرض نمازوں کے بعد اور پورے دن کے دوران** سبحان الله، الحمد لله، الله أكبر، لا إله إلا الله **اور استغفار برابر کرتا رہے اور مزید ان دعاؤں اور اذکار کے الفاظ میں غور و فکر بھی کرتا رہے ،اگر ان کے معنی نہ آتے ہوں تو دوسروں سےپوچھ کر یاد کر لے سمجھ لے ا س کے بعد غور و فکر کرتا رہے ، سمجھ کر دعا اور ذکر کر نے سے مزہ زیادہ آتا ہے اور اس میں تاثیر بھی بڑھ جاتی ہے ؛ کیونکہ سمجھ کر پڑھنے سے دل اللہ کی طرف زیادہ متوجہ ر ہتا ہے ، بہرحال ذکر انسان کو اللہ سے جوڑتا ہے ، زیادہ ذکر اللہ سے تعلق کو مضبوط کرتا ہے اور وہ بندہ آہستہ آہستہ اللہ کا محبوب سے محبوب ترین بندہ بنتا چلا جاتا ہے اور اللہ سے ملنے کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے ۔**

**ج – قرآن کی تلاوت کا اہتمام اور اس کو حفظ کرنے کی کوشش کرنا بلند ترین ذکر ہے ۔ اور اگر کو ئی پہلے سے قرآن کریم کا حافظ ہے تو روزانہ تلاوت کا اہتمام کرے ۔**

۴ – نوافل کی پابندی :یہاں نوافل سے مراد صرف نفل نمازیں نہیں ہے ؛ بلکہ نفل نماز کے ساتھ بقیہ دوسرے نفل افعال جیسے عمرہ ، صدقہ ، اللہ کی کتاب میں غور وفکر ، اور دن و رات قرآن کی تلاوت کرنا وغیرہ ، ان سب کا مقصد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی کی محبت وقربت زیادہ سے زیادہ حاصل کرے ،اس شخص کے لئے بڑی سعادت کی بات ہے جو اس مرتبہ تك پہنچ جا ئے،اور جس نے اس مرتبہ کو حاصل کرلیا وہ عنقریب گناہوں سے محفوظ رہے گا ، آخر ایسا کیو ں نہیں ہوگا ؟اس لئے کہ اللہ نے اس کی سماعت کی حفاظت کی ذمہ دار ی لے لی ہے جس سے وہ سنتا ہے ،اس کی بصارت کی حفاظت کی ذمہ دار ی لےلی ہے جس سے وہ دیکھتا ہے ،اس کے ہاتھ کی حفاظت کی ذمہ دار ی لےلی ہے جس سے وہ پکڑتا ہے ، اس کے پیر کی حفاظت کی ذمہ دار ی لےلی ہے جس سے وہ چلتاہے ،یہ اس حدیث قدسی کے مصداق ہوگیا جس میں آیا ہے :"بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا جاتا ہے ہوتا جاتا ہے یہاں تك میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں ؛ پس جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتاہے ،اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہوں ،اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سےوہ چلتاہے ، اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اس کو ضرورعطا کروں گا، اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو ضرور پنا ہ دوں گا(۴)۔

۵ – قبرستان جانا اور جنازے کی نمازوں میں گاہے بگاہے شریك ہونا ، یہ مومن کو قبر کی وحشت و تاریکی ، اس کی تنگ دامنی ، اور آخرت کو یاد دلائےگا ، یہ عمل اس حدیث کے مصداق ہوگا جس میں فرمایا گیا

**: "میں نے تم لوگو ں کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا ، سنو لوگو! اب زیارت کرو ؛ کیونکہ اس کی زیارت آخرت کو یاد دلاتی ہے "(۵).**

**یہ سب کے سب تربیت کے وسائل ہیں ، تربیت کا پھل تمام بھلائیوں کی جڑہے ، اور وہ تقوی ہے ، تقوی الہی انسان کوشیطان کے حملہ سے بچاتا ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

---

**(۴) بخاری،حدیث:۶۵۰۲،** عن أبي هريرة ؓ.

**(۵) ابوداود ، حدیث: ۳۲۳۵، ترمذی، حدیث:۱۰۵۴،**عن أبي بريدة ؓ **، امامترمذیؒ کا بیان ہے :**

**یہ حدیث حسن صحیح ہے**

{إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ} [الأعراف: ۲۰۱]

**"بےشك جو لوگ تقوی اختیار کرتے ہیں، جب ان کوکوئی شیطانی وسوسہ چھو لیتا ہے ، تو وہ چونك جاتے ہیں ، پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ."**

**یہ ایمانی تربیت ہے جس کا ذکر اوپرہوا ، اور مومن کے نفس کی اصلاح کے بارےمیں اس ایمانی تربیت کے کچھ مقاصد ہیں ، اور وہ یہ ہیں :**

**۱ – اللہ کا اشتیاق کا پیداکرنا: اللہ تعالی کی ذات میں اشتیاق پیدا کرنے کے ساتھ اللہ تعالی کے پاس جو نیك بندوں کے لئے نعمتیں ہیں اس کے حصول کی تمنا وآرزو کو جگانا ، واضح رہے کہ یہ دونوں سعادتیں لغزشوں سے حفاظت کی اصل بنیاد ہیں ، علامہ ابن قیمؒ کا بیان ہے(٦) :" جہاں تك اللہ تعالی کی ذات میں رغبت اوراس کی خوشنودی حاصل کرنے کا ارادہ اور اس سے ملاقات**

کےشوق کی بات ہے تو یہ بندہ کا اصل سرمایہ اور اس کےمعاملہ کی اساس ہے ،اس کی پاکیزہ زندگی کا سرچشمہ ہے ، اس کی سعادت ، اس کی فلاح و کامیابی ،اس کی راحت وسکون اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈك کی اصل وبنیاد ہے ؛ اسی مقصد کے تحت اس کی تخلیق عمل میں آئی ہے ،اور اس کو اِسی کا حکم ہے، اِسی مقصد کے لئے رسل وانبیاء کی بعثت کا سلسلہ شروع ہوا،آسمانی کتابیں نازل ہوئیں ؛ پس دل کی اصلاح ممکن نہیں یہاں تك کہ صرف اللہ صاحب دل کے شوق ورغبت کا محور نہ ہو؛بلکہ وہی اس کا مرغوب ، مطلوب ،مقصود اور مراد ہو"، جیساکہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :

(٦) روضة المحبين،ص:٣٠٨.

{فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ * وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ}[الشرح:٧ – ٨]

" تو جب آپ فارغ ہوں تو (عبادت میں ) محنت کیا کیجئے، اور اپنے پروردگار ہی سے لو لگا ئے رہئے۔"

٢ – اللہ تبارك وتعالی کی معرفت ، اللہ تعالی کی معرفت کی علامت یہ ہے کہ دل میں اللہ کا خوف وہیبت طاری ہو ، جتنی زیادہ بندہ کو اپنے رب کی معرفت ہوگی اتنی ہی زیادہ اس کی ہیبت اور ڈر دل میں پیدا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نے خود ارشاد فرمایا :{إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ} [ فاطر:٢٨]"یقینا اللہ کے بندوں میں سے جو علم والے ہیں وہی اللہ سے ڈرتے ہیں ".

اسی وجہ سے عارفین ،خائفین اور متقیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا:" میں لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا اور سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں"(٧)۔معرفت الہی اللہ تعالی سے حیاء اور

اس کی تعظیم دل میں پید ا کرتی ہے ، اس کی وجہ سے مراقبہ اور اس کی طرف انابت اور توجہ ہر وقت رہتی ہے ۔

۳ – اللہ تعالی کی محبت اور اس سے ملاقات کا اشتیاق ؛ چنانچہ جب مومن کے دل میں اللہ کی محبت سماجائے تو پھر اس کی طبیعت اللہ کی عبادت کے سوا کسی چیز میں نہیں لگتی اور نہ اس کا جی لگتاہے ، اس کو سکون واطمینان اللہ کے ذکر ہی میں ملتا کہیں اور نہیں ،اور مزید اس کی کیفیت ایسی ہوجاتی کہ وہ گناہوں سے دور رہتا ہے ، اس کا دل اللہ کی رضا و خوشنودی کو دوسروں کی خوشی اور ر ضا پر ترجیح دیتا ہے، اور اس کو اللہ کے مقرر

(۷) بخاری،حدیث:۶۱۰۱، مسلم،حدیث:۲۳۵۶،عن عائشة ؓ ۔

کردہ حدود کی حفاظت اور اس کا پاس و لحاظ رکھنےاور اس کے احکام کے التزام میں طبیعت لگتی ہے اس کی مخالفت سے طبیعت انکار کرتی ہے ،اللہ تعالی نےاس کو اس طرح اظہار فرمایا :{وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ}[البقرة:۱۶۵]"اور جو لوگ ایمان لاچکے ہیں ، اللہ سے ان کی محبت اس سے بھی بڑھ کرہے ".

جنید بغدادی ؒ کا بیان ہے :" میں نے حارث محاسبی سے یہ کہتے ہوئے سنا :محبت تمہار ا کلی طور پر کسی چیز کی طرف مائل ہونا ہے ، پھر اپنی جان،روح اور مال پر اس کو ترجیح دینا،اس کے بعد چھپ کر اور علانیہ اس کی موافقت کرنا ،پھر اس سے محبت کرنےمیں اپنی کوتاہی کا علم اور کمی کا احساس ہونا "

(۸).جنید بغداد ی ؒ کا حال یہ تھا کہ جب ان سے اللہ سے محبت کے بارے میں پوچھاجاتا تو ان کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا جاتیں ،اور نیچے کر لیتے اور فرماتے

**:" بندہ اپنی ذات سے بےخبر ہے ، وہ اپنے رب کے ذکر سے جڑا ہوا ہے ، اس کے حقوق کی ادائیگی میں مشغول ہے ،اپنے دل کے ذریعہ اس کو دیکھ رہا ہے ، اگر وہ بات کر تا ہے تو اللہ کی بات کرتا ہے ،اور اگر وہ بولتا ہے تو اللہ کے بارے میں بولتا ہے ،اگر وہ حرکت کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے اور اس کے حکم کے مطابق ہی حرکت کرتا ہے ، اگر اس کو سکون ملتا ہے تو اللہ کے ساتھ ملتا ہے ؛ پس وہ اللہ سے ہے ، اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے ساتھ ہے "(۹)۔**

**۴ – منہج نبوی کی اتباع، جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا:**

{قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

---

**(۸)** تہذیب مدارج السالکین۔

**(۹)** روضة المحبين،ص:۳۱۰) ۔

ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ}[آل عمران: ۳۱]

**"آپ کہہ دیجئے : اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو ، اللہ بھی تم سے محبت کریں گے اورتمہارے گناہ معاف کردیں گے ، اللہ بڑے بخشنے والے اور مہربان ہیں "۔**

**یحی بن معاذ کہتے ہیں :"وہ شخص اپنے دعوی میں جھوٹا ہے جو یہ کہتا ہے مجھے اللہ سے محبت ہے اور اس کے مقرر کردہ حدود کا پاس و لحاظ نہیں رکھتا ہے ، محبت دل کے اندر ایك درخت کا نام ہے ، جس کی جڑ دل میں پیوست ہے ، اس کے ریشے محبوب کے سامنے عاجزی ہے ،اس کی پنڈلی اس کی معرفت ہے ، اس کی شاخیں اس کی خشیت ہے ، اس کے پتے اس سے حیاء کرنا ہے ، اس کا پھل اس کی اطاعت و فر مانبرداری**

**ہے ،اس کا مادہ وہ ہے جس کو تم پیتے ہو یعنی اس کاذکر ہے ،جب محبت ان میں سے جتنا خالی رہے گی اسی کے بقدر محبت ناقص ہوگی ، اگر پوری چیزیں پائی جارہی ہیں تو محبت کامل مکمل ہے(۱۰)"۔**

# استعفاف کے اصول وقواعد

## دوسرا قاعدہ – اخلاقی تربیت :

**اخلاق انسان ایك صفت کا نام ہے ، جو انسان کے اندر ہوتی ہے ،خواہ وہ فطری ہو یا کسبی،اس کے اپنے اثرات اور مظاہر ہوتے ہیں جو اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ؛ اسی وجہ سے ہم انسان کے اندرون اخلاقی معیار کوانسان کے ظاہری طر ز زندگی کے**

(۱۰) روضة المحبين،ص:۳۱٦) .

**مظاہر سے پہچان سکتے ہیں ؛ پس اگر اندر پوشیدہ اخلاق کا معیار بلند اور بہتر ہوگا تو اس کا ظاہری اخلاق بھی عمدہ ابھر کرسامنے آئےگا، اگر اندر کا اخلاق گندہ پراگندہ ہوگا تو ظاہر میں ویسا ہی مذموم اور گندہ ہوگا ،گویا انسان کا ظاہر اس کے باطن کا آئینہ اور ترجمان ہے(۱۱) ؛ اسی لئے اسلام نے اخلاقی تربیت کی بڑی اہمیت دی ہے اور اس پر بہت زور دیا ہے ؛ بلکہ اسلام نے اخلاق کو انسان کے ایمان پر قرینہ ، علامت اور دلیل کا درجہ دیا ہے ،اور ایمان کے اسباب میں سے ایك سبب قرار دیا ہے ؛ بلکہ مزید ایك قدم آگے بڑھ کر ایمان کا جزء اور ایك شعبہ بنایا ؛ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " کامل مومن وہ ہے جس کا سب سے بہتر اخلاق ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے سب سے بہتر ہیں"(۱۲)۔ نیز آپﷺنےفرمایا :"حیاء ایمان کا ایك شعبہ ہے"(۱۳)۔**

**اخلاق کی اہمیت وقیمت کے پیش نظر اسلام نے نفس کو اس کے شر وگناہ سے تطہیر وتزکیہ ، اور شیطان کے وسوسے سے پاك کرنے کا بڑا اہتمام کیا،اوراس میں خیرکے مادہ کو ترقی دینے کی طرف بڑی توجہ دی ؛ تاکہ نفس اس لائق بن جائے کہ اس میں حسن اخلاق کا پودا لگا یا جایا سکے اور اس کے مزاج ومذاق کو مثقف کیا جاسکے ،اور جتنی اس مقصد میں کامیابی ملےگی اتنی ہی انسان کا سلوك اور طرز عمل بہتر ہوگا ۔**

**عفت مکارم اخلاق میں سے ہے ، جب ہم عفت کے اصول اور اس کے**

**(۱۱) دیکھئے:** الأخلاق الإسلامية وأسسها،ج1، عبد الرحمن الميداني.

**(۱۲) ترمذی، رضاع،حدیث:۱۰۸۲،مسند احمد:۲/۴۷۲،عن أبي هريرة ؓ.**

**(۱۳) بخاری،حدیث:۹، مسلم ، حدیث: ۳۵،** عن أبي هريرة ؓ .

**اخلاقی اساس پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عفت درج ذیل مجموعہ اخلاقیات سے عبارت و منتج(پیداوار) ہے :**

## ۱ – صبر:

**انسان کے خلاف ِمزاج جب کوئی بات پیش آتی ہے تو انسان پریشان ہوتاہے ، خواہ وہ خلاف ِمزاج بات مصیبت کی صورت میں ہو ، یا کسی متوقع نعمت کے عدم حصول کی شکل میں ہو،یا کسی مراد کے حاصل نہ ہونے کی صورت میں ہو، یا عزت نفس و خود داری کے خلاف کوئی واقعہ رونما ہوا ہو،یا اس کے ساتھ ظلم ہوا ہو ،یا اس کا حق چھینا گیا ہو ،بہر حال کوئی بھی حادثہ پیش آیاہو ، ایسی صورت میں انسان کے اندر قوت دفاع حرکت میں آتی ہے اور کچھ کرنا چاہتا ہے ، ایسے وقت میں جب کہ انسان کیا کرے ،آیا وہ اٹھے ہوئے قوت مدافعت**

ومحرکات کے تقاضے کو پورا کرے یا ا س کے تقاضے پر عمل نہ کرکے اپنے نفس کو کنٹرول کرے اور ضبط سے کام لے، یہی صبر ہے ،اور ظاہر ہے کہ صبر ناپنے کا کوئی پیمانہ یا آلہ یا جدید ٹیکنالوجی نہیں ہے کہ بتا یا جاسکے کس وقت کتنا صبر کرنا چاہئیے ، یہ بھی معلوم ہے حالات کے اعتبار سے صبر کی مقدار اور کیفیت میں تفاوت واقع ہوتا ہے ،بہر حال انسان اپنی قوت ضبط کے اعتبارسے جتنا صبر کرسکتا ہے ، اُسی مقدار تناسب سے عفت کی صورت میں صبر کا مظہر و اثر منظر عام پرآئےگا ، اور صبر کا بقدر عفت متصور ہوگی، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{قُلْ يَاعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ}[الزمر:١٠]

"آپ کہہ دیجئے :(اللہ فرماتے ہیں :)اے میرے بندوجو ایمان لا چکے ہو!اپنے پروردگار سے ڈرو، جو لوگ اس دنیا میں نیکی کریں گے ، ان کے لئے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے ، صبر کرنے والوں کو یقینا بے حساب اجر عطا کیا جائےگا۔"

صحیح حدیث شریف میں آیا ہے :"صبر ایك روشنی ہے"(١٣)۔ اس سے مومن کے ایمان کو صیقل کیا جاتا ہے یعنی اس کو رگڑ رگڑ کر چمکایا جاتا ہے ، اس اعتبار سے صبر کے ذریعہ انسان کا امتحان ہوتا ہے ۔ اللہ تعالی نے ارشاد فر مایا :

{وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا} [الفرقان: ٢٠]

**" اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ، وہ بھی کھانا کھایا کرتے تھے بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ایك كو دوسرے کے لئے آزمانے کا ذریعہ بنا دیا ہے کہ کیا تم ثابت قدم رہتے ہو؟ اور آپ کے رب سب کچھ دیکھ رہے ہیں ۔"**

## ٢ ـ انجام کا خوف :

**انسان کے ذہن و دماغ میں جب اپنے کئے ہوئے گناہ کے انجام کا خوف بیٹھ جا تا ہے ، تو وہ برابر اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اور بڑا متفکر رہتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کارب**

**(١٤) شعب الایمان ، امام بیہقی،حدیث: ٣٢٩٦).**

**اور خالق ناراض ہے ،وہ ہر لحظہ سزا دینے پر قادر ہے ، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے اس کی پکڑ میں آنے کے بعد اس کی گرفت سے کوئی بھاگ نہیں سکتا ،کبھی وہ قبر کی تاریکی اور ہولناکی اور قبر کا باہم دونوں جانب سے مل جانا ، پھر محشر اور اس دن کا عذاب ، پل صراط پرگذرنا ، کتنا وہ باریك ہے ، کس طرح گذرنا ہوگا،میزان اعمال ،اس کے بعد جہنم ، اس کی آگ ، تپش،اس کا انگاڑہ اور شعلہ ، پھر اس کا پیٹ اور اس میں طول عذاب وغیرہ اس طرح کی سوچ عفت کے اہم او رقوی ترین محرکات میں سے ہے .**

## ۳ – گناہوں سے بچنےپر ثواب کی امید :

اللہ تعالی سے پرامید ہوتا ہےکہ اللہ تعالی اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دیں گے جس دن اللہ کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا ، امید کرتا ہے اللہ تعالی اس کی توبہ کے آنسو اور اس کی عفت کے ساتھ جہنم کے دہواں کو جمع نہیں کریں گے ، وہ خواہاں ہوتا ہے کہ نامحرم سے نگاہ نیچی کرتے وقت ایمان کی حلاوت دل میں محسوس کرے ، اسی طرح وہ اپنی پست نگاہی کے صلہ میں جنت کی حوروں کا خواب دیکھتا ہے کہ وہ میرے انتظار میں ہیں ، وہ پاکدامن اور متقی بندے سے ملنے کے اشتیاق میں بن سنور کر بیٹھی منتظر ہیں ؛ پس یقینا اس طرح کا شوق اور اللہ تعالی سے امیدیں وابسطہ کر نا عفت اختیار کرنے میں ممد و مددگار ثابت ہونگے .

## ۴ – حق سے محبت اور ظلم سے نفرت:

یقینا بد کاری کا عمل اپنی ذات کے ساتھ ، جو اس کے ساتھ برائی میں شریك رہا اس کے ساتھ اور پورے معاشرہ کے ساتھ ظلم ہے ، اور حق سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ دوسرے کےحق میں تصرف نہ کرے ؛ کیونکہ یہ ناحق تصرف کر نا ہوگا اور ظلم کہلائےگا ، جیساکہ غار میں پھنسے ان تین لوگوں میں سے ایك سے عورت نے کہا تھا :" اللہ سے ڈر اور ناحق عزت کی مہر کو مت توڑ " ، اور خاص طور پر جو شخص دوسرے پر زنا کر کے جو ظلم کرتا ہے عنقریب اس پر بھی ظلم کیا جائےگا؛ اس لئے

**کہ زنا ایك دین ہے اور نہ چا ہتے ہوئے بھی دین چکایا جاتا ہے ۔**

**ایك نوجوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حا ضر ہوا اور اس نے کہا : یارسول اللہ !مجھے زنا کی اجازت دیجئے ،آپ ﷺنےبحیثیت مربّی کے جواب میں فرمایا : " کیا تم اپنی ماں سے زنا کرنا پسند کرتے ہو ؟"، اس نوجوان نے کہا :"نہیں میری جان آپ پر قربان "،آپ ﷺنے فرمایا :"اسی طرح لوگ بھی اس بات کو پسند نہیں کرتے ہیں کہ تم ان کی ماؤں سے زنا کرو"، پھر آپﷺ نے بیٹی ، بہن ، پھوپھی، اور خالہ کا ذکر فرمایا ، وہ نوجوان ہر ایك کے جواب میں کہتا :"نہیں میری جان آپ پر قربان "،اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور اس کے حق میں دعا فرمائی:"اے اللہ!اِس کے دل کو پاك کردے ،اس کےگناہوں کو بخش دے ،اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما "۔ اس کے بعد سے اُس نوجوان کو زنا سے اس قدر نفرت ہوگئی کہ اس سے زیادہ کوئی اور چیز اس کے نزدیك مبغوض نہیں رہی (۱۵)۔اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ نوجوان نے حق کو پسند کیا اور ظلم سے نفرت کی اور اس نے ناپسند کیا کہ اس کی عزت**

**(۱۵) مسند احمد :**٥/٢٥٦**،معجم کبیر طبرانی :**٨/١٨٣**، حدیث:**٧٧٧٥**،**عن أبي أمامة ؓ ، **امام ہیثمیؒ نے اپنی کتاب(**مجمع الزوائد١/١٢٩**)میں لکھاہے:**"رواه أحمد والطبراني في الكبير وإسناده حسن"۔

**پر ظلم کیا جائے ، اسی بات نے اس کو دوسروں کی عزتوں پر ظلم کرنے اور ان کی عزت لوٹنے سے باز رکھا ۔**

## ۵۔ حیاء:

**آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حیاء خیر و بھلائی لے کر آتی ہے "(١٦)۔ حیاء انسان کو منکرات ، خلاف مروءت اور فحش گفتار و کردار سے روکتی ہے ، اگر انسان کے پاس حیاء نہ ہو تو اس کے لئے ہر کام کرنا آسان ہوتا ہے ، وہ علانیہ منکرات اور غیر اخلاقی حرکتیں کرتا ہے، اس کو اللہ کےپاس جواب دہی کا احساس نہیں ہوتا اور نہ ہی اِس کا ڈر وخوف کہ اللہ اسے دیکھ رہاہے ، اور نہ ہی اِس کی پر واہ کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں ، وہ کیا سوچیں گے اورکیا کہیں گے،جیساکہ رسول اللہ ﷺ نے سچ کہا :"جب تمہیں شرم نہ ہو تو جو چاہو کرو"(١٧)۔**

**امام احمدؒ اور امام ترمذیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ر سول اللہ ﷺنے ارشاد فرمایا:"حیا ء ایمان میں سے ہے ، اور صاحب ایمان جنت میں ، فحاشی اجڈپن ہے اور اجڈ پن آگ میں (١٨)، اور جیساکہ کہا گیا :اللہ سے حیاء کرواس بات سےکہ تم ان کی نافرمانی کرو، جیساکہ تم کو نیك آدمی سے حیاء آتی ہےکہ کہیں وہ تم کو دیکھ لے ".**

**(١٦) بخاری،حدیث:٦١١٧، مسلم ، حدیث:٣٧،** عن عمران بن حصين ؓ۔

**(١٧) بخاری،حدیث: ٦١٢٠،ابوداود،حدیث: ٤٧٩٧، مسند احمد :٣/١٢١،**عن أبي مسعود البدري ؓ۔

**(١٨) ترمذی،حدیث:٢٠٠٩،مسند احمد:٢/٥٠١،امام ترمذی ؒ کا بیان ہے :یہ حدیث حسن صحیح ہے**

## ٦ ـ بلند ہمت ..اور رذالت سے دور:

جب انسان کی ہمت بلند ہوتی ہے تواس کے عزائم اور مقاصد بھی اسی اعتبارسے بلند ہوتے ہیں اور اس کی نگاہ میں دنیا اور دنیا کی چیزیں بے قیمت ہوتی ہیں ؛ اسی لئے وہ نیچ اور گھٹیا کاموں اور اشیاء سے اپنے نفس کو پلید نہیں کرتا ہے ،اور اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ محنت ، قوت اور عمرایسے کاموں میں صرف نہیں کرتا ہے جن میں کوئی فائدہ نہ ہو چہ جائیکہ ایسے کاموں میں جن میں اپنے لئے یا دوسرے کے لئے نقصان ہو ۔

بلند ہمت انسان کے اخلاق بھی بلند ہوتے ہیں ، اس کی سوچ اونچی ہوتی ہے ، وہ سطحی چیزوں سے اوپر اٹھ کر باتیں کرتا ہے ، اس کے معاملات کی حسن بصیرت اس کو گناہوں اور معاصی سے دور رکھتی ہے ؛ کیونکہ یہ نیچ اور بہت ہی گھٹیا کام ہے، عالی ہمت صفت انسان ان چیزوں میں اپنے آپ کو ملوث نہیں کرتا ہے ، اس کی بلند نظری اور عالی ہمت اس کو سرکش شہوت کے مقابلہ میں مجاہدہ پر مجبور کرتی ہے ؛ جس کی وجہ سے وہ نفس کے تزکیہ کے اور اس کی رفعت شان کے لئےمجاہدانہ زندگی کو ترجیح دیتا ہے اور طاعات وعبادات کے میدانوں میں مسابقہ کے لئے اپنے آپ کو اتارتا ہے؛ تاکہ وہ آخرت میں اونچا سے اونچا مقام حاصل کرسکے ۔

بلند ہمت کے مظاہر میں سے یہ ہے کہ عالی ہمت انسان کی نظر ہمیشہ عروج و کمال پر رہتی ہے اور وہ ا س کےلئے ہمیشہ اپنی طاقت بھر کوشاں رہتا ہے ، نیچ اور گھٹیا کا موں سے متنفر رہتا ہے اور اس کے کوچہ میں نظر آنےسے ڈرتا ہے ، ایك حدیث میں آیا ہے : "بیشك اللہ تم لوگو ں کے لئے اچھے اخلاق کو پسند کیا ہے اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کیا ہے "(١٩) ۔

عفت کےیہ اخلاقی عنا صرانسانی تاریخ میں عفت کے بے نظیر واقعات میں کھل کر سامنے آئے ہیں ، مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ ، حضرت یوسف علیہ السلام عنفوان شباب میں ہیں بہت خوبرو ہیں اور ہر اعتبار سے فٹنگ عمر میں ہیں ،اپنی عمر کے لحاظ سے شہوت بھی شبا ب پر ہے ، اِدھر مصر کے بادشاہ عبد العزیز کی بیوی کے اندر پوری قوت کے ساتھ شہوت انگیز شرارت ہے ، خواہش نفس شباب پر ہے ،کھلی پرکشش اور پرجوش دعوت ہے ، پورے طور پر سنسان خلوت ہے ، فحش دعوت قبول نہ کرنے پر دھمکی بھی ہے ،صورت حال یہ ہے کہ وہ خود بھی حسین وجمیل ہے، اور مزید برآں صاحب اقتدار و منصب ہے ،اس پوزیشن میں حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت کی فضیلت و فوقیت اور اس کی اہمیت و حیثیت دوبالا ہوجاتی ہے ؛چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے نفس پرکنٹرول بڑے صبر کے ساتھ کرتے ہیں ، شہوت انگیز محرکات کا مقابلہ ڈٹ کر بڑے ہی جواں مردی ،فولادی حوصلہ اور پہاڑ جیسے بے اٹل عزم کے ساتھ کرتے ہیں، ایسا اس لئے کرتے ہیں ؛ تاکہ امانت میں خیانت نہ ہو اور اللہ راضی وخوش ہوجائیں ،اور اس میدان کارزار میں جہاں عفت و پاکیزگی اور شہوت انگیز محرکات و عوامل اور بد اخلاق کردار کے درمیان جنگ بر پا ہے ، ان کے عظیم اخلاق و کردار کی جیت ہوجائے ۔

---

(۱۹) مستد رك حاكم ،حديث: ۱۵۱ ، ۱۵۲،عن سهل بن سعدؓ مرفوعا، حاکم کا بیان ہے :اس حدیث کی دونوں سند یں صحیح ہیں اور شیخین اس حدیث کی تخریج نہیں کی ہے ۔

## کیا عفت کسبی ہے ؟

اسلام کے حسین گلدستہ اخلاق کا چمکتا دمکتا ہوا خوبصورت پھول " عفت "ہے ،یہ ایك ایسا پرکشش خوبرو وخوشگوار اورفرحت بخش خوشبودار پھول ہے کہ ہر ایك اس کے قریب آنا پسند کرے گااور اس سے استفادہ میں اپنی سعادت محسوس کرےگاا ور اپنی عزت کو دوبالا کر ےگا اور اندر اندر فرحت وسرور سے لطف اندوز ہوگا ۔ معلوم ہوا کہ ہرمسلمان کے لئے عفیف و پاکدامن بننا ممکن ہے ،یہ کسبی واختیاری چیز ہے نہ کہ وہبی وعطائی کہ عام انسان کے لئے اس کا حاصل کرنا محال ہو ۔

ڈاکٹر عبد الکریم زیدان نے اپنی کتاب " اصول الدعوۃ "میں اسلامی حسن اخلاق کے بارے میں بڑی اچھی گفتگو کی ہے کہ کیا اس کا حصول ممکن ہے ؟ کیا یہ فطری جبلّی لازمی صفات ہیں جو انسان ماں کے پیٹ سے ہی لے کر آتا ہے ، اس کا بدلنا ، اس میں تبدیل و تعدیل ممکن نہیں ، جیسا کہ اس کی جسمانی صفات طول ، قدو قامت، اور رنگ کا بدلنا ممکن نہیں ؟

اس کے بعد موصوف مؤلف فاضل نےخود ہی اس اہم سوال کا فاضلانہ جواب دیا ہے ، ہم یہاں ان کے جواب کا خلاصہ سپرد قرطاس کرتے ہیں:

الف – اسلامی اخلاق شرعی تکالیف کے ذیل میں آتا ہے ، اسلامی اخلاق سے آراستہ ہونا ایك شرعی حکم ہے جس پر عمل ہر مسلمان کے لئے واجب و فرض کے درجہ میں ہے ،یہ اور بات ہےکہ اصولی طور پر بندہ اپنی طاقت کے بہ قدر ہی مکلف بنایا جاتا ہے اس سے زیادہ کانہیں ؛ پس اگر ان ا سلامی اخلاق سے آراستہ ہونا ممکنات میں سے نہ ہوتا تواللہ تعالی اشرف المخلوقات

بندہ انسان کو ان اخلاق کو اختیار کرنے کا حکم نہ دیتا ، اسی سلسلہ میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا * فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا * قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا * وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا}[ الشمس:٧ - ١٠]

"اور( انسان کی جان)اور اس کی ذات جس نے اس کو ٹھیك ٹھیك بنایا ، پھر اس کو بد کرداری اور پرہیز گاری سمجھادی ، یقینا جس نے نفس کو سنوار لیا ، وہ کامیاب ہوگیا ، اور جس نے اس کو خاك میں ملادیا ( یعنی نفسانی خواہشات سے آلودہ رکھا ) ، وہ گھاٹے میں رہا " .

## ب ـ کسب اخلاق کا منہج اور اس کی تین صورتیں :

**پہلی صورت :** اس کے آثار کو کم کرنا اور اس کے تقاضے کو پورے طور پر بروئے کار نہیں لانا ہے ، مثال کے طورپر غصہ ،غصہ انسان کی ان خصوصیات میں سے ہے جس سے انسان کے لئے راہ فرار نہیں ،اور غصہ کرنےکی ممانعت آئی ہے ،تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غصہ کے آثار ونتائج پر عمل نہیں کرنا ہے نہ کہ سِرے سے غصہ نہیں کرنا ہے۔ اسی طرح عفت کا حکم ہے، تو عفت کےحکم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جڑسےجنسی خواہشات کا خاتمہ ہی کردیا جائے، جیسا کہ بعض صحابہ کےدل میں اس طرح کا خیال آیا تھا اورانہوں نے رہبانیت اختیار کرنےکا ارادہ کیا تھا بلکہ ان میں سے بعض نے خصی کاارادہ کرلیا تھا جب رسول اللہﷺ کو اس کا علم ہوا توآپﷺ نے بڑی سختی سے روکا، اصل میں مقصودخواہشات کے

پیچھے دن ورات پڑے رہنے اور تسکین نفس کےناجائز وحرام وسائل سے روکنا ہے ۔

**دوسری صورت:**کاٹ چھا نٹ کرمہذب بنانا ،اخلاقی کدورات کودورکرنا اور غیرضروری چیزوں کو تراش کر شریعت اسلامیہ کے مطابق بنانا ،جیسے شجاعت ہے ، ظلم و زیادتی اور معصوم لوگوں کے قتل کے بجائے اس کا استعمال اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے کردیا جائے اور اس کا رخ اُدھر سے اِدھر کردیا جا ئے ، اسی کو مہذب بنانا کہا جاتا ہے ،اسی طرح جنسی شہوت چہ جائیکہ وہ انسان کو اپنا غلام بنالے اور انسان اس کے پیچھے بھاگتا پھرے ،دوسروں کی عزت کولوٹتا پھرے اور برائیوں کو پھیلاتا پھرے ؛ بلکہ اس کو کاٹ چھانٹ کر مہذب بنایا جائےاور اس کے رخ کو اُدھر سے اِھر پھیر دیا جائے کہ اس سے مسلم نسل کی تکثیر اور نیك عورت سے شادی کرکے خاندان کی تشکیل کا عمل کیا جائے تو اس میں جہاں اور فوائد ہیں ،وہیں ایك فائدہ پورے معاشرہ کی صلاح بھی ہے ۔

**تیسری صورت :** برے اخلاق کو اچھے اخلاق سے بدلنا ، جیسے جھوٹ کو سچ سے ،فسق وفجوراوربےحیائی کو عفت سے، طہارت وپاکیزگی اور حیاء سے اور بدکاری کو نیکی وصالحیت سے بدلنا ۔

## ج – عمدہ اخلاق بنانے کے علمی و عملی ذرائع:

۱ – اچھا و عمدہ اخلاق جس کو اپنانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور برے اور فحش اخلاق و عادات جن سے ہمیں روکا گیا ہے ،ان دونوں کی جتنی بھی صورتیں

وقسمیں ہوسکتی ہیں ، ان سب سے آگاہی ہو ؛ تاکہ ان میں سے انسان اچھے کو اختیار کرسکے اور برے سے بچ سکے ۔

۲ – معلوم ہو ناچاہیئے کہ ہمیں خلق حسن کی کس قدر ضرورت ہے ؛ کیونکہ یہ ایمان سے جڑا ہوا ہے ، تقوی الہی اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے حصول اور جنت میں داخلہ کا ذریعہ ہے ۔ اس کے مقابلہ میں برے اخلاق کا ضرر ونقصان یہ ہے کہ یہ نفاق کی علامات میں سے ہے ، ایمان کمزور ہونے کی دلیل ہے اور اللہ تعالی کی ناراضگی اور اس کی سزا کا سبب ہے ۔

۳ – بد اخلاقی کی تحقیر برابر ہو تی رہی ہے اور اس کا انجام بھی خراب رہا ہے ،اس کی وجہ سے نسیان بھی انسان پر طاری ہوتی ہے ، اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کے تذکرہ میں فرمایا :

{وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا}

[طه:۱۱۵]

"اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے (ایك بات کا )عہد لیا تھا ، مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں ارادہ پر جماؤ نہیں پایا ".

۴ – اسلامی عقائد کے معانی کی تقویت کا اہتمام ، جیساکہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں ۔

۵ – نیك اعمال کرنا ؛ کیونکہ یہ اچھے اخلاق کے اختیار کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں اور نفس کے اوپر پاکیزہ اخلاق کو قبول کرنےکو آسان کرتے ہیں اور گندی اور خبیث عادات وطور و طریقے کونفس سے دور کرتے ہیں ، یہ اس مریض کی طرح ہوا جس کو طبی تفصیلات کے ساتھ دوائیاں لکھی گئیں ، اب اگر وہ مریض

دوائیاں خریدتا ہے اور ڈاکٹر کے بتائے ہوئے طرقہ پر دوائیاں استعمال کرتا ہے ، تو اللہ کے حکم سے جلد شفا پائے گا اور اگر ایسا نہیں کرتا ہے تو وہ بیمار ہی رہے گا جلد شفا نہیں پائےگا ، اسی طرح نیك اعمال کا مسئلہ ہے۔

٦ – جن اخلاق وعادات سے کوئی مسلمان چھٹکارا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے خلاف ومنافی عمل شروع کردے ، اس کو علاج بالاضداد کہا جاتا ہے یعنی اس کے صنف مخالف وضد سے کاٹ کرنا ، جیسے آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے ، اسی طرح حسد ایك اخلاقی بیماری ہے ، اس کے علاج کی صورت یہ ہے کہ حاسد محسود کے حق میں دعاء مغفرت وخیر شروع کردے عنقریب حاسد محسوس کرےگا کہ اس کے دل سے حسد دور ہورہا ہے ۔ اسی طرح تکبر ایك اخلاقی بیماری ہے ،اس کا علاج یہ ہے کہ مساکین ، فقراء ، غرباء اور معاشرے کے پچھڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروہ کردے ۔

٧ – بہ تکلف عمل کرنا ، یعنی اگر کوئی انسان کسی اچھی عادت کو اپنا نا چاہتا ہے ؛ لیکن اس کی طبیعت ا س کی طرف آمادہ نہیں ہو پاتی ہے ، تو وہ بہ تکلف اس عملِ خیر کو کرنا شروع کردے ، کچھ دنوں تك گراں محسوس ہوگا ؛ لیکن پھر بھی جبرًا صبر کے ساتھ برابر کرتا رہے یہاں تك ایك وقت ایسا آئےگا کہ اس کی نفس اس عمل خیر سے مانوس ہوجائےگی ، یہا ں تك اس میں وہ لذت محسوس کرنے لگےگا، اور اب وہ عمل بار گراں ہونے کے بجائے ہلکا اور محبوب نفس ہوجائے گا ۔

٨ – اچھے لوگوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا اور حسن اخلاق سے متصف مسلمانوں کی ہمنشینی اختیار کرنا ۔

**۹ – اپنی زندگی میں کسی کو اپنے لئے اسوہ و نمونہ بنانا ، ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے لئے سب سے بہتر اسوہ رسول اکرم ﷺ کی مبارك ذات ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا} [الأحزاب: ٢١]

**" (اے مسلمانو!) تمہارے لئے اللہ کے پیغمبر کی ذات میں ان لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہے ، جو اللہ کا اور آخرت کا یقین رکھتے ہوں اوراللہ کو خوب یاد کرتے ہوں۔ "**

**۱۰ – برے ماحول کو چھوڑنا اور اس سے راہ فرار اختیار کرنا ، جیسا کہ انسان وبائی جگہ سے بھاگتا ہے ،مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ یہ استدلال کرتے ہو ئے فاسدماحول میں رہےکہ وہ اپنے اخلاق کے اعتبار سےمضبوظ ہے ،وہ ماحول سے متاثر ہونے والا نہیں ہے ،یہ اس کے نفس کا زبردست دھوکا ہے اور ایك وہم ہے ، خاص طور پر جب وہ اس ماحول میں تنہا ہو کمزور اثر شخصیت ہو تو قوی خطرہ ہے کہ وہ اس ماحول میں ایك نہ ایك دن ضم ہوجائےگا ؛ اس لئے کہ اس پر سب مضبوط اور بہتر دلیل وہ قصہ ہے جس کا ذکر حدیث میں آتا ہے ، اور وہ یہ ہے کہ ایك شخص نے ایك سو لوگوں کو قتل کیا ، اس کے بعد توبہ کا ارادہ کیا ، ایك عالم نے اس کو مشورہ دیا کہ تمہاری تمام توبہ میں سے یہ ہے کہ تم اِس فاسد بُری بستی سے نکل کر دوسری نیك بستی میں چلے جاؤ (۲۰)۔**

**(۲۰) دیکھئے: مسلم ، حدیث:۲۷٦٦،مسند احمد:۲۰،۳/۲۱،**عن أبي سعيد الخدري ؓ ۔

۱۱ – ہر اچھی عادت قبول کرنےکا حریص ہونا ، اس کو گمشدہ سرمایہ اور نفیس جوہر سمجھنا ، جس طرح انسان قیمتی جوہر کو کتنا اہتمام سے حفاظت کرتا ہے اسی طرح حسن عمل وصفت کی حفاظت کرنا ۔ اس کے مقابلہ میں بری صفت وعادت کی تذلیل و تحقیر کرنا ، گوبظاہر اس کی معمولی شان تمہیں نظر آئے ۔یہ منہج استعفاف کے حفاظتی قواعد میں بڑی اہمیت کا حامل ہے .

۱۲ – نفس کو نیك لوگوں کی نصیحت قبول کرنے کا عادی بنانا ، اس میں بہترین اسوہ حضرت عمر فاروقؓ کاقول اور ان کی ذات ہے ، انہوں نے ایك موقع سے فرمایا :" اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو مجھے میر ےعیوب کی نشاند ہی کرے "؛ پس سچا خیر خواہ وہ ہے جو تم کو تمہارے عیوب کی نشاندہی کرے اور تمہارے بعض اخلاقی نقائص کی طرف توجہ دلائے ، وہ تمہاری طرف سے شکریہ اداکئے جانے کا مستحق ہے ، وہ ایسا ہی ہے جیساکہ کو ئی تم کو اس بچھو کی خبر دے جو تمہارے جسم پر چل رہا ہو تمہیں اس کی خبر نہ ہو ، تو برے اخلاق وعادات بچھو ہی ہیں جو مادی جسم کو نہیں ڈستے ہیں ؛ بلکہ وہ دل اور ایمان کو اذیت پہونچاتے ہیں اور وہ اندرون جسم میں اپنا غیر مرئی زہر پھیلاتے ہیں .

# استعفاف کے اصول وقواعد

## تیسرا قاعدہ ــفکری تربیت :

استاذ فتحی یکن اپنی کتاب "الإسلام والجنس" میں لکھتے ہیں :"اسلام میں فکری تربیت کا نشانہ اسلام کے مطالب ومفاہیم اور اس کے احکام ہیں کہ ان کی معقولیت

کو لوگوں کے سامنے ثابت کیا جائے اور اس کو سمجھا جائے اور اس کو پھیلا یا جائے،اس بات کو باور کیا جائے کہ ان کے سارے تصرفات اور سارے کام اسلام ہی کے اساس پر ہوں ، یہاں تك کہ ان کے نزدیك اسلام ہی ہر مسئلہ کے صحیح ودرست ہونے کا پیمانہ قرار پائے ، ہر مشکل کا حل ، ہر بات کا فیصل اور ہر معاملہ کا لگام اسلام ہی ہو ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا}

[النساء:٦٥]

" پس ، آپ کے پروردگا رکی قسم !وہ تو مومن ہو ہی نہیں سکتے ، جب تك اپنے آ پسی جھگڑوں میں آپ کو حَکَم نہ بنائیں ، نیز آپ کے فیصلہ سے اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور پوری طرح سر تسلیم خم کردیں۔"

اسلام ایك دستور حیات ہے ..اور انسان کی زندگی درست وسیدہے راستے پر قائم اسی وقت سمجھی جاسکتی ہے جبکہ اس کے تمام معاملات تمام حالات میں اسلامی منہج ودستور کے مطابق اور اس کے تابع ہو ں ؛ اسی وجہ سے اس منہج ودستور کی معرفت ، حسن تدبراور استیعاب اتباع کی شرط ہے ، رسول اللہ ﷺ نے سچ فرما یا :"اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کا فہم عطا فرمادیتے ہیں "(٢)۔

اکثر اوقات انسان کا سلوك اور طرز عمل ہوش اور بیدار مغزی کے ساتھ ہوتے ہیں ؛ اسی وجہ سے فکری

**تربیت کی شان یہ ہے کہ وہ انسان کو اچھے برے ، رطب**

(۲۱) بخاری، حدیث: ۷۱، مسلم،۱۰۳۷،عن معاوية بن أبي سفيانؓ .

**ویابس،خیر وشر اور حلال وحرام کے درمیان تمییز کر نے کی قدرت فراہم کرے ،جیسا کہ وہ عقل کو تیار کرےکہ عقل حساس توانائی کو تحریك کرے ؛ تاکہ حساس توانائی عقل کو خیر کی طرف لے جائے اور خیر کی پہچان بتائے اور اس کو اختیار کرنے کو لازم کرے۔ جب انسان کے اند رمعرفت اور تمییز کی قدرت وصلاحیت پیدا ہوجائے گی تو وہ اپنی غلطی کو پرکھنے پر قادر ہوجا ئےگا اور درست راستہ پر چل سکےگا ، اللہ تعالی نے سچ نے کہا : :{إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ} [ فاطر:۲۸]"یقینا اللہ کے بندوں میں سے جو علم والے ہیں وہی اللہ سے ڈرتے ہیں ".**

**اس لئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ کے دین کی سمجھ پیدا کریں ، اس کی معرفت حاصل کریں ، خواہ اسلامی دینی کتابوں کے ذریعہ ہو ، یا علم کے حلقہ درس سے ہو، یا علماء سےپوچھ پوچھ کر ہو یا جیسے بھی ہو ، مقصد دینی معلومات حاصل کرنےہیں ، زندگی سے متعلق ضروری احکام میں سے کچھ بھی چھوٹنے نہ پائے ،خاص طور پر زیر بحث مسئلہ عفت سے متعلق پوری معلومات ہو .**

## فکری تربیت کی معاون چیزیں :

**۱ – مسلمان علم دین سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت کو سمجھیں اور دنیا اور آخرت میں طالب علم کے مقام کوپہچانیں ،طالب علم کےلئے جنت کا وعدہ ہے ، فرشتے یہاں تك سمندر کی مچھلیاں اس کےلئے**

دعا کرتی ہیں ،رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "اللہ تعالی، اس کے فرشتے ، آسمان وزمین والے یہاں تك کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی (پانی میں) سب کے سب لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں(۲۲) .

۲ – نیك مسلم نوجوان کی صحبت اختیار کرنا ؛ کیونکہ ا س طر ح کی صحبت انسان میں عمل کی تحریك پیدا کرتی ہے ، ہمت کو بڑھا تی ہے ،علم کی مجلسوں میں شرکت ، علمی دینی لیکچر س اور کانفرنس میں حاضری کا شوق بڑھاتی ہے ،حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا :"ان لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھو جن کی زیارت تمہیں اللہ یاد دلائے ، جن کی بات تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جن کا عمل آخرت کی رغبت پیدا کرے .

۳ – اسلامی دینی تعلیم کا انتظام ، نوجوان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ان بھائیوں سے مدد حاصل کرے جن کے پاس اسلامی کتب کی معلومات ہے ،اور جو حصول علم کے اصول و ضوابط سے واقف ہے ؛ اس لئے کہ علم ایك سیڑھی کے درجہ میں ہے آدمی اوپر چھت پر جانے کےلئے پہلے زینہ پر قدم رکھے گا ، ضروری ہے کہ کوئی پہلے زینہ کا پتہ بتانے والا ہو، جس طرح پڑھنے سے پہلے کتابوں کی معرفت اور آگاہی ضرور ی ہے ؛ اس لئے کہ صرف کتاب کا عنوان جاننا کتاب کےمحتویات کی معرفت کے لئے کافی نہیں ہے .

۴ – اسلامی لائبریری کا قیام ، اس میں کو ئی حرج کی بات نہیں ہے کہ چھوٹی چھوٹی کتابوں سے ہی آغاز ہو ، اصل اعتبار انتفاع کا ہے نہ کہ کثر ت کتب کا .

# منہجِ استعفاف کے باب میں فکر ی تربیت کا اثر

(۲۲) ترمذی، حدیث:۲۶۸۵، عن أبي أسامة الباهلي ؓ، امام ترمذیؒ کا بیان ہے : یہ حدیث غریب ہے ۔

منہجِ استعفاف کے باب میں فکر ی تربیت کے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں اور اس کے بڑے اچھے ثمرات ظاہر ہوتے ہیں ، ان ثمرات و نتائج میں سے بعض یہ ہیں :

۱ ۔ عفت اختیار کر نے کے تعلق سے شرعی مفاہیم ومطالب لوگوں کے ذہن ودماغ میں بیٹھانا ، مثال کے طور پر :بدکاری کے دواعی ومقدمات کی حرمت ایسی ہی ہے جیسے کہ نفس بدکاری کی حرمت ،گھر میں داخل ہونے سےپہلے اجازت لینے کا شرعی حکم بد نگاہی سے بچنے کے لئے ہے ،عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکلےگی۔

۲ – مسلم معاشرہ میں اخلاقیات سے متعلق شرعی احکام کا علم ہو ؛ تا کہ انسان شرعی احکام پر عمل علم کی روشنی میں کرے، ان میں سے بعض یہ ہیں :

الف۔ عورت سے متعلق شرعی احکام ، جیسے پردہ ، ستر پوشی، گھر میں رہنا اور زینت کے احکام ۔

ب۔ سماجی تعلقات سے متعلق احکام ،جیسے اجازت کے آداب ، اور قابل ستر حصے کے حدود ۔

ج۔ قریب بہ بلوغ لڑکے اور لڑکیوں کے احکام ، اسی طرح بلوغ کے وقت کے احکام ۔

د۔ جنسی انحراف و بے راہ روی جیسے حد زنا کے بارے میں سزاؤں سے متعلق احکام۔

**ھـ اخلاقی بے راہ روی کے اسباب وعلل اور فرد اور معاشرہ پر اس کے اثرات سے آگاہی ۔**
**و۔ مسلم معاشرہ میں فساد پھیلانے والے دشمنان اسلام اور فساد پرور لوگوں کے کردار سے واقفیت اور اس میدان میں ان کے مکرو فریب اور سازشوں سے آگاہی ۔**

# جنسی بےراہ روی سے حفاظتی اصول وقواعد

**حفاظتی اصول وقواعد یہ ہیں کہ انسان کو شہوت کے چنگل میں جانے سے بچاتے ہیں پیشگی شہوت کے**

دروازے کوبند کرتے ہیں ، اور جیسا کہ کہا گیا "پرہیزکا ایك درہم علاج کے بہت سارے مال سے بہتر ہے " ۔

غالبا صحیح حدیث میں ہے کہ آپﷺ نے فرمایا :" جو پاکدامن بننا چاہتا ہے تو اللہ اس کو پاکدامن بنا دیتا ہے"(۱)۔ اس حدیث سے منہج استعفاف مستنبط ہوتا ہے ،گو حافظ ابن حجر اپنی مشہور کتاب"فتح الباري بشرح صحيح البخاري"میں لکھا ہے کہ اس کا تعلق دوسروں کے سامنے دست سوال پھیلانے سے بچنا مراد ہے کہ جو آدمی لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا ہے تو اللہ اپنے فضل سے اس کو مالدار کر دیتا ہے اور دوسروں سے بے نیاز کردیتا ہے ؛ لیکن چونکہ استعفاف عملی منہج ہے اور ایك کسبی اخلاق ہے ، حدیث میں قول رسول ﷺ :"یستعفف" ہے ، جس کے معنی اپنے آپ کو بچانا ، اس میں عزت کو پلید کرنے سے بچانا بھی شامل ہوگا ،جس طرح اس میں مال دوسروں سے مانگنے سے اپنے آپ کے بچانا داخل ہے ، اس اعتبار سے لفظ"یستعفف" میں اس کی گنجائش ہے ؛ پس کہا جاسکتا ہے کہ جو شخص عملی طور پر عفت کی راہ پر چل رہا ہے اور وہ اپنی عزت کو اور دوسروں کی عزت کوپراگندہ کرنے سے بچاتا ہے اور وہ یہ کام اللہ کے ڈر وخوف سے کر رہا ہے تو یقینا اللہ تعالی اس کو اس را ہ میں مدد فرمائےگا اور اس کو عفیف بنائےگا، معلوم ہوا کہ عفت اختیار کرنا کسبی ہے ، ایك

(۱) بخاری ،حدیث: ۱۳۶۹، مسلم ، حدیث:۱۰۵۳،عن أبي سعيد الخدري ؓ۔

مسلمان مرد وعورت کےلئے ممکن ہے کہ وہ عفت اختیار کرے اور جب وہ استعفاف کے منہج پر چلے گا تو یقینا وہ عفیف بنے گا ۔

اصل حفاظتی اصول یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو تہمت کی جگہوں سے دور رکھے ، فتنہ کے مقامات سے الگ تھلگ رہے ،اور انحراف و بے راہ روی کے اسباب کو اختیار نہ کرے ، یہ چیز انسا ن کو راحت پہونچاتی اور اس کے دل کوفتنہ وشر کے سمتوں سے محفوظ رکھتی ، انسان بدکار ی وفتنہ کے دواعی اور مقدمات کے قریب نہ جائے تو وہ عفاف و پاکدامنی پر زیادہ مضبوط طریقہ پر قائم رہ سکتا ہے اور اپنے عزم وارادہ میں زیادہ پختہ رہ سکتاہے ، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے رب سے جو دعا ما نگی ہے ، اس میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے :

{قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ}[يوسف:٣٣]

" یوسف نے دعا کی ، اے میرے پروردگار !جس چیز کی طرف یہ لوگ مجھے دعوت دے رہی ہیں ، قید خانہ مجھ کواس سے زیادہ پسند ہے اور اگر آپ نے ان کے مکر وفریب سے مجھے نہیں بچایا تو میں نادانوں میں سے ہوجاؤں گا ۔"

اس لئے اس حفاظتی اصول کو اختیار کرنا زیادہ اولی و بہتر ہے اس شخص کے لئے جو عفیف بننا چاہتا ہے اور جو عفت کی راہ پرگامزن رہنے کا خواہاں ہے ۔

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

### پہلا قاعدہ ۔ مذہب اسلام کو اپنانا زندگی کا دستور ومنہاج:

**از روئے شرع اورتاریخ اعتبار سے ثابت شدہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اس امت نے جب بھی شریعت اسلامیہ کو چھوڑا یا دوری اختیار کی تب تب ا س پر باہر اور اندر دونوں ہی را ستے سے مصائب اور مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے ہیں ،آ خر ایسا کیوں نہ ہو ، باخدا اللہ تعالی نے قرآن کریم میں جا بجا دین سے بیزار قوم اور دین الہی سے منہ پھیرنےوالی امت کو ڈرایا اور دھمکی دی ؛ چنانچہ اللہ تعالی ایك جگہ ارشاد فرمایا:**

{وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى} [طه:١٢٤] " "

**" اور جو میرے ذکر(درس نصیخت) سے منہ موڑےگا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہو اسے اندھا اٹھائیں گے"**

**{ ضَنْكًا }" " یعنی امن و امان ، اقتصادیات ، مرد وعورت کے اخلاق و کردار میں تنگی و بحران کا سامنا کرنا ہوگا .**

{أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا}[النساء: ٦٠]

**" کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی تو کرتے ہیں کہ وہ آپ پراور آپ سے پہلے نازل ہونے والی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں ؛(لیکن) چاہتے ہیں کہ اپنے مقدمات غیر اللہ کے پاس لے جائیں ؛ حالانکہ انہیں حکم کیا گیا تھا**

**کہ ا س ( طاغوت) کے مقابلہ انکار کا رویہ اختیار کریں اور شیطان چاہتا ہی ہےکہ ان کو راہ راست سے خوب دور ہٹادے۔"**

**اس لئے خوشگوار زندگی ، سعادت اور برکت سے بھری زندگی اور سماج کے تمامتر مشکلات کا کامیاب حل وہی جانا پہچانا اسلامی حل ہے ، اسلامی حل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسلام ہی معاشرہ کے تمام میدانوں میں ، مادی وروحانی اور ظاہر ی وباطنی تمام شعبہائے زندگی میں قائد ورہنما ہے ، اور پورےاسلامی معاشرہ کا عقیدہ ، عادات و اطوار ، افکارو خیا لات ، رجحانات ومیلانات ، اخلاق وکردار اور احساسات و نظریات اسلامی ہوں ؛بلکہ اس کے قوانین اور مکمل دستور حیات اسلامی ہوں (۲)۔**

**اس اسلامی حل کے ثمرات میں سے یہ ہے :**

**- عورت نے اپنا فطری مقام حاصل کرلے ، وہ معاشرہ کے فساد کا ذریعہ اور آلہ کار نہ بنے جیسا کہ آج کل ہورہا ہے ۔**

**- میڈیا اپنے تمامتر اسباب وذرائع کے ساتھ خیر و بھلائی اور عام بیداری کا مینار نور بنے نہ کہ جنسی انارکی اور شہوت انگیزی اور فتنہ وفساد کا علمبردار بنے ۔**

**- مناہج تعلیم و تربیت کچھ ایسے ہوں کہ جن سے صالح معاشرہ تیار ہو ، اور جن سے سماج کو ایسی نسل فراہم ہو جو علم وعمل دونوں کی جامع ہو ، کردارو گفتار کی غازی ہو اور ظاہر ی وباطنی خوبیونکا حامل ہو ۔**

**- فتنہ وفساد کے علمبردار کی آواز دب جائے ، اور جنس پرستی ، شہوت پرستی اور**

---

**(۲)** الحل الإسلامي، د. يوسف القرضاوي ۔

فحاشی کا کا روبار تباہ و برباد ہوجائے اور مصلحین ، دعاۃ اور حق کے علمبردار لوگوں کی آواز بلند ہو ۔

- خاندان اپنے تمام افراد کے ساتھ سماج و معاشرہ کی تعمیر میں پختہ اور مضبوط اینٹ ثابت ہو ۔

- معاشرہ کا ہر فرد اپنے سماج کے حق میں امین ہو، اس کے مصالح ومفاد کے لئے کام کرے ، امن کا پہریدار اور اپنی حیثیت عرفی کا غیرتمند ہو ۔

- اسلامی سزائیں اس شخص کے لئے تازیانے اور مانع ثابت ہوں جو اپنے ضمیر کو بیچ چکے ہیں اور اپنی کرامت وشرافت کو گنواں چکے ہیں ؛ چونکہ اصل یہ ہے کہ معاشرہ میں امن و امان قائم ہو۔ جہاں تك معاشرہ میں پھیلے ہوئے جرائم اور مجرمین سڑکوں پردندناتےپھرتے ہوئے نظر آنے کی بات ہے تو اس لئے کہ انسانوں کے ہاتھ بنائے ہوئے کِرمنَل قوانین سخت نہیں ہیں کہ جرائم پیشہ لوگوں کے لئے حوصلہ شکن ہوں اور زجر و توبیخ کا کام کریں ؛بلکہ وہ لوگ ان قوانین میں بھی چورراستے سے واقف ہوتے ہیں، کسی عرب خلیجی ممالك کے وزارت خارجہ کے ایك اہلکار نے بتایا کہ منشیات کے اسمگلروں کے لئے موت کی سزا نے جرم کی شرح میں ۱۲%فیصدکمی لائی ہے ؛ چنانچہ ایك سال کے دوران ان قوانین کے بموجب سات لوگوں کو موت کی سزا دی گئ ہے ۔

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

### دوسراقاعدہ - شادی :

شادی جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے فطر ی راستہ ہے ، اس کے علاوہ شادی سے انس ، پیار ، سکون، اطمینان اور حلال لطف ولذ ت ملتے ہیں، اسلام شادی کو

آسان کرتاہےاور زنا کو مشکل بناتا ہے، جب شادی کی عمر ہوجائےاوراس کے اسباب مہیاہوجائیں تو شادی کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئیے ؛ کیونکہ اسلام ماحول کو پاك صاف بناکررکھنااورپاکیزہ معاشرہ دیکھنا چاہتا ہے،اسلام عفت کاعلمبردارمذہب ہےاورلوگوں کوعفت کی تعلیم دیتا ہے،اورعفت کابہترین مقبول اور معتبر علاج شادی ہے ،جیساکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ نےفرمایا :"اے نوجوان کی جماعتو!تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتاہے تو وہ شادی کرلے ؛ اس لئے کہ شادی نگاہ کو زیادہ جھکاتی ہے ، اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ، اور جو نکاح (کے اخراجات) کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس پرروزہ رکھنا لازم ہے ؛ اس لئے کہ روزہ اس کے لئے ڈھال ہے" (۳)۔

نیز آپﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب بندہ شادی کر لیتاہے تو وہ اپنے نصف دین کو پورا کر لیتا ہے ؛ پس چاہئیے کہ بندہ بقیہ نصف دین کے بارے میں اللہ کا تقوی اختیار کرے (۴)۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :"تین لوگ ایسے ہیں جن کی مدد کرنی اللہ پر حق ہے ،اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا، مکاتب غلام جو بدل کتابت کی رقم ادا کرنا چاہتا ہے،اور نکاح کرنے والا وہ شخص جو ( نکاح سے ) عفت اختیار کرنا چاہتا ہے "(۵) .

---

(۳) حدیث کی تخریج گذرچکی ہے .

(۴) شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۵۳۸۶،عن أنس بن مالك ؓ،امام ہیثمی ؒ نے اپنی کتاب " مجمع الزوائد (۳/۲۵۲) میں لکھا ہے: رواه الطبراني في الأوسط بإسنادين، وفيهما يزيد الرقاشي وجابر الجعفي، وكلاهما ضعيف، وهما وثقا.

(۵) ترمذی حدیث: ۱۶۵۵، عن أبي هريرة ؓ، امام ترمذیؒ کا بیان ہے :یہ حدیث حسن ہے .

حضرت انس بن مالك ؓ سے ر وایت ہے کہ ایك وفد نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر آیا اور آپ ﷺ کی

عبادت کے بارے میں دریافت کیا ،جب انہیں بتایا گیا ، تو ان لوگوں نےاس کو بہت کم سمجھا ،پھر ان لوگوں نے اپنی تسلی کے لئے کہا : ہم کہاں اور نبی کریم ﷺ کہا ں ، آپ ﷺ تو نبی ہیں ، اللہ نے آپﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخش دیا ؟اس کے بعد ان میں سے ایك نے کہا :جہاں تك میں تو میں ہمیشہ پوری رات عبادت کرتا رہوں گا ۔ دوسرے نے کہا :میں پورے زمانہ روزے رکھوں گا ،کبھی روزہ رکھنا بند نہیں کروں گا ۔ تیسرے نے کہا:میں عورتوں کے قریب نہیں جاؤں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا ۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو فرمایا :" تم ہی لوگ ہوجنہوں نے ایسا ایسا کہا.. دیکھو!باخدا میں تم لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں ، اور تم لوگوں سے زیادہ متقی ہوں ؛ لیکن (اس کے باوجود ) میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں ( یعنی مسلسل روزہ نہیں رکھتا ہوں )، میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں ،اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں ؛ پس جو بھی میرے سے ہٹا وہ مجھ سے نہیں ہے"(٦)۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : " دنیا سامان ہے ، اور بہترین سامان نیك بیوی ہے "(٧)۔

یہی محفوظ و مامون راستہ ہے ؛ پس جو شخص شادی کی استطاعت رکھے تو وہ

---

(٦) بخاری،حدیث:٥٠٦٣، مسلم،حدیث: ١٤٠١، عن أنس بن مالك ۔

(٧) مسلم، حدیث: ١٤٦٧، نسائی، حدیث:٣٢٣٢، ابن ماجہ ، حدیث:١٨٥٥، عن عبد اللہ بن عمروؓ ۔

شادی میں آگے پیچھے نہ ہو بلکہ شادی کر لے ؛ اس لئے کہ شادی نگاہ کو زیادہ جھکاتی ہے ،اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ۔

**شادی کا حکم: بعض علماء اس بات کی طرف گئے ہیں نکاح کرنا تمام لوگوں پر واجب ہے ؛ کیونکہ نکاح کرنے کا حکم قرآن اور سنت میں آیا ہے ، اور وہ لوگ مزیداس کے وجوب پراس طرح استدلال کرتے ہیں کہ زنا سےبچنا فرض ہے ، اور بغیر نکاح کےبغیرزنا سے بچا نہیں جاسکتا ہے ، اور جس کے بغیر فرض تك نہیں پہونچا جا سکتا وہ بھی فرض ہوتا ہے(۸).**

**شادی میں جلدی : سابق حدیث شریف میں آپ ﷺ کا ارشاد گذر چکا ہے : " اے نوجوان کی جماعتو! تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتاہے تو وہ شادی کرلے.." اس میں جلد شادی کرنے کی طرف اشارہ ہے .**

**حافظ ابن حجرؒ کا بیان ہے :"حدیث شریف میں خطاب نوجوانوں سے ہے ؛ کیونکہ عام طور پر نکاح کرنے کاداعیہ ان میں ہی ہوتا ہے ، اس کے بر خلاف بوڑھے اور ادھیڑ عمر کے لوگوں کے ، ا ن میں داعیہ عام طورپر ما ند پڑ چکا ہوتا ہے ، اگر ان میں سے کسی کے اندر نکاح کر نے کاداعیہ ہو تو ان کا حکم بھی وہی ہوگا جو نوجوانوں کے بارے میں گذرچکا ہے (۹).**

**ڈاکٹر فریدرك کہتے ہیں :" پہلے زمانہ کے لوگ جلدی شادی کیا کرتے تھے،یہ جنسی مشکلات کا بہتر اور صحیح حل تھا ، آج کل لوگ شادی کرنے میں دیر کرتے ہیں ، بعض لوگ تو حد سے زیادہ دیر کرتے ہیں ، کبھی اتنی دیر کہ چالیس سال یا اس بھی سے زیادہ**

---

(۸) التدابیر الواقیة من الزنی-(۹) فتح الباری:۹/۱۰۸.

**ہوجاتی ہے تب شادی کرتے ہیں ، جو بہر حال کسی بھی اعتبار سے بہتر نہیں ہے .**

**حکومت کو چاہئیے کہ ایسے نوجوانوں کا مالی تعاون کرے جو اگر مالی پر یشانی کی وجہ سے شادی**

کرنے سے قاصر ہے ، اسی طرح رفاہی تنظیم بھی ماس میدان میں اپنا تعاون پیش کرے ، اور دینی تنظیم اور ادارے اور مصلحین کی ذمہ داری ہے کہ ایسے نوجوانوں کو سمجھائیں اور ان کو دینی سماجی اور اقتصادی اعتبار سے کیا نقصان اور فائدے ہیں ، بتائیں ،جس طرح اولیاء کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے نوجوان بچوں کی شادی میں جلدی کیا کر یں بلاوجہ دیر نہ کریں ؛ کیو نکہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا : " جس کو اولاد کی نعمت ملے تو وہ اس کا اچھا نام رکھے ، اس کو ادب سکھائے، جب وہ بالغ ہوجائے تو اس کی شادی کردے ، اگر با لغ ہوگیا اور اس نے شادی نہیں کی تو وہ گنہگار ہوا اور اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا (۱۰)۔

جیسا کہ خود نوجوان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے سامنے رکاوٹو ں کی دیوار کھڑی نہ کرے ، جیسے پڑھائی کا بہانہ ، جسمانی فٹنگ، مال کمانا اور جمع کرنا اور اسی طر ح شادی کے لئے دوسری شرطیں لگانا وغیرہ۔

{وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ} [النور:۳۲]"اور اپنے میں سے غیر شادی شدہ (خواہ شادی ہی نہ کی ہو ، یا کسی اور سبب سے بیوی یا شوہر نہ ہو )، نیز اپنے غلاموں اور باندیوں میں جو نکاح کے لائق ہوں ،ان کا نکاح کردو ، اگر وہ تنگ

(۱۰) شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۸٦٦٦،عن أبي سعیدؓ و ابن عباسؓ ۔

دست ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیں گے اور اللہ وسعت والے ہیں اور سب کچھ جانتے ہیں ۔ ”

قاضی ابو سعود اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :“دونوں ( لڑکا اور لڑکی ) جانب نکاح سے مانع فقر اور تنگ دستی کا اعتبار نہیں ؛ پس پیام نکاح دینے والے یعنی لڑکا، جس کو پیام نکاح دیا گیا یعنی لڑکی کا فقر و تنگ دستی آپس میں نکاح کرنے سے ہرگز نہ روکے ؛ کیو نکہ اللہ کا وعدہ “ اگر وہ تنگ دست ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیں گے ”ہے اور اللہ کا وعدہ سچ ہوتا ہے؛ اس لئے کہ مال آنے جانے والی چیز ہے ، اللہ جس کو چاہے اورجب چاہے جتنا چاہے ، دے سکتا ہے ، کوئی اس کو روکنے والا نہیں ، اور حقیقت میں وہ بے شان و گمان جس کو چاہتا ہے بے حساب عطا کرتا ہے ۔

## وقت پر شادی کرنے کے ثمرات ونتائج:

۱ – ناجائزاشتیاق و خواہشات کے گڑھے میں گرنے سے حفاظت اور جسمانی اورنفسانی عفت کی ضمانت ۔

۲ – نوجوان کے لئے ذہنی ودماغی اور دلی راحت وسکون ، یہ چیز نوجوان کو تعمیری، تخلیقی ، انشائی اور دوسرے کام کو بہتر طریقہ پر کرنے کی طاقت وصلاحیت بخشتی ہے اور اس کو مزید اوپر کی طرف اٹھاتی ہے ۔

۳ – سماجی روابط مضبوط ہونگے اور گھر اور خاندان پاك صاف رہےگا ۔

۴ – ازدواجی زندگی خوشگوار گذرے گی اور اس کے لطف اور سعادت سے زیادہ دنوں تك بہرہ آور

ہوتا رہے گا، وقت پر شادی زوجین میں سے ایك دوسرے کو
سمجھنے اور باہم مناسبت اور محبت والفت پیدا ہونے میں بہتر کردار ادا کرتی ہے ۔

۵ – راست اولاد کی تعلیم وتربیت کا موقع زیادہ ملتا ہے ؛ کیونکہ باپ پورے طور پر جوان رہتا ہے ، خون تروتازہ ہوتاہے ، طبیعت میں نشاط و چستی رہتی ہے ،اور اسی مناسبت سے جوش وخروش ہوتاہے ؛ جس کی وجہ سے اولاد کی صحیح دیکھ ریکھ اور اس کی تعلیم و تربیت بہتر طور پر ہوسکتی ہے ۔

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

## تیسراقاعدہ ۔ مجاہدہ اور ارادہ کی پختگی :

نفس شہوت پرستی کا عادی ہے(۱۱)؛پس اگر اس کو بے لگام چھوڑ دیا جا ئے ، اس کا محاسبہ اور مؤاخدہ نہ ہو اور اس کی مخالفت نہ ہو تو وہ فاسد ہوجائےگی اور بری طرح بگڑ جائےگی ۔

{وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا * فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا * قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا * وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا}[ الشمس:۷ - ۱۰]

"اور( انسان کی جان) اور اس کی ذات کی قسم جس نے اس کو ٹھیك ٹھیك بنایا ، پھر اس کو بد کرداری اور پرہیز گاری سمجھادی ، یقینا جس نے نفس کو سنوار لیا ، وہ کامیاب ہوگیا ، اور جس نے اس کو خاك میں ملادیا ( یعنی نفسانی خواہشات سے آلودہ رکھا ) ، وہ گھاٹے میں رہا " ۔

{خَابَ مَنْ دَسَّاهَا}[ الشمس: ١٠] "جس نے اس کو خاك میں ملادیا (

(١١) ذم الهوى لابن الجوزي۔

یعنی نفسانی خواہشات سے آلودہ رکھا ) ، وہ گھاٹے میں رہا "، یعنی جس نے نفس کو خواہشات سے آلودہ رکھا تو ہ گناہوں میں جاگرا ،اور اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کو چھوڑا اور ہلا ك و برباد ہوا (١٢)۔

حسن ؒ کا بیان ہے :"قیامت کے دن ان لوگوں پر حساب و کتاب بھاری ہوگاجو دنیا میں اٹکل سے کام کرتے رہے ، کو ئی محاسبہ نہیں ،تو وہ اللہ کو اس حال میں دیکھے گا اور ملاقات کرے گاکہ اس کے خلاف ذرات کے بوجھ کو شمار کیا ہوگا"۔

{وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَاوَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا} [الكهف:٤٩]

" نیز (ان کے سامنے ) نامۂاعمال رکھ دیا جائے گا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے ، وہ اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے :ہائے ہماری شامت ! اس نامۂ اعمال کا عجیب حال ہے کہ اس نے تو نہ کسی چھوٹے گناہ کو چھوڑا ہے نہ کسی بڑے گناہ کو ، مگر سارے اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور آپ کے پروردگار کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتے "۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو وصیت کی تھی ، اس کےذیل میں حضرت حسنؒ فرماتے ہیں :"اے میر ے بیٹے ! ایمان قائد ہے ، عمل ڈرائیور، اورنفس آزاد ، اگر نفس کے ڈرائیور کی رسی کو ڈھیلا چھوڑدیں تو نفس گم ہوجائےگی اور اگر نفس کے قائد کی

(۱۲) دیکھئے : مختصر تفسیر ابن کثیر۔

رسی کو ڈھیلا چھوڑ د یں تو نفس آزاد ہوجائےگی ، اور اگر قائد اور ڈرائیور دونوں ایك ساتھ ہوں تو نفس سیدھا را ستہ پر قائم ر ہےگی۔ نفس کا معاملہ عجیب ہے، اگر اس کو لالچ دیا جائے تو وہ ادھر مائل ہوجائےگی ، اور اگر مکمل طور پر حوالہ کردیا جا ئے تو وہ سرکش ہوکر بری حرکت کرتی ، اور اگر اس کو اللہ کے حکم کے حوالہ کردیا جائے تو وہ اس کے مطابق چلتی ، اور اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جا ئے تووہ بگڑ جاتی ؛ پس اے میرے بیٹے ! نفس کے سلسلہ میں چوکنّا رہو ، اس کو دین کے معاملہ میں متّہم تصور کرو، اس کو اس حالت میں رہنے دے کہ تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اس سے تو مکمل طور پر بے نیاز ہے ،حکیم و دانا انسان نفس کو ناپسند چیزوں میں لگا تا ہے یہاں تك کہ وہ حق کا معترف بن جائے ،بیوقوف انسا ن نفس کو اخلاقیات میں آزماتا ہے ، جو و ہ پسند کرے اس کو وہ اپنا ئے اور جس کو وہ ناپسند کرے اس کو یہ بھی ناپسند کرے اور چھوڑ دے (۱۳)۔

ارادہ کو مضبوط اورپختہ بنانے کی راہ میں مجاہدہ ، ایك دانا بینا سیدھا انسان کےلئے ضروری ہے کہ اس کے سامنے تعلیمات ، توجیہات ، اور سوچنے کے قوانین و اصول ہوں ، او ر اس میں وہ ایگزیکٹو آرڈر اتھارٹی اپنے پاس رکھے ، انسان اپنے سلوك وکردار

میں جس حد تك درست راستہ پر قائم رہے گا اس حد تك اس کی ارادی قوت کی مقدار کا اندازہ کیا جاسکتا ہے ،اور جس حد تك وہ منحرف رہے گا ، اور اپنی خواہشات ، شہوات نفس اور جنسی میلانات میں ڈوبا رہے گا اسی اعتبار سے اس کے ضعف ِارادہ کی مقدار کا اندازہ کیا جاسکتا ہے ؛ اس لئے کہ انسان کی خواہشات ، شہوات نفس اور جنسی میلانات اس کے ارادہ پر حاوی ہیں اور جددھر چاہے اس کو گھومائے اور اپنے مقاصد کو

(۱۳) الأخلاق الإسلامية وأسسها، عبد الرحمن جنكه.

بروئے کار لانے کےلئے جس طرح چاہے اس کو استعمال کرے (۱۴)۔

## ارادہ کو قوت بخشنے کے وسائل وذرائع:

**پہلا ذریعہ:** سب سے پہلی سوچ یہ ہونی چاہئیے کہ انسان خواہش نفس کے لئے پید ا نہیں کیا گیا ہے ، اس کی پیدائش کا مقصد اللہ کی عبادت و عبودیت ، اور انجام کے بارے میں غورو فکرہے، جہاں تك اس کا ہوائےنفس میں غرق ہونے کی بات ہے تو یہ جانوروں کا نیچر اور اس کو طبیعت ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ}[الأعراف:۱۷۶]

"اور اگر ہم چاہتے تو اِن آیتوں کی برکت سے اس کو بلندی عطار کرتے ؛ لیکن وہ تو (خود ہی

**) پستی کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے لگا ، پس اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر اس پر بوجھ رکھو تب بھی ہانپے گا اور چھوڑ دو تب بھی ہانپتا رہےگا ، یہی ان لوگوں کی مثال ہے ،جنھوں نے ہمارے احکام کو جھٹلایا ہے ، تو آپ اِن حالات کو بیان کردیجئے ، شاید کہ وہ فکر سے کام لیں ۔"**

---

**(۱۳) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:**روضة المحبين و نزهة المشتاقين، الباب التاسع والعشرون۔

**دوسرا ذریعہ: خواہشات نفس کے پیچھے چلنے کے انجام پر غور و فکر کرے ، کتنی بار اچھا نتیجہ برآمد ہوا ، اور کتنی بار رذالت ودناءت کے گڑھے میں گرا ، اور بسا اوقات کتنی ہی ایسی ہی لغزشیں ہوتی ہیں کہ انسان کابرے ذکر کے ساتھ برا انجام ہوتا ہے کہ انسان کی رہی ساخت گرجاتی ہے ۔**

**تیسرا ذریعہ:دانا و بینا انسان تھوڑی دیر کے لئے غور کرے کہ خواہش نفس سے غرض پوری ہونے کے بعد انجام کیاہوا ، اسے کیا حاصل ہو ا اورا س نے کیا کھویا؟ بعض حکما ء یہ شعر پڑھتے ہیں :**

**"سب سے بہتر انسا ن وہ ہے جس نے سبب کو ہاتھ ہی نہیں لگایا ، یہاں تك سوچنے کے لئے بیٹھے کہ اس کا انجام کیا ہوگا ؟"**

**چوتھا ذریعہ: دوسرے کےحق میں سوچے کہ وہ اگر گناہ کرے تو اس کا انجام کیا ہوگا ؟ تو واضح طور پر عیب نظر آئےگا ؛ اس لئے کہ انسان دوسرے کے**

عیوب کو جلدی دیکھ لیتا ہے اور اپنا عیب اس کو جلدی نظر نہیں آتی ہے ۔

**پا نجواں ذریعہ:** انسان خواہش نفس کے عیوب اور برائیوں پر غور کرے تو امید ہے کہ عنقریب وہ اس سے نفرت کرنے لگےگا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے : " جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگے تو وہ اس کی گندگیوں کو یاد کرے"۔

**چھٹاذریعہ:** انسان اپنے طور پر سوچے کہ وہ کیا پسند کر تا ہے ، آیا وہ عزت وشرافت اور نیك نامی کے غلبہ کو پسند کرتا ہے ، یا ذلت وخواری اور رسوائی کے غلبہ کو چاہتا ہے ، پہلی صورت میں وہ اپنے اندر ایك فخر اور شرافت کی قوت محسوس کرےگا ، جو انسان کو آگے بڑھاتی ہے اور ترقی کی منزلوں کو آسان کرتی ہے ۔

**ساتواں ذریعہ:** خواہش نفس کی مخالفت کے فوائد پر غور کرے ،دنیا میں اس کا ذکر خیر ہوگا ، لوگ اچھا سمجھیں گے ، عزت ملےگی ، بہت سی بیماروں سے حفاظت ، او رعزت وناموس کی حفاظت ہوگی اور آخرت میں اس کا اجرو ثواب بہت ملےگا ، اور اس کے خلاف نفس کی پیروی کرنے کی صورت میں دنیا سے آخرت تك آفتوں ، مصیبتوں اور نہ جانے کیا کیا نقصانات اٹھانے پڑیں گے ، اور ذلت ورسوائی سے بھرا بد نما چہر ہ کہا ں کہاں چھپائیں گے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{فَأَمَّا مَنْ طَغَى * وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا * فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى * وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى* فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى}[النازعات:٣٧ - ٤١]

**" تو جس نے سرکشی کی ، اوردنیوی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی ، تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا ، اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور نفس کو خواہشات سے روکتا ہے ،تو یقینا جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔"**

**مقاتلؒ کا بیان ہے :" جب انسان برا ئی کا ارادہ کرتا ہے پھر ا س جگہ اللہ کے سامنے حساب کو یاد کر تا ہے تو برائی کو چھوڑ دیتا ہے " ۔**

**آٹھواں ذریعہ: یا درہےکہ اچھی کوشش اللہ کے یہاں اسی وقت ثمر آور ہوتی ہے جبکہ آخرت کے لئے سچے ارادہ سے ہو ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:**

{وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا}[الإسراء: ١٩]

**"اور جو لوگ آخرت کے طلب گار ہوں ، اس کے لئے خوب کوشش کریں اور وہ صاحب ایمان بھی ہوں ، تو ان کی کوشش کامیاب ہوگی۔"**

**اور ارادہ سچا ہو نے کی علامت یہ ہے کہ پیہم کوشش کےساتھ صاحب ایمان اور اخلاص ہو ۔**

**نواں ذریعہ: معلو م ہونا چاہئیے کہ پختہ اور سچا ارادہ اور کوشش ومجاہدہ شہوت وخواہش نفس کی حِدّت و ابال کےوقت مطلوب ہے نہ کہ دوسرے اوقات میں ، پس اس وقت تھوڑی دیر کے لئے اپنے نفس پر کنٹرول کرلینا اور صبر وضبط سے کا م لینا اپنے آپ کو پورے طور پر شر سے محفوظ کرلینا ہے ،اور یہ کوشش ومجاہدہ مضبوط پائیدار سیدھے راستہ کی طرف لے جائے گی ۔ اللہ تعالی کا ارشاد :**

{وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ}[العنكبوت:٦٩]

"اور جو لوگ ہمارے راستہ میں محنت کرتے ہیں ، ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھا دیں گے ، اور یقینا اللہ اچھے عمل کرنے والوں کے ساتھ ہیں ۔"

**دسواں ذریعہ:** عملی طورپر عبادات اور نیك اعمال کرتا رہے ؛ پس نماز پابندی کے ساتھ باجماعت پڑھتا رہے ،نفل روزں کا اہتمام کرے ،اور بقیہ عبادات کے بھی پابند رہے ، یہ چیزیزیں اس کے صدق ارادہ کو تقویت پہونچائیں گی اور اس کی پختگی میں اور اضافہ کرے گی ۔

**گیارہواں ذریعہ:** محبت و خواہش نفس کے رخ کو شریعت اسلامیہ مطہرہ کی طرف کردیا جائے یعنی شرعا جائز حدود میں محبت وخواہش نفس کو پورا کیا جا ئے جیسے:عورتوں سے ناجائز حرام چاہت ومحبت اور تمام اخلاقی تباہ کن حرکتوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ، صحابہ کرام ؓ ،تابعین ، نیك لوگوں ، والدین، اولاد ، مقدس مقامات جیسے حرمین شریفین، بیت المقدس ، تمام مساجد اور نیك اعمال کی محبت سے بدل دیا جائے ۔ اسی طرح جب نوجوان کے سامنے عشق کا فتنہ آ جائے ، تو اس وقت یاد کر ے کہ یہ حرام عشق ومحبت ہوسکتاہےکہ مجھے جنت کی حور کی ہمیشگی محبت وعشق سے محروم کردے ،اور مومن نوجوان یاد کرے کہ اس کی معشوقہ محبوبہ جو اسی کے لئے پیدا کی گئی ہے

وہ اس کے انتظار میں ہے ، جس کا حسن وجمال دنیا ہر حسن وجمال سے فائق ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ * كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ}[الصافات:۴۸ - ۴۹]

" ان کے پاس بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ، جن کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ایسی کہ جیسے چھپائےہوئے موتی ".

وہ اپنے شوہروں کی بڑی مخلص وفادار ہو ں گی ، وہ اپنے شوہروں کو ٹوٹ کر چاہنے والیاں اور ان سے ملاقات کی مشتاق ہیں ، اور ہمیشہ جوان ہی رہیں گی اور وہ ایسی گڑیاں ہیں جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جِن نے۔ —— پس کون دانا بینا انسان ہوگا جو غلط فریب لمحات کی وجہ سے اس ہمیشہ کی پائیدار نعمت اور دائمی سکون وراحت اورفرحت بخش لذت کو چھوڑدےگا ؟

امام ابن تیمیہ ؒ لکھتے ہیں :"پس جب مومن کو اللہ تعالی نے اس کےایمان کو اس کے نزدیك محبوب کردیا ، اس کے دل میں سجادیا ، اس کےمقابلہ میں کفر وشرك ، فسق و فجور اور نافرمانی ومعصیت کو اس کے نزدیك مکروہ و ناپسندیدہ بنادیا ، یہاں تك کہ گمراہ کن شہوات وخواہشات اور خیالات کو اللہ اور اس کے ر سول ﷺ کی محبت سے مبد ل فر ما دیا ، شکوك و شبہات کو نور ِ ہدایت سے بدل دیا ، اللہ نے مومنین کو وہ قوت و قدرت عطا کی جو اس کی مدد کرے اور اس کو مزید تقویت پہو نچائے ؛ چنانچہ وہ علم کے ذریعہ جہل کو دور کرتے ہیں ،نیك ارادہ کے ذریعہ برے ارادہ کو دفع کرتے ہیں اور اپنی ذات میں بزور قوت خیر قوت شر پر غلبہ حاصل کرتے ہیں"(۱۵) ۔

# عفت کے عملی تجربات وشواہد

خواہشات نفس – جس سےانسان برابر دوچار ہوتا رہتا ہے ؛ بلکہ اس کے لئے روز کا ایك نئے روپ میں نیا چیلنج بن کر آتا ہے – کا مقابلہ اور اس کی مخالفت اسلامی تربیتی منہج کے مطابق عملی مشق اور اس کی ممارست ہو ۔

علامہ محاسبیؒ اپنی کتاب "التوبۃ" میں ذکر کیا ہے کہ ایك مومن کس طر ح اپنے نفس سے مقابلہ کرسکتاہے ، کیسے اس کو وعظ و نصیحت ، ڈانٹ ڈپٹ ، زجر و توبیخ اور اس کا علاج کرسکتا ہے ؟ وہ رقم طراز ہیں : " جب مومن

---

(۱۵) تفسیر سورۃ النور ، ابن تیمیہ) ۔

کے لئے یہ بات واضح ہوگئی کہ نفس امّارہ کا کہا ماننے میں آخرت میں قیامت کے روز ہلاکت وبربادی ہے ، اور اس کی نافرمانی میں آخرت میں نجات ہے ، چونکہ نفس امّارہ ہلاکت کے راستہ پر چلنے کا عادی ہوچکا ہے ، اس لئے ضروری ہے کہ اس کی تادیب و تعزیر کا پختہ ارادہ کرے ، اور اس ارادہ کو بروئے کار لائے ،برابر اس کی سرزنش کرتا رہے ، اس کو وعظ ونصیحت اور رب کے پاس حاضری وسامنا یاد دلاتا رہے ، اور اس کے سامنے اس کے خطرات کا برابر تذکرہ کرتا رہے ، اور یہ بھی باور کر اتا رہے کہ ایك نہ ایك دن تمہیں اپنے مولا حقیقی کے پاس لوٹ کر جانا ہے " ۔

## برائی کی جگہوں سے نفس کو دور رکھنا:

مومن اپنے نفس کی تادیب یہاں سے شر وع کرے کہ جب وہ تنہائی میں ہوگا تو بہت سے برے خیالات دل و دماغ میں آئیں گے، ایسے وقت میں نفس کو خاموش رکھے ، نفس اور اس کو مشغول کرنے والی دلچسب باتوں کے درمیا ن حائل رہے ،جب نفس کو کوئی بات کرنے والا نہیں ملے گا تو وہ خود ہی آہستہ آہستہ خاموش بیٹھ جائے گی ، جب اس کی خاموشی طول کھینچےگی تو وہ خود ہی ٹھنڈا پڑ جائے گی ،جب لمبا سکتہ ہوگا اور اور دیر خاموشی رہے گی تو نفس کے سامنے اپنی بہت ساری غلطیاں اور لغزشیں ظاہر ہوجا ئیں گی ، اور جو اس نے سوچ رکھا تھا کہ باطل میں پڑ کر اپنے مولا کی ناراضگی کو چھیڑیں گے وہ سب کے سب چکھنا چور ہو کر رہ جائے گا ۔

## نفس کوبرابر ڈراتے دھمکا تے رہنا :

مومن برابر اپنے نفس کی سرزنش کرتا رہے ، اس کو برے اعمال اور بری حرکتوں کے برے انجام سے ڈراتا رہے ، ابتدا میں ہی جب نفس برائی کی طرف جھانك رہی ہو تو اس پر سختی شروع کردے ، اس کو لعنت ملامت کرے ، اور برابر اس کو کچوکے لگاتا رہے اور اس کی سرزنش کرتا رہے ،یہاں تك وہ اپنے موقف میں نرم پڑجائے ، اور اپنے گناہوں اور غلطیوں کا اعتراف کرنے لگے ، اپنے پاپ کا اقرار کرنے لگے ، اور اپنی غفلت کا احساس ہونے لگے ، اس کے بعد اس مشکل سے نجات کا راستہ ڈھونڈنا شروع کردے ، بےچینی میں

آنسو جاری ہونے لگے ، اور جو اس نے برے اور غلط کام کئے ہیں اس سے اللہ سے رو رو کر مغفرت چا ہنے لگے ،ا س وقت مومن اس کو بتائے کہ تمہارے کوئی امان و نجات کا راستہ نہیں ہے جب تك کہ تمہارا رب تم پر غضبناك رہیں گے ، بھلا تم کیسے اس کیفیت میں گھٹ گھٹ کر رہوگے .؟! تو اس کو یقین آجائےگا اور اس کو دن کے اجالے کی طرح سمجھ میں بات آجائےگی کہ اس کا رویہ صحیح نہیں ہے ..

## نفس خواہشات و شہوات سے مفارقت کے لئےآمادہ نہ ہو :

مومن کا دل اصرار سے پاك ہوگیا ، اس کے سامنے راستہ روشن ہوگیا ، تاریکیاں چھٹ گئیں ،نظر ثانی پر آمادہ ہوگیا ، اور بار بار ان اسباب پر غور وفکر شروع کردیا ، جن کی وجہ سے نفس گناہوں اور اللہ کی نا فر مانیو ں میں مبتلا ہوجایا کرتی تھی ، وہ اسباب ساتھیوں کی صحبت ، گھر کا ماحول ، رشتہ داروں اور ملاقاتی لوگ جو اس کو نفسانی خواہشات اور شہوات پر مدد کرتے تھے ، تو دل نے نفس کو ان تمام تعلقات سے علیحدہ ہونے کی دعوت دی ، اور اس کو باور کرایا کہ تمہاری توبہ سودمند نہیں ہوگی اور اللہ کے پاس تمہاری توبہ کار آمد نہیں ہوگی یہاں تك کہ تم ان تعلقات سے کنارہ کش ہوجاؤ ،تو نفس متنفر ہوگئی، مڑکر چلی گئی اور بات ماننے سے انکار کردیا .

## روزہ اور تذکیر سے نفس کا علاج :

نفس کازور کثرتِ روزہ سے ٹوٹتاہے ؛ چنانچہ روزہ رکھنے سے وہ قوی ٹوٹتی ہے جو غذائیت سے حاصل

ہوئی تھی ؛ پس جب مومن روزہ رکھنے پرمصر ہوگا تو بھوك کی وجہ سے نفس جھکے گی اور فرمانبر دار بنے گی ،اس وقت مومن اس کو اللہ کے عذاب وپکڑ اور اللہ کے ذکر سے انکار کرنے والے کے برے انجام سے ڈرائے ، خوب تذکیر اور زجر و توبیخ کرے اور بار بار رب کا ئنات کی عظیم سزاؤں اور سخت عقاب سے اس کو ڈرائے ۔

## بعض شہوات کی طرف رغبت:

جب نفس اس حد تك تیار ہوجائے کہ بعض اسبابِ معصیت کو چھوڑ دے اور بقیہ بعض اسباب کے بارے میں چھوڑنے سے انکار کرے تو نفس کو ان کے ارتکاب سے روکو ، جب بھی نفس ان اسبابِ معصیت کے ارتکاب کا ارادہ کرے جن کو چھوڑنے سے اس نے انکار کیا تھا ، تو مومن اس کو اس سے کیسے بھی روکے ؛ کیونکہ جب وہ بعض اسبابِ معصیت کو چھوڑ چکا ہے ،تو ایك حد تك وہ سدھر چکی ہے ، وہ برے ساتھی کی صحبت کے بجا ئے خیر خواہ ساتھی کی صحبت پاچکی ہے، وہ غفلت وسہو کے بعد بیدار ہوچکی ہے ، طیش و عجلت کے بعد سنجیدہ ہوچکی ہےاور اس کی فکر میں متانت آچکی ہے ، جس کی وجہ سےاب وہ مومن رب کائنات سے مناجات میں مصروف رہتا ہے، قرآن کی تلاوت کرتا ہے ، سیرت پاك اور نیك لوگوں کی آداب زندگی میں غور وفکر کرتا ہے ،اب وہ زیادہ بك بك کرنے کے بجائے خاموشی کو پسند کرتا ہے ، ادھر ادھر ناجائز وحرام کوکثرت سے دیکھنے کے بجائے پست نگاہی کی طرف مائل ہو چکا ہے ،بہت ساری ایسی خواہشات سے باز آچکا ہے جو اس کو اس کے رب سے دور کرنے والی ہیں ؛ پس جب معاملہ یہاں تك

پہنچ چکا تو اس کے دل میں بہت سی روشنیاں جمع ہوچکی ہیں ، پس جب اس نے دل میں اطاعت و فرمانبرداری کی ر وشنی محسوس کرنے لگا ، تو اس کو وجہ سے اس کے دل کوایك نئی زندگی مل گئی ، اس کا حوصلہ بڑھا اور اطاعت و فرمانبرداری کی ر وشنی نے خواہشِ نفس کوچیت کردیا ۔

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ چوتھاقاعدہ - مجاہدہ اور ارادہ کی پختگی :

بندہ پر گناہوں کے داخلہ کا دروازہ اس کی خطرناك نگاہیں ان میں بھی ترچھی نگاہیں اور بھی خطرنا ك ہوتی ہیں ، نگاہ شہوت کا نمائندہ اور اس کا قاصد ہوتی ہے ، جس نے نگاہ کو آزاد چھوڑا اس نے اپنے لئے ہلاکت کے دروازے کو کھلا رکھا؛ کیونکہ پست نگاہی شرمگاہ کی حفاظت کی اصل بنیاد ہے ،اللہ تعالی کا راشاد ہے :

{قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ * وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ ... وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[النور: ٣٠ - ٣١]

" آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفظت کریں ، یہ ان کے لئے صاف ستھرا طریقہ ہے ،و ہ جو کچھ کرتے ہیں ،یقیتا اللہ کو اِن سب کی خبر ہے * اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں ، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور زیبائش و آرائش کو ظاہر نہ کریں ، سوائے اس کے جو کھلا ر ہتا ہے ، اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال لیا کریں ، ہاں اپنے شوہر ، والد ... ہاں اپنی زیب وزینت ظاہر کرسکتی ہیں ،نیز (زمین پر ) اس طرح زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ بناؤ سنگار ظاہر ہوجائے اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ " ۔

جس بندۂ خدا نے اپنی نگاہ پست کی اس نے دل کو شہوت سے پست کیا۔

شیخ الاسالام امام ابن تیمیہ ؒ کا بیان ہے : " اللہ تعالی نے بندے کو نگاہ کو جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کا حکم دیا ؛ کیونکہ یہ نفوس اور دلوں کی صفا ئی وستھرائی کا بڑا ہی مؤثر طریقہ ہے " ۔

نگاہ کی آفت یہ ہے کہ دل میں حسرت کو جنم دیتی ہے ؛ اس لئے کہ بندہ ایسی چیز کو دیکھتا ہے جس کے حصول پر قادر نہیں ہے، یہ بڑا عذاب ہے ، جس میں وہ اپنے آپ کو ڈالتا ہے ، اور خواہ مخواہ دل کو لہو لہان کر تا ہے ، اس سے خلاصی اور شفا پانے کاکوئی راستہ نہیں سوائے پند ونصیحت اور توبہ کے ، پس اگر کبھی ایسا ہوجائے تو فورًا اللہ کے سامنے حاضر ہوکر توبہ کرے

**، ورنہ گھٹ گھٹ کر مرے گا اور بڑی اذیت وگھٹن کی زندگی بسر ہوگی ۔**

**رسول اللہ ﷺ نے نگاہ کو سمّ قاتل سے تشبیہ دی اور یہ تشبیہ سوفیصد سچ اور درست ہے ، آپ ﷺ نے فرمایا:" نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایك زہرآلود تیر ہے ؛ پس جس نے بھی عورت کے محاسن سے نگاہ نیچی کرلی ، اللہ تعالی اس کے دل میں میٹھاس ڈال دےگا ، جو یہ میٹھاس اس دن تك باقی رہےگی جس دن کہ وہ اللہ سے ملےگا"(١٦)۔ اگر یہ زہر آلود نگاہ دل کو قتل نہ کرسکے ، پرزخمی تو ضرور ہی کر دےگی ۔**

**حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :"ابن آدم پر زنا میں اس کا حصہ مقرر کیا گیا ہے وہ ہر حال میں وہ اپنا حصہ لے کر رہے گا ، دونوں آنکھوں کی زنا نگاہ ہے ، دونوں کانوں کی زنا غور سے سننا، زبان کی زنا گفتگو ہے ، ہاتھ کی زنا پکڑنا ہے ،پیر کی زنا چلنا ہے ، دل کی زنا خواہش کرنا آرزو کرنا ، خواہ شرمگاہ اس کی تصدیق کر ے یا جھٹلائے"(١٧)۔**

**علامہ ابن قیمؒ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں :"آپ ﷺ نے اعضاء کی زنا کا ذکر کرتے ہوئے ابتدا آنکھ کی زنا سےفرمائی ؛ اس لئے کہ ہاتھ ، پیر،دل اور شرمگاہ کی**

---

**(١٦) معجم کبیر از طبرانی :١٠/١٧٣، حدیث:١٠٣٦٢، عن عبد اللہ بن مسعودؓ، امام**
**ہیثمیؒ نے اپنی کتاب (مجمع الزوائد:٨/٦٣) میں ذکر کیا ہےکہ امام طبرانی**
**اس حدیث کی روایت کی ہے ،اس حدیث کی سند میں ایك راوی" عبد اللہ بن اسحاق**
**واسطی" ہیں ، اور یہ ضعیف ہیں۔**

(١٧) بخاری،حدیث:٦٢٤٣، مسلم ، حدیث:٢٦٥٧، عن أبي هريرة ؓ۔

زنا کی اصل وبنیاد آنکھ ہی ہے(١٨)پس جس نے اپنی نگاہ کو آزاد چھوڑا تو کوئی مستبعد نہیں ہے کہ اس کی شرمگاہ اس کی تصدیق کردے تو وہ ہلا ك ہوجائےگا ، جیسا کہ ایك عرب شاعر نے کہا :

"تمام واقعات وحوادث کی ابتدا نظر ہے ، جس طرح اکثر آگ لگنے کے واقعات کی ابتدا چھوٹی چنگار ی سے ہے ،انسان جب تك آنکھ والا ہے ، اور وہ اپنی آنکھ کو دوسرے کی آنکھ میں ڈال کر بات کرتا اور اپنی نگاہ دوسروں کی نگا سے ٹکڑاتا رہتا ہے وہ خطر ہ پر سوار ہے ، کتنی نگاہیں ایسی ہیں جوصاحب نگاہ کے ساتھ بغیر کمان وتار کے تیر کا کام کرتی ہیں ، دلکش نظارہ آنکھ کوضرور سرور بخشتی ہے ؛ لیکن ایسے سرور کو خوش آمدید نہیں جو ضرر و نقصان کو لے کر آئے" ۔

مومن کی نفس طبعی طور پر خاموش اور سکون میں ہوتی ہے یہاں اس کو چھیڑا نہ جائے ، چھیڑنے سے بھڑکتی ہے ، نگاہ خواہشات نفس کو برانگیختہ کر نے کے لئے کشادہ دروازہ ہے ؛ پس جو شخص اپنی نگاہ فتنہ کی جگہوں پر ڈالتا ہے وہ دراصل اپنے دل میں شہوت کو جگاتا ہے اور اس کو شعلہ جوالہ بنانا چاہتا ہے ، علامہ ابن حزمؒ نے کہا:

"نفس کو خواہش کے پیچھے مت لےجاؤ ، فتنہ کو مت چھیڑو ؛ کیونکہ ابلیس زندہ ہے ،

**ابھی وہ نہیں مرا ہے ، آنکھ فتنوں کا دروازہ ہے "۔**

**اسی وجہ سے ہے اسلام نے اس دروازہ سے سختی سے ڈرایا اور اس کو فتنوں کے <u>دروازوں میں سے ایك دروازہ قرار دیا</u> :**

(۱۸) روضة المحبين)؛

{قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ * وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ ... وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[النور: ۳۰ - ۳۱]

**" آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفظت کریں ، یہ ان کے لئے صاف ستھرا طریقہ ہے ،و ہ جو کچھ کرتے ہیں ،یقیتا اللہ کو اِن سب کی خبر ہے * اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں ، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور زیبائش و آرائش کو ظاہر نہ کریں ، سوائے اس کے جو کھلا ر ہتا ہے ، اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال لیا کریں ، ہاں اپنے شوہر ، والد ... ہاں اپنی زیب وزینت ظاہر کرسکتی ہیں ،نیز (زمین پر ) اس طرح زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ بناؤ سنگار ظاہر ہوجائے اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ " ۔**

آنحضرت ﷺ نے حضرت علی سے ؓ مخاطب ہوکر فرمایا :"اے علی!نظر کے بعد نظر مت ڈالو ، پہلی نظر تمہارے لئے ( یعنی معاف ) ہے ، دوسری نظر تمہارے لئے ( معاف ) نہیں ہے (۱۹)۔

(۱۹) ابوداؤد ، حدیث:۲۱۴۹، ترمذی، حدیث:۲۷۷۷، مسند احمد :۵/۳۵۳، عن بریدۃ ؓ۔

حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " تم لوگ مجھ سے اپنے بارے میں چھ چیزوں کی ذمہ دار ی لو ، تو میں تم لوگوں کے لئے جنت کی ضمانت لیتا ہوں ، جب بات کرو تو سچ بولو،جب وعدہ کرو تو پورا کر و ،جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہوں کو پست کرو، اور اپنے ہاتھوں کو روکو ")۲۰(۔

حضرت جریرؓ کہتے ہیں :میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانك نگاہ پڑجانے کی بابت دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فر مایا :"اپنی نگا ہ کو پھیر لو"(۲۱)۔ حضرت ابن عباس ؓ سے اس آیت کریمہ:{يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ}[غافر:۱۹]"اللہ آنکھو ں کی چوری اور دلوں کی چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتے ہیں " کی تفسیر میں منقول ہے :ایك آدمی لوگوں کے درمیان ہوتا ہے ، ایك عورت کا وہاں سے گذر ہوتا ہے ، وہ شخص لوگوں کو دیکھ کر اپنی نگاہ کو اس عورت سے نیچی کرلیتا ہے ، پھر جب دیکھا کہ لو گ اس سے غافل ہیں تو اس کی طرف دیکھا ، پس حقیقت میں وہ لوگو ں سے خوف کھایا کہیں وہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں عورت کو دیکھ رہا ہوں تو اس نے نگا ہ نیچی کر لی ،اللہ نے اس کے دل میں

**جھانك كر ديكھ ليا كہ وہ چاہتا ہے كہ اس عورت كے قابل ستر حصہ كو ديكھے "(٢٢)۔**

**يہيں سے يہ بات معلوم ہو ئى كہ آدمى پر ضرورى ہے كہ وہ شروع ميں ہى اپنى نگاہ نيچى كرلے اور اس پر صبر كرے ، شہوت كو برداشت كرلينا اور صبر كر لينا اللہ كے**

---

**(٢٠) مسند احمد :٥/٣٢٣، مستدرك حاكم، حديث: ٨٠٦٦، شعب الايمان للبيہقى، حديث: ٤٨٠٢)۔**

(٢١) مسلم ،حديث:٢١٥٩، ابوداؤد، حديث:٢١٤٨)۔ **(٢٢)** ذم الهوى لابن الجوزي۔

**عذاب پر صبر كرنے كے مقابلہ ميں زيادہ آسان ہے ؛ پس جو شخص اپنى شہوت پر صبر نہ كرسكے تو وہ كيسے اللہ كے عذاب پر صبر كرے گا ؟!**

**علامہ ابن قيم ؒ نے اپنى كتاب "**الجواب الكافي**" ميں نگاہ نيچى كرنے كے بارے ميں چند فوائد لكھے ہيں ، اوروہ يہ ہيں :**

**١ – اللہ كے حكم كى تعميل ، جو بندہ كے لئے دنيا اور آخرت دونوں جہاں كے لئے خوش بختى اور سعادت كى بات ہے ۔**

**٢ – زہر آلود تير كا اثر دل تك نہيں پہنچ سكے گا ، جوكہ بعض مرتبہ انسان كو ہلاك كرڈالتا ہے ۔**

**٣ – نگاہ نيچى كرنا دل كو اللہ كے ساتھ اُنس پيدا كرے گا اور اللہ كے ساتھ جمائے گا ؛ كيونكہ نگاہ كوبے لگام آزاد چھوڑنے ميں دل كو غرق كردےگى ، اس كو ذہنى اور قلبى انتشار ميں ڈال دے گى ، اللہ سے دور كردےگى اور بندہ اور اس كے رب كے درميان خلبج حائل كرےگى اور دونوں كے درميان وحشت كى ديوار كھڑى كردےگى ۔**

۴ – دل کو مضبوط کرےگی اور فرحت وسرور بخشے گی ، جیساکہ بے لگا م آزاد نگاہ دل کو کمزور کرے گی اور اس کو مغموم رکھےگی اور اس کو حسرت و افسردگی سے دوچار کرےگی۔

۵ – دل کو روشنی اور نورانیت عطا کرتی ہے ، جس طرح بے لگا م آزاد نگاہ دل کوتاریکی میں ڈوبوتی ہے ؛ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے نگاہ پست کرنے کا حکم دینے کے بعد فرمایا :{ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ }[النور: ۳۰]"یہ ان کے لئے صاف ستھرا طریقہ ہے " ۔پھر اس کے بعد فرمایا:{اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ..}[النور:۳۵]" اللہ آسمانوں کا اور زمینوں کا نور ہیں ، اس کے نور کی مثال .." یعنی اس کے نور کی مثال اس کے مومن بندہ کے دل میں ، جو اس کے احکام بجا لاتا ہے اور اس کے ممنوع کردہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہے ،جب دل منور ہوجائےگا تو ہر طرف سے برکات وخیرات کی بارش ہوگی۔

۶ – سچی فراست عطا کرتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ مومن بندہ حق و باطل کے درمیان فرق کرتاہے ، شجاعؒ کا بیان ہے :" جس نے اپنے ظاہر کو اتباع سنت سے آباد کیا ،باطن کو ہمیشہ مراقبہ سے آباد کیا ، نامحرم عورتوں سے اپنی نگاہ نیچی کی ،مشتبہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچایا ،حلال غذا کھایا ، تو اس کی فراست کبھی خطا نہیں کرےگی "۔ اللہ سبحانہ تعالی بندہ کو اس کے عمل کے جنس سے بدلہ دیتے ہیں ، اگر کسی نے محض اللہ کی خاطر کسی چیز کو چھوڑ ا تو اللہ تعالی اس کو اس سے بہتر عطا کرتے ہیں ، پس اگر کسی نے اللہ

کےمحارم ( نامحرم عورتیں )سے اپنی نگاہ کوجھکایا ، تو اللہ تعالی اس کو اس کے بدلہ نور بصیرت سے نوازیں گے۔

۷ – دل کو ثبات ، شجاعت اور قوت عطا کرتی ہے ، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے :" جو اپنی خواہش نفس کی مخالفت کرتا ہے تو شیطان اس کے سایہ سے ڈرتا ہے "۔

۸ – شیطان کا دل تك پہنچنے کا دروازہ بند کرتی ہے ،شیطان نگاہ کے راستہ سے داخل ہوتا ہے ،منظور نظر عورت کو دیدہ زیب خوبرو شکل میں بناکر اس کے سامنے پیش کر تا ہے بلکہ اس کو بت بنا کر اس کے سامنے لاکر موجود کر تا ہے جس پر دیکھنے والے کا دل اوندھے منہ گرتا ہے ۔

۹ – دل کو مومن کے مفاد ومصالح کے بارے میں سوچنے کے لئے فارغ کرتی ہے ،اور اس کے برخلاف بے لگا م آزاد نگاہ مومن کو اپنے مفاد ومصالح سے غافل کردیتی ہے ، اس کے اور اس کے مفاد ومصالح کے د رمیان حائل ہوجاتی ہے ، اور وہ بند ہ اپنی خواہشات نفس کے پیچھے ہی لگا رہتا ہے اور اپنے رب کے ذکر سے بالکل غافل ہوجاتا ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا}[النور:۳۵]

" اور آپ ان لوگوں کا کہا نہ مانیں ، جن کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے ، جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ان کا معاملہ حد سے گذرا ہوا ہے". بے لگا م آزاد نگاہ

آیت میں مذکورہ بالا تینوں باتوں کو موجب و مستلزم ہے۔

نگاہ جھکانے کے بارے میں جو باتیں اوپر آئی ہیں وہ ساری باتیں بے ریش خوبصورت لڑکے پر بھی منطبق ہو ں گی جبکہ اس کی طرف دیکھنا لذت اندوزی کے لئے ہو اور شہوت ابھر تی ہو ۔متقی وپرہیزگار مسلمان وہ ہے جو ہمیشہ ا پنے دین اور اپنے اخلاق کی حفاظت کے بارے میں محتاط ہوتا ہے ، وہ تہمت کی جگہوں سے بچتا ہے ۔ہاں! جب اس کی تعلیم وتعلم اور اس کے ساتھ خرید وفروخت کا معاملہ ہویا علاج معالجہ کی با ت ہو تو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

## پانچواں قاعدہ - برے خیالات کا دفع:

علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب "الجواب الكافي"میں لکھتے ہیں : خیالات کا دل میں آنا شر یا فتنہ کا آغاز ہے ، خیالات سے ہی ارادے اور عزائم بنتے ہیں ، جس نے خیالات کی نگرانی کی تو اس نے اپنے نفس کے لگام کو تھاما اور خواہش نفس پر حاوی رہا ،جس پر خیالات غالب آگیا تو وہ گڑھے میں گرا اور وہ اپنے نفس کے سامنے مغلوب ہوا ، جس نے خیالات کو کوئی اہمیت نہیں دی ، اگر خیالات برے ہوں تو وہ زبردستی ہلاکت کے گڑھے کی طرف دھکلیل دیں گے ۔ انسان کے دل میں برابر خیالا ت کا گذر ہوتا رہتا ہے ،یہی خیالات بسا اوقات آرزو بنتے ہیں ۔ خسیس اور ہلکا انسان وہ ہے جو جھوٹی تمناؤں کو حقیقت کا روپ تصور کر کے اس پر عمارت کھڑی کرتا ہے ، اللہ کی قسم یہ تمنائیں مفلسوں کا سرمایہ اور بیکار لوگوں کی دکا ن ہے ، یہ خالی نفس کا سد رمق ہے ، یہ

انسان کے لئے بڑا ہی ضرررساں ہیں ، اس سے انسان میں سستی و کاہلی آتی ہے اور کام چور بنتا ہے ، یہ شیطان کا بیج ہے ، جب شیطان انسان میں بیج بونے میں کامیا ب ہوگیا تو وہ اس کی برابر سینچائی کرتا رہتا ہے یہاں تك وہ ارادہ بن جائے،مزید اس کی سینچائی کرتا ہے یہاں تك وہ عزائم یعنی پختہ ارادہ بن جائے ، اسی طرح کرتا رہتا ہے وہ بیج پو دا ، پھر پودا سے درخت ، پھر اس درخت سے اعمال کا پھل ظاہر ہونے لگتاہے ۔

یہ اور اس طرح کے حادثات سے وہ لوگ دوچار ہوتے ہیں جواپنے اوقات کو وہم و خیال اور بیداری کے خوابوں میں گذارتے ہیں ، اس کی خواہش ِ نفس کی ابتدا شہوت انگیزی سے ہوتی ہے؛ پس اس کے خیالات کے ساتھ اس کا ارادہ شامل ہوتا ہے ، پھر عزم( پختہ )ہوتا ہے ، اس کے بعد اس شہوت کو بروئے کار لانے میں لگ جاتے ہیں جس سے ان لو گوں کارب خوش نہیں ہے ۔ یہاں دیکھا جائے تو سب سے پہلا شر یہی خیالات ہیں ؛ پس مسلمانوں پر لازم ہے کہ برے خیالات کو پہلے ہی اسٹیج میں اپنے ذہنوں سے نکال دیں، ان کو ذہن وماغ میں داخل ہونےاور دل میں آشیانہ بنانے کا موقع ہی نہ دیں ۔

علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب " طریق البحرتین" میں رقم فرماتے ہیں :" خواطر و خیالات کا دفع کرنا بہ نسبت ارادے وعزائم کے زیا دہ آسان ہے ، جب کوئی خیال ارادہ بن جاتا ہے تو بسا اوقات انسان اپنے آپ کو اس کے سامنے مجبور پاتاہے یا مجبور کے مثل ہوتا ہے کہ اس کا دفع نہیں کر پاتا ہے ، ایسا انسان اپنے آپ پر زیادتی کرنے والا ہے ؛ کیونکہ اس کو چاہئیے تھا کہ جس وقت وہ خیال ہی خیال تھا اور کمزور تھا اسی وقت اس کو دھکا دے کر باہر کردینا تھا ". آپ جانتے ہیں سانپ کا بچہ بڑا

پیار ا اور خوبصورت ہوتا ہے ، اسی طرح شیر کا بچہ بھی خوب پیارا لگتا ہےاور نظر کو بھاتا ہے ، تو محض اس وجہ سے کہ بڑا اچھا پیارا لگتاہے ، اس لئے اس کو رہنے دو ، اس کو مت مارو یا کم سے کم سے اپنے سےدور مت کرو ، حالانکہ جب یہی بڑا ہوگا تو ڈس دےگا اور حملہ کردے گا ؛ اس لئے کہ یہ انسان کو اپنا دشمن سجھتے ہیں ، اور ہر دشمن ، دشمن ہی ہوتا ہے ، خواہ وہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو ، کمزور دشمن کو دشمن ہی تصور کرنا چاہئیے ، اس کو کمزور سمجھ کر اس کو اہمیت نہ دینا اور اس سے غفلت برتنا بڑی حماقت ہوگی اور اپنی کلہاڑی سے اپنے کو زخمی کر نے کےمترادف ہوگا ۔

انسانی خیال انسان کے سامنے اڑتا ہوا پرندہ کی طرح ہے ، اگر وہ اس پرندہ کو اڑتا ہوا چھوڑ دیا تو وہ اڑتا ہوا اپنا راستہ پورا کرتا ہو اپنی منزل کو پہنچ جا ئےگا ، اور اگر اس کا شکار کرلیا اور اس کو اپنے پاس روك لیا تو وہ اس کے ساتھ رہ جائےگا ،ٹھیك اسی طرح خیال کا مسئلہ ہے کہ انسان کے ذ ھن و دماغ سے ہو کر گذرتا ہے ، بعض انسان اس کو اہمیت نہیں دیتا ہے ، اس کو گذرتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے ، بعض لوگ ا س خیا ل کو روك لیتے ہیں اور اس کا شکار کر کے اپنی عقل میں جگہ دیتے ہیں ، تاکہ وہ اس کے ساتھ کھیلیں اور اس دنیا میں موج کر یں ۔

پس انسان کو چاہئیے کہ فکر کی شکل اختیار کرنے سے پہلے خیال کواپنے ذھن و ماغ سے نکال دے ، اگر کسی کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکا ، تو ارادہ بننے سے پہلے اس کو اپنے گھر سے نکال دے ، اور اگر کسی وجہ سے وہ ارادہ بن گیا تو پختہ ارادہ بننے سے پہلے اس

کو اپنے یہاں سے نکال دے ، اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہیں کرسکا تو اس کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے نکال ہی دینا ہے ؛ کیو نکہ اس کےبعد ہلاکت و بربادی ہے ۔

علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب " طریق البحرتین" میں مسلمانوں کے لئے کچھ ایسے اسباب کی رہنمائی کردی ہے ، جو ان کے لئے خیالات وخواطر کے دفع میں بڑے ممد و مدد گار ثابت ہو سکتے ہیں ، اور وہ اسباب یہ ہیں :

۱ – اس بات پر یقین رکھنا کہ رب کائنات پر میرا کوئی معاملہ پوشیدہ نہیں ، وہ میرے دل کے حال سے بھی واقف ہے ، وہ میرے دل میں آنے والے خیالات سے بھی آگاہ ہے ۔

۲ – اللہ سے تمہیں شرم آئے کہ وہ میرے اِس برے عمل کو دیکھ رہا ہے ۔ ۳ – اپنے لئے بڑا سنگین تصور کرنا کہ اس طرح برے خیالات جو میرے دل میں آرہے ہیں اور میں ان کو پال رہاہوں ، اگر کوئی اِن خیالات سے آگاہ ہوگیا تو کتنا برا ہو گا اور بڑاغضب ہو جائےگا ۔

۴ – اس بات سے ڈرنا کہ کہیں تم خود اِن خیالات کی وجہ سے اپنی نگاہ میں گر جاؤ ۔

۵ – تم پر ضروری ہے کہ تم ان خیالات کے علاوہ میں اپنے دل کو لگاؤ اورس کو وہاں تم جائز محبت دو ۔

٦ – تم ڈرو اس بات سے کہ کہیں یہ چنگار ی شعلہ جوالہ بن کر تمہارےاندر موجود ایمان اور اللہ کی محبت کومبادی جلاکر خاکستر نہ کردے ۔

۷ – تم آگاہ ہوجاؤ کہ یہ خیالات اس دانہ کے درجہ میں ہے ، جو پرندہ کے سامنے محض اس کاشکار کرنے کے لئے ڈالا جاتا ہے ؛ تمہیں معلو م ہونا چاہئیے کہ ہر خیال یہ ایك دانہ ہے جو جا ل میں ڈالا گیا ہے ، اور یہ

جال تم کو شکار کرنے لئے نصب کیا گیا ہے ، اور تمہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا ۔

۸– تم اچھی طرح جان لو کہ یہ برے خیالات ایمان، اللہ کی محبت اور اس کی طرف انابت ورجوع جیسے خیالات کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتے ،دونوں ہر اعتبار سے باہم ایك دوسرے کی ضد ہیں، اگر دونوں ایك دل میں جمع ہوگئے تو دونوں کے درمیان جنگ چھڑجائے گی ، اور کوئی ایك پسپا ہوگا اور دو سرا غالب، اور جوغالب آئےگا وہ دل میں اپنا آشیانہ بنائےگا اور اس کا راج ہوگا۔

۹ – معلوم ہو نا چاہئیے کہ یہ خیالات سمندر ناپیداکَنارہے ، جب دل اس سمندر میں غوطہ زن ہوگا تو ڈوب جائےگا ، اس کی تاریکیوں میں راستہ کھو بیٹھے گا، اس میں سرگرداں پھرتا رہے گا اور اس سے نکلنے کی راہ پانے میں کامیاب نہیں ہوسکےگا ،بس اس کا گھر یہی بھول بھلیّاہے ۔ واضح رہے کہ جس دل پر برے خیالات کا غلبہ ہو جائے اور اس کی حکومت اس پر قائم ہو جائے تو پھر وہ کامیابی سے دور ہو جاتا ہے اور اس کا وقت لایعنی کاموں میں گذرتا رہتا ہے اور ایك طرح کے عذاب میں گرفتار ہوجاتا ہے جس سے خلاصی مشکل ہوجاتی ہے ”۔ جیساکہ امام شافعیؒ نے فرمایا :“اگر تم اپنے نفس کو حق اور صحیح کاموں میں مشغول نہیں کروگے تو تم اس کو باطل کا موں میں مشغول کرو گے ”۔

معلوم ہونا چاہئیے کہ جنسی خواہش سوچ و فکرکے نتیجہ میں اس کی ابتدا دما غ سے ہوتی ہے ، وہیں سے شہوت کے اعضاء کو سگنل ملتی ہے ؛ اس لئےایك مسلمان کو چاہئیے کہ اپنے خیالات کو نفع بخش کاموں کی طرف متوجہ کرے ، جو اس کو دنیا اور آخرت دونوں جہاں کے لئے

سودمند ہوگا ۔ مسلمان کے لئے غور وفکر اور خیالات کو استعمال کرنے کا میدان یہ ہیں :

۱ : اللہ تعالی کی آیات میں غور وفکر کرنا اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا ، اللہ تعالی نے آیات کو نازل ہی اسی مقصد کے لئے کیا ہے کہ بندے ان میں غور وفکر کریں ۔

۲ : کائنات میں بکھری ہوئی نشانیوں میں غور وفکر کرنا جو اللہ تعالی کی وجود پر کھلے طور پردلالت کر رہی ہیں ۔

۳ : اللہ تعالی کے احسانات اور نعمتوں کی بارش بندوں پر ہمہ وقت ہورہی ہے ، اس میں کافر اورمومن کی کوئی تفریق نہیں ہے ،یہ سوچ دل میں اللہ کی معرفت ، اس کی محبت ، خوف اور اس سے امید کو وابسطہ کر تی ہے ۔

۴ : اپنے عیوب کو جھا نك کر دیکھنا اور اس کے نقصانات پر غور و فکر کرنا اور اس کی اصلاح کے راستے ڈھونڈنا ۔

۵ : اپنے اوراپنے رب کے درمیان طاعات اور آداب کے بارے میں غورو فکر کرنا ۔

٦ : وقت انسان کا قیمتی سرمایہ ہے ، اس کے استعمال اور اس سے فائدے اٹھانے کی صورتو ں کے بارے میں غور وفکر کرنا اور اس سلسلہ میں پلانگ بنانا اور زندگی کا ایك نظام العمل اورروز مرہ کے معمولات و روٹنگ تیار کرنا ۔

۷ : اپنے دنیاوی امورو معاملات جیسے کسب معاش اور اہل وعیال کے مفاد کے لئے سوچنا اور منصوبہ بنانا ۔

**۸: اسلام اور مسلمانوں کے احوال کا مطالعہ کرنا اور سوچنا ۔**

**۹: اس بارے میں سوچنا کہ اس کے اپنے رشتہ داروں ، پڑوسیوں ، اور عام مسلمان بھائیو ں کے ساتھ کیسا رویہ ہے ، کیا ان کے حقوق ادا ہورہے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داریوں کو نِبہا رہے ہیں یا نہیں ، اس میں کہاں تك ہم سے کوتاہیاں ہورہی ہیں ؟**

## عفت کے عملی تجربات وشواہد

## جنسی خیالات کا خاتمہ کیسے کروں ؟

**یہاں ایك سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نوجوانوں پر جنسی خواہشات کا ہجوم ہو اور عملی طور پر برے خیالات بار بار آرہے ہوں ، ایسے وقت میں عملی طور پر نوجوان کیا کرے کہ وہ بے راہ روی سے بچ سکے ، اور عفت کی راہ پر چل سکے ؟ درج ذیل سطور میں ان ہی رہنما اصول اور ارشادات کی طرف نوجوانوں کی توجہ مبذول کرنےکی کوشش کی گئی ہے ؛ تاکہ وہ اپنے آپ کو برے ر استے سے بچا سکیں ۔**

**۱ – بہتر یہ ہے کہ نوجوان اپنے سرہانے میں اسلامی کتا بیں رکھیں جیسے :** صور من حياة الصحابة، تهذيب سيرة ابن هشام، غزرات الرسول لباشميل، شهداء الإسلام، صور من حياة التابعين،**بزبان اردو: النبی الخاتم از مولانا مناظر حسن گیلانیؒ ، نبی رحمت از مفکر اسلام حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی، ؒ سیرۃ النبی از علامہ شبلی نعمانی وعلا مہ سید سلیمان ندوی، سیر صحابہ ، تذکرہ محدثین، حکایات صحابہ اور تذکار صحابیات وغیرہ میں سے کوئی کتاب سرہانے میں ہونی چاہئیے ، سونے سے پہلے چند صفحات پڑھنے کا معمول بنایا جائے ؛ تاکہ نوجوان**

اپنے غلط خیالاتی دنیا میں نہ جائیں ، جب ان کا دل اس طرح کی مفید کتا بوں کے مطالعہ میں مصروف رہےگا تو زندگی میں نکھار ہی پیدا ہوگی ، اور اچھی چیز کاعادی ہونا خیر ہی کا ضامن ہے اور زندگی میں بھلائی ہی کی آمد کی امید ہے ۔

۲ – پاك صاف با وضو سونا، سونے سےپہلے اذکار و و ظائف اور دعائیں پڑھنے کا اہتمام کرنا ۔ یہ چیزیں مسلمان کے دل کو سکون و راحت بخشتی ہیں ،اور ایسا اس وجہ سے بھی کہ پورا دن گذارنے کے بعد آخری لحظہ اللہ کے ذکر میں گذرے ۔

۳ – تاکہ مسلمان یاد کرے کہ یہ نیند موت کے قائم مقام ہے؛ اس لئے اس میں انسان کی روح نکلتی ہے اور ادھر ادھر سیر کرتی ہے ، اللہ فضل کا معاملہ کرتا ہے کہ اس کی روح کو واپس کردیتا ہے ۔ مسلمان سوتے وقت یاد کرے کہ اس کے بارے میں فرشتہ اورشیطان دونوں کے درمیان مسابقہ ہوتا ہے ، فرشتہ کہتا ہے :اس کا حسن خاتمہ ہو ، جبکہ شیطان کہتاہے :اس کا خاتمہ برا ہو(۲۳) ، جب مسلمان اللہ کا نام لیتے ہوئے نیند سے بیدار ہوتا ہے ، اس کا شکریہ ادا کرتا ہے ، اس کی تعریفیں بیان کرتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے ، تو وہ فرشتہ کے قول پرعمل پیر ا ہو ا اور شیطان کا نافرمان ہو ا ، اس سے اس کے دل کو ایك گناراحت و سکون ملےگا اور شیطان کے وسوسے سے محفوظ رہےگا۔

۴ – بستر پر سے اٹھنا بہت اہم بات ہے ، خاص طور پر اس وقت جبکہ انسان پرشہوانی خیالات کاہجوم ہورہا ہو ؛ پس جب وہ اپنے بستر پر سے اٹھتا ہے اور جگہ تبدیل کرتا ہے تو اس کی طبیعت میں بھی تبدیلی

آتی ہے ؛ اس لئے ایسا کرنا بستر پر کروٹ بدلنے اور پریشان ہونے کے مقابلہ میں اولی و بہتر ہے ۔

۵ – مسلم نوجوان اپنی راحت گاہ میں کچھ تذکیری طغرے ، پوسٹرس اور کیلنڈر نما کو ئی چیز لگائے ؛ تاکہ گاہے بگاہے اس کو پڑھتا رہے ،جس سے اللہ کو یاد کرتا رہے اور شیطان سے ہوشیار و چوکنّا رہے اور دل میں ایمان کو بیدار اور تروتازہ رکھے ۔ اسی کے قبیل سے ایك حکیمانہ جملہ ہے :" اللہ سے ڈرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے خاص طور پر اس موقع سے جس موقع سے تم کو روکا ہے ". اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ} [الأعراف:٢٠١]

"بے شك جو لوگ تقوی اختیار کرتے ہیں ، جب ان کو کوئی شیطانی وسوسہ چھو لینا ہے، تو وہ چونك جاتے ہیں ، پھر اسی وقت ان کی آ نکھیں کھل جاتی ہیں".

حدیث شریف میں آیا ہے : جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھر ی ہوئی ہے اور

---

(۲۳) عالم الملائكة الأبرار للدكتور عمر الأشقر.

جہنم خواہشات نفس سے گھری ہوئی ہے"(۲۴).

۶ – خالی اوقات میں اور سونے سے پہلے اسلامی بیان، یاقرآن کی تلاوت یا اسلامی نظم و نعت سنیں ۔

۷ – اپنی جائز پسندہ چیزوں میں مشغول رہیں، اگر کسی شی طیب وپا کیزہ چیز کا عادی ہو تو اس کو سامنے رکھیں اور اس سے اپنا دل بہلائیں.

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

## چھٹاقاعدہ - جنسی خیالات وخواہشات کو برانگیختہ کر نے والی چیزوں سے اجتناب:

**جنسی انحراف وبے راہ روی کی ابتدا شہوت انگیز اسباب کے پائے جانے کے وقت سے ہوتی ہے ، یہ اسباب دل میں چھپے خواہشات کو جگاتے ہیں اور ان کو ہوا دیتے ہیں ؛ اسی وجہ سے اسلام نے دواعی زنا کو حرام قراردیا جیساکہ نفس زنا کو حرام قرار دیا ، اس سلسلہ میں فقہی اصول وقاعد ہے : "** ما أدّى إلى الحرام فهو حرام**" یعنی جو عمل حرام کام تك لے جائے یا وہاں تك پہنچنے کا ذریعہ بنے تو وہ بھی حرام ہے (۲۵)۔اور ایسا اس لئے ہے ؛ تاکہ مسلمان ایك پاك صاف معاشرہ میں زندگی بسر کرے جہاں شہوت انگیز چیزیں نہ پائی جاتی ہوں ؛ بلکہ ماحول ایسا ہو کہ مزید اس کو عفت کی زندگی گذارنے میں معاون ثابت ہو .**

---

**(۲۴) بخاری ،حدیث: ۶۴۸۷، مسلم ، حدیث: ۲۸۲۲)۔**

**(۲۵) دیکھئے:** الحلال والحرام في الإسلام للدكتور يوسف القرضاوي۔

**کسی پر یہ بات مخفی نہیں ہےکہ ہمارا معاشرہ کتنا خراب ہے ، اللہ کی پناہ !قدم قدم پر شہوت انگیز اسباب اور نفسِ شہوانی کو مہمیز کرنے والے ذرائع پائے جاتے ہیں،نت نئے روپ میں یہ اسباب وذرائع نوجوانوں کے جنسی اعصاب کو برابر جنسی شدت و حدّت کی حالت میں مبتلا رکھتے ہیں ، یہ حدّت نہ تو بجھتی ہے اور نہ ماند پڑتی ہے ، ان ہی شہوت انگیز اسباب میں سے دونوں جنسوں کا باہم اختلاط ، غیر معمولی نظر وں کا تبادلہ ،پھر آسانی سے اختلاط اور کام ساتھی کا طرفہ تماشہ ، اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اس فتنہ سے ڈرایا ، فر مایا :" تم میں سے کوئی ہرگز کسی اجنبی عورت سے تنہائی ختیار**

نہ کرے ، ورنہ ان دونوں کے بیچ تیسرا شیطان ہوگا"(۲۶)۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :" میں کسی نوجوان مرد اور عورت کو(ایک ساتھ )دیکھتا ہوں تو دونوں پر شیطان (مسلط ہونے سے ) محفوظ نہیں سمجھتا ہوں "(۲۷)۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " عورتوں کے پاس جانے سے دور رہو، دریافت کیا گیا : یا رسول اللہ !آپﷺ دیور کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا :" دیور موت ہے "(۲۸) یہیں سے حدیث شریف میں اولاد کے بستروں کو الگ کرنےکےحکم کی حکمت سمجھ میں آتی ہے؛ چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرما یا : "جب تمہاری اولاد سات سا ل کے ہوں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو، جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو انہیں ( نماز چھوڑ نے پر)

(۲۶) ترمذی،حدیث: ۲۱۶۵، مسند احمد:۱/۲۶، عن ابن عمرؓ ،اما م ترمذیؒ کا بیان ہے :یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

(۲۷) ترمذی،حدیث: ۸۸۵، مسند احمد: ۱/۷۵ – ۷۶ عن علی بن ابی طالبؓ ،اما م ترمذیؒ کا بیان ہے :

یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

(۲۸) بخاری،حدیث:۵۲۳۲، مسلم، حدیث: ۲۱۷۲، عن عقبة بن عامر ؓ۔

مارو، اور ان کی آرامگاہوں کو الگ کردو "(۲۹)۔

ان ہی شہوت انگیز اسباب وذرائع میں سے یہ ہے کہ آج کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود برہنہ معلوم ہوتی ہیں ،اور بعض ایسا لباس زیب تن کرتی ہیں کہ ان کے جسم کا اکثر حصہ کھلا رہتا ہے ۔نیز جنسی رغبت کو برانگیختہ کرنے والے اسبا ب میں سے عشقیہ کہانیو ں کی کتابیں اور سیریل، فحش تصاویر پر مبنی میگزین اور فحش گانے ، پوسٹر س ، بینرس اور روز نامہ اخبارات ، جو برہنہ تصویروں اور شہوت انگیز خبروں سے خالی

نہیں ہوتے ہیں .اسی طرح نفسانی خواہشات کو مہمیز کرنے والے اسباب میں سے ٹیلیویژن کے پروگرام ہیں ، جن میں تقریبًا ہر لمحہ شہوت انگیز مناظر دکھا ئے جاتے ہیں .

ان ہی شہوت انگیز اسباب وذرائع میں سے بعض خاندانی رسم ورواج اور رہن سہن کا سِسٹم کچھ ایسا ہے کہ جن میں اختلاط بےمحابہ ہوتا ہے ، جیسے بعض تقریبات اور باہم زیارت کے موقعوں پر نوجوان لڑکوں کا اپنے رشتہ دارنوجوان لڑکیوں کے ساتھ اختلاط .

ان ہی شہوت انگیز اسباب وذرائع میں سے بڑی آفت وتباہی سیاحتی سفرہے ، گھر والے نوجوان بچوں کو گرمائی چھٹی میں مغربی یا مشرقی ممالك سیاحت یا زبان سیکھنے کے نام پر بھیجتے ہیں ، باخدا ایسی تعلیم میں کو ئی خیر نہیں جو انسان کو عزت وشرف کو پلید کردے، کردار کو داغدار کردے ، اخلاق کو بگاڑ دے ، دل کو گندہ وفاسد کردے ، اور مروءت اور شرافت انسانی کوتباہ کر کے رکھ دے ،کتنے نوجوان ایسے ہیں جو فساد اور اس کے اسباب سے ناآشنا تھے ،وہ سفر کے دوران آشنا ہوئے ہیں ، وہ سفر سے پہلے پاکدامن ، شریف اور پاکیزہ سیرت تھے ، سفر کے بعد بالکل اس کے برعکس بن گئے .

(۲۹) ابوداود، حدیث: ۴۹۵، مسند احمد:۲/۱۸۰، عن عبد اللہ بن عمرو ؓ .

اس فتنہ پرور اور شہوت انگیز اسباب کی سنگینیت یہ ہے کہ یہ بالآخرانسان کو شہوانی شدّت و حدّت تك پہونچا دیتے ہیں ، جہاں انسان پہنچ کر پریشان ہوتا ہے، بسااوقات ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے ؛ کیونکہ یہ حدّت نہ کم ہوتی اور نہ ختم ہوتی ، بلکہ یہ برابر انسان کو تسکین نفس کے لئے دھکّا دیتی یہاں تك کہ وہ بدکار ی کے راستہ پر چل پڑتا ، اگر اس نے منہ کالا نہیں کیا ،

تواس کے جنسی اعصاب عجب بےچینی کی کیفیت میں ہو تے ہیں ، اس طرح وہ مستقل ایك عذاب میں رہتا ہے ۔

دیکھئے:نگاہ شہوت کو بھڑکاتی ، ادا و مسکراہٹ جنسی رغبت کو ابھارتی ، شہوت انگیز اشتہار شہوانیت کو برانگیختہ کرتا ،محفوظ مقامات و راستے بہت کم ہیں جہاں یہ شہوت انگیز اسباب وذرائع نہ ہوں یا کم ہوں ؛ تاکہ فطری میلان اپنے طبعی حدود میں رہے یہاں تك کہ انسان شادی کرلے اور جائز طریقہ سے اپنے نفس کی تسکین کر سکے ۔

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

## عفت کو پھیلانے میں معاشرہ اور حکومت کا کردار:

حکومت اور ہمارے معاشرہ کی ذمہ دار ی ہے کہ نوجوانوں کو عفت و پاکدامنی کی زندگی فراہم کرنےکے لئے اپنا بڑا رول ادا کریں ، اور وہ اس طور پر ہوسکتا ہے :

۱ – تمامتر ذرائع ابلاغ (ٹی وی ، ریڈیو،اخبارات) کا استعمال امت کی تعمیر اور اس امت کے نوجوانوں کی سیرت سازی کے لئے ہو نا چاہئیے ، اور ان تمام پروگراموں اور وسائل پر پابند عائد کی جائے جو شہوت انگیزی کے کام کرتے ہیں ، اس سلسلہ میں کسی کی کوئی بات سنوائی نہیں ہونی چاہئیے؛ اس لئے کہ امت کے نوجوان کی زندگی اور اس کے مفاد سے بڑھ کر کوئی اور مفاد نہیں ہوسکتا ۔

۲ – ویڈیو ٹیپ کی دکانوں کی سخت نگرانی ہو سینما گھر کی نگرانی ہو وہاں کیا شو کیا جاتا ہے ؟اور ہر

اس شخص کے ساتھ سخت کاروائی ہو جو اپنے مادی فا ئدے کے لئے نوجوانوں کی جنسی خواہشات کو برانگیختہ کرنے کا کام کرتے ہیں ۔ اسی طرح ملك کے اندر برآمدات پر کسٹم کنٹرول سخت ہو ، اس و قت بعض مغربی ممالك نے فلموں کی سنگینیت کو محسوس کرتے ہوئے ایسا اقدام کیا ہے ،کویت سے نکلنے والا اخبار " القبس" مؤرخہ ۳/۱۷/ ۱۹۸۸ء نے یہ خبر شائع کیا ہے :"برطانوی ہوم آفس کئی قدامت پسند کے ساتھ مل کر ایك نیا بل تیار کر رہا ہے کہ وہ تشدد اور جنسی فلموں میں تجارت کے کنٹرول کو مضبوط بنائے ، جس کی سماجی سلامتی سے متعلق وزارت داخلہ اور تنظیموں کی جائزہ رپورٹ نے تصدیق کی ہے کہ خواہ اس کے پیچھے برطانوی سماج میں جرائم میں کتنا ہی اضافہ کیو ں نہ ہوجائے ، خاص طور پر قتل و غارت اور اغوا کے واقعات کے تناسب میں اضافہ کیوں نہ ہو ، اس کی کوئی پرواہ نہیں ۔

۳ – اختلاط سے محفوظ تفریحی ادارے کا قیام ، جس میں تفریح کے سارے مقاصد بغیر کسی دشواری کے حاصل ہوں ۔

۴ – خاص طور پرتعلیمی اداروں میں دونوں جنسوں کے درمیان غیر مخلوط پالیسی کو اپنا یا جائے ، اور عام اداروں میں عمومی طور پر اختیار کیا جائے۔ ہمارے خیال میں اس سلسلہ میں بعض اسلامی ممالك کا تجربہ بڑا کامیاب ہے ،اور یہ تجربہ ان لوگوں کے چہروں پر طمانچہ ہے جو اس کو دقیانوسی اور قدامت پسند سطحیت سے تعبیر کرتے ہیں ۔ اسی طرح عورتوں کا غیر مخلوط بازار ہوں ، اسلامی تجارتی اداروںمیں غیر مخلوط کا م کرنے کی جگہیں اور آفسس ہو نے چاہئیں۔ اسی طرح

اجتماعی سیاحتی اسفار میں شرعی حدود کی رعایت ہو، جیسے لڑکیوں کے ساتھ ان کے محرم رشتہ دار ہوں ،جیساکہ بعض طالب علم یونین اور دوسری انجمنیں اس کا اہتمام کرتی ہیں ۔

۵ – تربیتی اصلاحی اداروں کی حوصلہ افزائی ہو اور انہیں مزید سر گرم کیا جائے کہ وہ اپنے دعوتی ، اصلاحی اور نوجوانوں کے درمیان دینی بیداری پروگرام کو زیادہ سے زیادہ منعقد کریں ، انہیں ان کے دنیاوی اور اخروی میدانوں میں مفید کاموں کی طرف رہنمائی کر یں اور ان کوایسے طرز زندگی کی نشاندہی کریں کہ ان کی جوانی محفوظ عافیت کے ساتھ گذر جائے ۔

## غیر اخلاقی امور کی روك تھام کی مزید صورتیں

*سخت نگرانی ہو اس پرجو کہ پرنٹ اور الکڑانك میڈیا میں پیش کیا جاتا ہے ، سنوایا جاتا ہے اور پڑہوایا جاتا ہے ، ، اور ہر اس پروگرام پر پابندی عائد ہو جو شہوت انگیزی کا رول ادا کرے ۔

*فحش ، منکر اور غیر اخلاقی گفتگو سے اجتناب کیا جائے ، اور سامعین و ناظرین کے دلو ں میں ان کی نفرت بیٹھائی جائے ۔میگزین اور اخبارات جو زندگی کےمسائل کو پیش کرتے ہیں ، شہوت انگیز اسباب کوخوب نمایاں کرکے چھاپتے ہیں ، اسی طرح وہ فحش افسانے اور ناول اور عشقیہ کہانیوں کو شائع کرتے ہیں ، وہ اِن فحش ، منکر اور غیر اخلاقی گفتگو ،تصاویر، اور دیگر چیزوں سے اجتناب کریں۔

*میڈیا کنٹرولر کے ذمہ داران پر ضروری ہے کہ وہ صالح انسان کی تعمیر کی واضح پالیسیاں اپنائیں ، اور تمامتر غیر اخلاقی امور کی اشاعت پر روک لگائیں ۔

## عفت کے عملی تجربات وشواہد

## جنسی رغبت کو بھڑکانے میں میڈیا کنٹرول کے کردار سے کیسے بچا جائے ؟

ہر مسلم نوجوان پر لازم ہےکہ وہ پہلے ہی دن سے نفسِ شہوانی کی آگ - جبکہ ابھی وہ چنگاری ہو - کو بجھانے کا اہتمام کرے ، چہ جائیکہ وہ جب شعلہ بن جائے تب بجھانے کی طرف دھیان دے ، ابتدائی مرحلے میں جب کے جب جہاں سر اٹھائے وہیں اس کو کچل دیا جائے ، اس سلسلہ میں درج ذیل امور مفید ثابت ہوسکتے ہیں:

۱ – ایسی جگہوں پر جانے سے احتراز کرے جہاں عورتوں کی کثرت سے آمدورفت ہویا وہاں ان کی بھیڑ جمع ہوتی ہو ،جیسے مارکیٹ وغیرہ؛ پس عام حالات میں وہاں نہ جائے، صرف اشد مجبوری ہی میں وہاں جائے، اور جب جائے تو وہاں زیادہ دیر تك نہ رکے ؛ بلکہ اپنی ضرورت پوری کرے اور واپس آجائے ۔ اورلڑکیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بلاضرورت مارکیٹ نہ جائے ، اشدضرورت کے وقت ہی جائے، اور جب جائے تو شرعی پردہ میں جائے اور شرم وحیاء کے دامن کو تھامے جائے اور مردوں سے نگاہیں نیچی رکھے ۔

۲ – یقینی طور پر فحش میگزین ، پرچے اور اخبارات سے دور رہے ، جن میں عام طور پر ننگی تصویریں ، عشقیہ کہانیاں ،ناول اور افسانے ہوتے ہیں ؛ بلکہ اسکے بدلہ میں

اسلامی میگزین ، پرچے اور اخبارات کا مطالعہ کریں ۔

۳ – اہل خانہ اور اقارب کے گھروں کو جانے میں اسلامی آداب کا خیال رکھے ، اسلامی طریقے پر گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لے ،اندر ون گھر عورتوں کے ساتھ اختلاط سے بچے ،خاص طور پر کالج اور یونیورسیٹی کی طالبات سے بچ کر رہے ،ان طالبات کی بھی ذمہ داری ہے کہ مرد رشتہ داروں کے ساتھ خلط ملط نہ ہوں خود عفت اختیار کریں اور ان کو بھی پاکدامنی کا موقع دیں ۔

۴ – ٹی وی کے سامنے زیادہ دیر نہ بیٹھے،ایسے مناظر کو دیکھنے سے اجتناب کرے جو شہوت انگیز ہوں ، اور جن میں بے پردہ عورتوں کو دکھایا جارہا ہو،اس کے بدلہ میں اسلامی ویڈیو یا علمی اور ثقافتی پروگرام کا نظارہ کرے ۔

۵ – غیر مہذب مجالس ، فساد کی جگہوں ، لہو و لعب ، طرفہ تماشہ اور فحاشی مقامات جیسے سینما گھر ،نائیٹ کلب،گانے بجانے اور رقص کے گھرا ور اڈے اور دوسری مستی کی محفلوں سے دور رہے ؛ کیونکہ یہ چیزیں شہوت انگیز اسبا ب میں سے ہیں اور فحاشی ومنکرات کو پھیلانے میں بڑا رول ادا کرتی ہیں ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ کا بیان ہے :"جہاں تك منکرات اور برائیوں کی بات ہے توگانا زنا کی پکار اور بگل ہے اور یہ گناہوں میں مبتلا ہونے کابڑا سبب ہے ، گانے کی محفل میں شریك ہوتے وقت مرد ، بچے ، عورت اور بچی سب نہایت ہی عفیف اور شریف ہوتے ہیں ، آہستہ آہستہ وقت گذرنے کے ساتھ نفس ڈھیلا ہونا شروع

ہوجاتی ہے ، پھر فحش حرکت آسان ہونے لگتی ہے ،دونوں جنس کا ایك دوسرے کی طرف یا کسی

ایك کا میلان شروع ہوجاتا ہے ، جیسا کہ شرابی کے درمیان اکثر ہوتا ہے"(۳۰) .

اس میں کو ئی شك نہیں ہے کہ ہر غیرت مند انسان اپنے اہل و عیال کو گانا سننے سے بچاتا ہے ، جیساکہ تہمت کی جگہوں اور شك کے اسباب سے بچاتا ہے ، جس شخص نے اپنے گھر والوں کو زنا کی پکار سننے کی اجازت دی اس نے گناہ کے ساتھ اس کے وبال کو دعوت دی .

٦ – اسلام نے برائیوں کو پھیلانے سے روکا ہے ؛ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ}[النور:19]

"جو لوگ چا ہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری کا چرچا ہو، یقینا ان کے لئےدنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دردناك عذاب ہے اور اللہ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ."

قاضی ابو سعود ؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں : " بدکاری کے چرچا سے مراد اس کی خبر کو عام کر نا اور اس کو پھیلانا ہے؛ پس جتنا زیادہ برائیوں کا چرچا ہوگا ، اس چرچے پر نکیر نہیں ہوگی تو اس کی خبر اتنا ہی زیادہ عام ہوگی اور بلاروك ٹوك لوگوں کی نوك زباں ہوگی ،اوریہ کمزور نفس والوں کے لئے باعث کشش بلکہ برائی کے ارتکاب کرنے کی دعوت ہوگی ؛ اسی وجہ سے فحش

**خبروں کی اشاعت حرام ہے اور تہمت لگانے کی سزا بڑی سخت ہے ۔**

(۳۰) التدابير الواقية من الزنى للدكتور فضل إلهي۔

**سید قطب حد قذف (تہمت لگانے کی سزا ) کی حکمت کے بیان میں رقم طراز ہیں :"برائی کا الزام پر اشرار روحوں کو برائی کے ارتکاب کی طرف راغب کرتا ہے ، اور یہ تاثر ملتا ہے کہ پورا ماحول مسموم اور پراگندہ ہے ، اور اس میں غفلت عام ہے ، اس میں وہ لوگ بھی کود پڑتے ہیں جو برائی کے ذکر سے شرمندگی محسوس کرتے تھے ،خبر کی زیادہ نقل ہونےکی وجہ سے اس کی شناعت ان کے دل و دماغ سے نکل جاتی ہے ، اور یہ احساس جنم لیتا ہے کہ بہت سے لوگ اس برائی میں مبتلا ہیں "(۳۱)۔**

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

## ساتواں قاعدہ ۔ نیک صحبت :

**سب سے زیادہ اہم نفع بخش اور موثر ذریعہ نیک صحبت ہے ؛ کیونکہ رفاقت اور صحبت انسان کی انفرادی طرززندگی اورسلوک میں بڑا موثر اور واضح رول ادا کرتی ہے ، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :"انسان اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے ؛ پس تم میں سے ہر کوئی غور کر لے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے"(۳۲)۔اور کسی شاعر نے کہا اور کیا خوب کہا :**

**"کسی انسان کے بارے میں نہ پوچھ کہ وہ کیسا ہے ؟ اس کے دوست کے بارے میں پوچھ کہ وہ کیسا ہے ؟ اس لئے کہ ہر دوست اپنے دوست کی پیروی کرتا ہے اور اس کی ٹو کاپی ہوتا ہے"۔**

(۳۱) في ظلال القرآن۔

(۳۲) ابوداود،حدیث:۴۸۳۳، ترمذی، حدیث:۲۳۷۸، مسند احمد:۲/۳۰۳، عن أبي هريرة۔

یہاں اقتدا و پیروی سے مراد اصلاح وافساد ہے ، یعنی جب کوئی نوجوان کمزور ذاتی ، نرم وسیال مزاج و اخلاق ، من چلا طبیعت ، کند ذ ہن اور کرکرا عقیدہ وخیال کا ہوتا ہے تو وہ جلد فاسق و فاجر کی صحبت کا اثر قبول کر لیتاہے ،اس کے اوپر اس کی علامتیں اور اس کی بری عادات و اطوار کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں ، پھر کچھ دنوں کے بعد وہ اسی رنگ میں رنگ جاتا ہے ، اس کے بعد اس کو چہ سے نکلنا اس کے لئے دشوار ہوجاتا ہے ۔ ایسا عام طور پر گرمائی تعطیل کی سیاحتی اور تفریحی سفروں کے دوران ہوتا ہے ، جہاں اس کے ساتھ صرف دوست و احباب ہی ہوتے ہیں ، خاندانی نگرانی سے دور اجنبی دیار وعلاقے میں ہوتے ہیں اور مزید جہاں منکر کی طرف آمادگی آسان ہوتی ہے ،صبح وشام برےساتھیوں کی صحبت رہتی ہے ، کتنے لوگ ایسے تھے کہ وہ سفر سے پہلے صاف ستھرے اور پاك کردار وگفتار کے حامل تھے ،سفر سے واپسی کے بعد بالکل ان کی کایا ہی پلٹ گئی ، وہ فاجر و فاسق بن گئے؛ بلکہ بعض مرتبہ وہ فسق وفجور کے میدان میں برے دوست کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، اللہ تعالی نے سچ نے کہا : {وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا}[الكهف: ۲۸]" اور ان لوگوں کا کہا نہ مانیں ، جن کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل سے غافل کر رکھا ہے ، جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ان کا معاملہ حد سے گذرا ہوا ہے ۔"

یہیں سے صحبت کی اہمیت اور اس کی سنگینیت کا پتہ چلتا ہے ؛ پس ہمیں اچھے لوگوں کی صحبت اختیار

**کرنی چاہئیے ، اورہم ایسے لوگوں کی رفاقت میں رہیں ،جن کے اخلاق پاکیزہ ہوں ، جن کی سیرت صاف وشفاف تابناك ہو ،جن کا کردار بے غبار ہو ،جن کے طور و طریقے میں سنت رسول ﷺ کے جھلك ہو، اور وہ دیندار شریعت کا پابند ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن میں سے کوئی بھولتا ہے تو دوسر ے اس کو یاد دلادیتاہے ،اگر کسی سے چوك ہوئی ،اور کوئی خطا ہوئی تو وہ لوگ اس کو مایوس نہیں کرتے ہیں، اور کسی سے کوئی فروگذاشت ہوئی اور غفلت ہوگئی تووہ لوگ اس کو نصیحت کرتے ہیں ، خلاصہ یہ ہے کہ ایك دوسر ے کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہیں اور اپنے درمیان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر "بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا" کا ماحول ہوتا ہے ،یہی وہ لوگ ہیں جن کی مجلسوں میں فرشتے شریك ہوتے ہیں اور ان کے مجلس کو چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں ، ان کی زبانیں ذکر الہی سے تروتازہ رہتی ہیں ،ان کا دل ایمان سے آباد رہتاہے ،ان کی مجلسوں میں بیٹھنے والےکے علم میں اضافہ ہوتا ہے ، ان کے اخلاق و کردار کی پاکیزگی بڑھتی ہے ،اور ان کی صحبت سے دنیا میں سکون قلب ملتا ہے اور آخرت میں بھی انس اور طمانینت حاصل ہوگی ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:**

{الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ} [الزخرف:٦٧]"

**اس د ن خدا سے ڈرنے والوں کے علاوہ جتنے دوست ہیں ، سب ایك دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے ۔"**

**اللہ کے رسول ﷺ نے فر مایا :"تم مومن کی ہی صحبت اختیار کرو، اور تمہارا کھانا متقی وپرہیز ہی کھائے "(۳۳)۔**

---

**(۳۳) ابوداود، حدیث:۴۸۳۲، ترمذی، حدیث:۲۳۹۵،** عن أبي سعيد الخدري ؓ، **امام ترمذی کا بیان ہے :یہ حدیث غریب ہے ،شیخ البانی نے اس کو حسن قرار دیا۔**

**حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا :ان لوگوں کے پاس بیٹھو جن کے پاس بیٹھنا اور ان کی زیارت تم کو اللہ یاد دلائے ،جن سے باتیں کرنا تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جن کا عمل تم کو آخرت کا مشتاق بنائے ". کسی سلف صالح کا بیان ہے :" تم مسلم بھائیوں میں سے ایسےکا انتخاب کرو ، جو دیندار ہو، شریف ہو، صاحب رائے ہو، مہذب و با ادب ہو،یہ تمہاری ضرورت کے وقت تمہارے لئے لبادہ ثابت ہونگے ، تمہاری مصیبت میں تمہارا مدد گار ہونگے ،تمہاری وحشت کے وقت تمہارا مونِس و دمساز و اور ہمدم ہونگے اور تمہاری عافیت کے وقت تمہارے لئے باعث زینت ہونگے " ۔**

**پس باہمت نوجوان پر لازم ہے کہ وہ راہ راست و استقامت کے طریقہ پر چلے ، اور ایسے لوگو ں کو گمشدہ سرمایہ کے متلاشی کی طرح تلاش کرے، جہاں وہ مل – وہ لوگ الحمد للہ ہر مسجد میں ملیں گے – جائیں تو ان کی صحبت کو اختیار کرو ،ان کو کبھی مت چھوڑو ،صبح وشام ان سے چمٹے رہو ،ان کو اللہ کی بیش بہا قیمتی نعمت غیر مترقبہ سمجھو، اس نعمت کو ضائع مت کرو ،اگر تم دنیا اور آخرت میں خیرو بھلائی، شرافت و کرامت اورنجات وخلاصی چا ہتے ہو تو اس کی دل وجان سے حفاظت کرو۔**

یہ حضرت عمر بن خطابؓ کی وصیت ہے :" تم سچے بھائیوں کو لازم پکڑو ، ان کے سایہ میں رہو؛ کیو نکہ یہ لوگ خوشحالی میں زینت ہیں اور بدحالی و بلاء کے وقت بچاؤ کے سامان راحت ہیں " ۔

معلوم ہوا کہ اسلامی اخوت و بھائی چارگی صلاح و کامیابی کی بنیاد ہے ، اس کا پھل عمدہ خوش نما اور خوش ذائقہ ہوتا ہے ، ڈاکٹر فتحی یکن کا بیان ہے : " اسلام کی نگاہ میں اسلامی اخوت طاعات کے باب میں ایك دوسرے کو حق وصبر کی تلقین کرنےمیں اور اللہ کو یاد دلانے میں باہم تعاون کا ایك اہم ذریعہ ہے(۳۴)۔

اسی وجہ سے اسلامی اخوت اسلامی عمل و کاز کے ارکان میں سے ایك اہم رکن ہے ، جس کی قوت سے اسلام کو قوت حاصل ہوتی ہے ، اور جس کی کمزوری سے اسلام کمزور ہوتا ہے ، ہمیشہ مسلم نوجوان اللہ کے لئے محبت و مودت ، الفت ورحمت ،باہم ہمدردی اور بہ خواہی کی اساس پر ایك دوسرے سے مربوط رہتے ہیں ،حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ کےرسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :"جو لوگ میری جلالت کی شان میں ایك دوسرے سے محبت کرتے ہیں ، ان کے لئے نور کے منارے ہونگے ، جن کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء رشك کریں گے ...میر ی محبت میرے بارے میں باہم آپس میں محبت کرنے والوں کوگھِرے ہوگی ،میری ذات کی نسبت سے باہم ملاقاتی، خرچ کرنے والے اور ایك دوسرے سے تعلق رکھنے والے کو میری محبت گھِرے میں لئے ہوگی"(۳۵)۔

## بھائی چارگی کے اصول وضوابط

اسلام میں بھائی چارگی کی بڑی اہمیت اور اس کا مقام بڑا اونچا ہے ؛ لیکن بعض

**نوجوان اس کا مفہوم سجھنے میں غلط فہمی کے شکار ہوجاتے ہیں ، اور بسا اوقات جذبات کے رو میں بہہ جاتے ہیں اور اسلامی اخوت کی محبت میں حد سے زیادہ آگے نکل جاتے ہیں ، <u>خاص طور پر نوجوان جب جذبات اور حساسیت کی عمر میں ہوتے ہیں تو ان سے اسلامی</u>**

**(۳۴)** مشکلات الدعوة الداعية،ص:۲۰۹). **(۳۵) مسند احمد:۵/۲۳۹،**

عن عبادة بن الصامت ؓ . ، امام منذریؒ نے اپنی کتاب " الترغیب و الترھیب،

**حدیث:۳۵۷۷ " میں لکھا ہے : امام احمدؒ نے اس حدیث کو صحیح سند سے روایت کی ہے۔**

**محبت میں غلو ہوجاتاہے ؛ اس لئے ضروری ہے کہ توازن برقرار رکھنے لئے اِس بھائی چارگی کے تعلق کے تقدس کو چند اصول وضوابط کے ذریعہ منضبط کر دیا جائے ، اور وہ اصول وضوابط یہ ہیں :**

**۱ – اسلام کی بنیاد انسان ایك دوسرے سے محبت شکل وصورت ، ظاہری رکھ رکھاؤ اور اس کی ذات کو دیکھ کر نہ کرے ؛بلکہ اخروی بنیاد پر کرے ، اور اللہ کی ذات کو محبت کا محور بنائے ، جیسے طالب علم کی محبت استاذ سے ؛ کیو نکہ وہ استاذ سے علم حاصل کر رہا ہے ، اور اس سے اتنا ہی محبت کرتا ہے جتنا کہ اسلا م میں مطلوب اور اجازت ہے ، اور وہ استاذ کی اطاعت وفر مانبرداری اور اس سے قربت کی حد تك ہے . یہ محض مضبوط ایمانی رشتہ کا شرعی میزان ہے ، جیساکہ ایك حدیث شریف میں اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا:"اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر بغض وعداوت"، اسی بنیاد پر بلند سے بلند محبت ہوگی اور اونچے مقام تك جائےگی ، اور یہ محض مسلم نوجوان ہونے کی بنیاد پر ہوگا .**

۲ – اسلامی اخوت ایك فطری طبیعی محبت و تعلق کا نام ہے ، اس میں دنیاوی عشق کا جھلك نہیں آنا چاہئیے ، اور نہ ہی والہانہ دیوانگی حد تك پہنچنی چاہئیے،مناسب یہ ہے کہ یہ اسلامی اخوت کے نام پر اسلامی محبت اس حد تك نہ پہنچے کہ جیسے ایك محبوب اپنے محبوب پر پگھلتا اور گرتا ہے ؛ اس لئے اگر اسلامی محبت اس حد تك پہنچ جائے تو اسلامی حفاظتی شرعی حدود کی رعایت نہیں ہوسکے گی،اور قصد اور بلاقصد پوشیدہ بشری محرکات وحسّاسیت ابھر آئےگی ، پھر وہ ہوگا جس کا وہم وگمان بھی نہیں تھا ،ایك عقلمند انسان ہاتھ سے وقت کے جانے سے پہلے کسی معاملہ کے تدارك کی کوشش کرتا ہے ،اللہ اس انسان پر رحم کرے جس نے شرعی حدود کو پہچانا اور اس کو لازم پکڑا ، اور اپنے نفس کے حدودکو سمجھا اور وہیں ٹھہر گیا ۔

۳– معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے واسطہ آپس میں محبت کرنے والے ہمیشہ ڈرتے رہیں اور بھائی چارگی کو اسلامی تصور ومفہوم اور اس کے حدود میں منحصر رکھیں ،اپنی ذات کے ساتھ ایماندار بن کر رہیں ،اپنی جذباتیت کے ساتھ عقل کا لگام لگالیں،اور عقل کو اسلامی رہنما اصول وہدایات سے روشن کرتے رہیں، چھوٹی چیزوں میں رخصت پر عمل کرنے سے دور رہیں ؛ کیونکہ بڑے تك پہنچنے کا راستہ چھوٹی ہی چیزیں ہوا کرتی ہیں ،آگ کا شعلہ جوالہ چنگاری سے ہی بنتا ہے ۔

۴ – بیشك داعیوں کے قلوب عبادتگاہ ہیں ، جن میں اللہ کے علاوہ کسی اور کی پرستش نہیں ہوتی ہے ، وہ لوگ شرك سے بچیں اور چوکنّا رہیں ؛ اس لئے کہ شرك خاموش زہر ہے جو دھیرے سے انسان کے اندر آتاہے

اور اس کا اثر قوی ہے ،دیکھئے رسول اللہ ﷺ کی اخوت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ – اس میں خاص طورپر داعیوں کےلئے بہتریں اسوہ اور درس ہے– ، یہ ایسی اخوت تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ کہنے میں مانع نہیں بنی ، آپ ﷺنے فر مایا:" اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ کو دوست بناتا "(٣٦)۔ سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے جن کی عمر ساٹھ کی تھی ، انہوں نے فرمایا: " میں اپنے دل کے دروازہ پر چالیس سال تك كھڑا رہا ؛ تاکہ ان کے دل میں غیر اللہ داخل نہ ہونے پائے "(٣٧)۔

(٣٦) بخاری،حدیث:٣٦٦، مسلم ، حدیث: ٢٣٨٢، عن أبي سعيد الخدريؓ .

(٣٧) مشكلات الدعوة الداعية، د. فتحی یکن)۔

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

## آٹھواں قاعدہ ۔ خالی وقت شیطان کا :

مثل مشہور ہے کہ خالی وقت شیطان کا ہوتا ہے ، اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وقت انسان کا قیمتی سرمایہ ہے ، انسان وقت کے ایام کا مجموعہ ہے ؛ پس جب ایك دن یا ایك گھنٹہ گذرگیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کی عمر میں سے بعض اوقات گذر گئے جو اب واپس آنے کو نہیں ہے؛اسی وجہ سے متقدمین اور متاخرین مصلحین کا کہنا ہے اور بجا کہنا ہے کہ وقت سے فائدہ اٹھاؤ اور غیر ضروری کاموں میں وقت کو ضائع مت کرو ۔

یہ ابن جوزی ہیں جو اپنے وقت کے ایك بڑے محدث ،فقیہ اور مصلح گذرے ہیں ، وہ کہتے ہیں : " انسان کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے عزت و شرف کو پہچانے ،اپنے وقت کی قدر کرے ، بندگی و عبودیت

الہی کے علاوہ میں اپنا ایك لمحہ بھی ضائع نہ کرے اور کردار و گفتار میں افضل سے افضل کو مقد م کرے"(۳۸)۔

سلف صالحین میں سے جو لوگ اپنے وقت کی بڑی حفاظت کرتے تھے، ایك منٹ بھی ضائع نہیں کرتے تھے ، ان ہی میں سے ایك امام ابو الوفاء بن عقیل حنبلیؒ ہیں جو پانچویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہیں ، وہ اپنے بارے میں کہتے ہیں :"میرے لئے حلال نہیں کہ میں اپنی عمر کا ایك لمحہ ضائع کروں ، یہاں تك کہ میری زبان مذاکرہ اور مناظرہ سے معطل ہوجائےاور میری نگاہ مطالعہ سے جواب دیدے، میں نے اپنی فکر کو راحت وسکون کی حالت میں استعمال کیا ، میرے دل میں جو بات آتی میں اس کو قلم بند

---

(۳۸) صيد الخاطر، ص:۲۰۱

کرد یتا ہوں،اور میں اس وقت ۸۸/اٹھاسی سال کا ہوں ،میں اس عمر میں علم کا زیادہ حریص ہوں بہ نسبت اس وقت کے جبکہ میری عمر بیس سال کی تھی"(۳۹)۔

امام حسن بناؒ کے وصیت نامہ میں سے اس کی مزید توثیق ہوتی ہے اور وقت کی حفاظت کی اہمیت اجا گر ہوتی ہے ، وہ کہتے ہیں : " وقت زندگی کا دوسرا نام ہے "، اپنے دس وصیتوں میں تذکرہ کیا ہے : " پڑھو ، یا مطالعہ کرو، یا سنو، اور غیر ضروری کاموں میں اپنا وقت ضائع مت کرو" ۔

یہ ساری باتیں زیر بحث موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اور مزید اس کی اہمیت اور قدر کو نوجوانوں کے ذہن دماغ میں بیٹھانے کے لئے کہی گئی ہیں ؛ کیونہ خالی وقت شیطان کا ہوتا ہے ، شیطان انسان کے خالی وقت کو غلط کاموں میں مشغول کرتا ہے ، جس سے انسان تباہ

**و برباد اور ہلاك ہوتا ہے ؛ اسی وجہ سے کہا گیا کہ خالی وقت مسلمان کے لئے کا باعث ہلاکت ہے ، بہت سارے خیر کے ضیاع کا ذریعہ ہے ؛ بلکہ شاید خالی وقت شر کے دروازوں میں سے ایك دروازہ ہے (۳۰)، حقیقت کچھ ایسی ہی ہے جیساکہ ماہر ین نفسیات کہتے ہیں .**

**استاذ محترم سید قطب اپنی کتاب "** منهج التربية الإسلامية **" میں لکھتے ہیں : خالی وقت نفس کے لئے مفسد ہے ، جمع شدہ طاقت کو غیر ضروری کاموں میں برباد کرنا ہے،خالی وقت کا سب سے بڑا نقصان خالی وقت کو پر کرنےکےلئےاہم توانائی کو ضائع کرنا ہے ،پھر خبیث ضرررساں عادتوں کا عادی ہونا جن میں اپنے خالی اوقات کو**

---

**(۳۹)** رسالة المسترشدين،**ص:۱۴۳)**.

**(۳۰)** الوقت عمار أو دمارللإستاذ جاسم المطوع.

**ہے جو مفید کا موں میں صر ف ہونے کے بجائے یوں ہی ضائع ہوتا ہے یا غلط استعما ل ہو نے کو وجہ سے خو د نوجوانوں کے بگڑنے کا سامان بن جاتا ہے . تعلیمی سال میں سے بشمول گرمائی تعطیل ۲۵% فیصد خالی وقت ہوتا ہے)۳۱(.**

**شیخ عبد اللہ ناصح علوان اپنی کتاب "** تربية الأولاد في الإسلام**" میں لکھتے ہیں :"جب بچہ خالی وقت میں تنہائی میں ہوتا ہے تو اس پر غیر حقیقی خیالات اور فرنٹك خدشات اور شہوت انگیز جنسی خیالات کا ہجوم ہوتا ہے ، اس وقت اگر وہ مراہق یا مکمل نوجوان ہے تو اس طرح کے خیالات و تفکرات کے سمندر کی موج میں بہہ جاتا ہے اور اس میں ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے ، نفسانی خواہش اس کو بے چین کرتی ہے اس وقت وہ تسکین نفس کے لئے خبیث عادت ( مشت زنی ) کا سہارا لیتا ہے؛ تاکہ وہ مست**

**شہوت کی سرکشی سے نجات حاصل کرے" .. اگر یہ نوجوان اپنے خالی اوقات میں کسی مفید کام میں مشغول ہوتا تو اس کے دل میں اس طرح کے فاسد خیالات کا حملہ ہی نہیں ہوتا اور خالی وقت کی وحشت اس کو نہیں ڈستی .**

**امام شافعی ؒ نے بہت پہلے اور سچ فر مایا تھا :" اگر تم اپنے نفس کو حق میں مشغول نہیں کروگے تو تم اس کوباطل میں مصروف کردوگے ".**

**تب .. اس کا علاج کیا ہوگا .. ؟**

**اس بارے میں اسلام کا طریقہ کار یہ ہے جیسا کہ استاذ سید قطب نے رقم فرمایا :" اسلام نے جس وقت زمانہ جاہلیت کے رسم ورواج ، عبادات کے طور و طریقے، میلے ٹھیلے ، عیدیں اور تقریبات کو باطل قراردیا تو ان جگہوں کو یوں ہی خالی نہیں چھوڑا کہ**

---

(۳۱) **دیکھئے:** دراسة "الشباب ووقت الفراغ"، الديوان الأميري بالكويت .

**مسلمان خود ہی اپنے طور پر ان کوپُر کر لیں بلکہ اسلام نے ان کے بدلہ مسلمانوں کے لئےعیدین ،اور دوسری خوشی کے ایام وتقریبات کو مشروع کیا،وہ لو گ زمانہ جاہلیت میں شراب جوا یا گمراہ شعر وسخن کی محفلوں کو سجاتے تھے اور ان کو رونق بخشتے تھے ، تو اللہ تعالی نے ان لوگوں کو ان کے بدلہ اللہ کی عبادت ، جماعت کے ساتھ نمازوں اور اسلامی خوشیوں کے ایام عطا کئے".مزید استاذ سید قطب ؒ رقم فرما تے ہیں :"یہ نفس کی تربیت کا بہترین اورکامیاب طریقہ ہے ، خا ص طور پر جب نفس کو اس کی کسی مر غوب ا چیز سے - از راہ تربیت اور اس کی اصلاح کے لئے - روکا جائے تو صحیح طریقہ یہی ہے ا س خلا کو پُر کر نے کے لئے اُسی جیسی یا اُس**

سے قریب قریب کو ئی اور سرگرمی یا خوشی کادن عطا کیا جائے"(۴۲)۔

## خالی وقت کے مشکلات کےعلاج میں سماج کا کردار

۱ – ضرورت ہے کہ تعلیمی ادارے جو اِس وقت طلبہ اور طالبات کی تربیت کا کام کر رہے ہیں وہ مزید اپنے مشن کو تیز کریں اور اپنی کارکردگی پہلے سے بہتر پیش کرنےکی کو شش کریں ،افسوس کی بات ہے دورحاضر کے اکثر مدارس صرف معلومات فراہم کرنےکے مراکز بن گئے ہیں ، ان میں تربیتی کردار واضح طور پرنہ کے برابر ہے یا بالکل سُکڑ کر رہ گیا ہے بلکہ بعض دفعہ منفی نتائج سامنے آرہے ہیں کہ طلبہ اور طالبات منحرف طرز زندگی کی نقل کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں ؛ پس ضروری ہے کہ تربیتی نقطۂ نظر سے مؤثر، ٹھوس اور سنجیدہ قدم اٹھایا جائے اور طلبہ و طالبات کی سیرت سازی

(۴۲) منهج التربية الإسلامية، ص:۲۵۳۔

کےلئے و عظ وارشاد اور صحیح اسلامی توجیہ کا نظم ہو ، اور معلم اپنا مربیانہ کردار ادا کرے ۲ – کلبوں ، مراکز، اور سائنسی اور ثقافتی عجائب گھر قائم کریں جو نوجوانوں کی صلاحیتوں کو پروان چڑھائیں اور ان کو ترقی دیں ،ان کے خالی اوقات کو مشغول کرنے کےلئے ان کے مناسب حال کچھ جگہیں اور باغات وغیرہ بنائیں ۔

۳ – میڈیا کنٹرول اپنے تمامتر انواع واقسام کے ساتھ نوجوانوں کی سیرت سازی اور ان کی تربیتی بیداری کا کردار ادا کرے ، سماج اور معاشرہ میں ان کی کیاحیثیت ہے اور ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں ؟ کو ان کے سامنے واضح کرے ،اور ایسے علمی ، اصلاحی ، ثقافتی اور تفریحی

پروگرام تیار کرے ، جو ان کے خالی اوقات کومشغول رکھے اور ساتھ ہی ان کو فائدہ بھی پہنچے ،خاص طور پر مدارس اور اسکولوں کی تعطیلات کی ابتدا ہی سے اس طرح کے پروگراموں کا نظم ہو، ان ہی تعطیلات میں طلبہ اور طالبات کے خالی اوقات غضب ڈھاتے ہیں اور ان کے نتائج برے برآمد ہوتے ہیں ۔

جہاں تك انفرادی کوشش اور کردار کی بات ہے تو اس کے بھی خیر وصلاح کےاعتبار سے بہت سارےمیدان ہیں ، جہاں خالی وقت کا صحیح استعمال اور نفع بخش ہو سکتا ہے ، ان میں بعض یہ ہیں :

١ – پانچوں وقت فرض نماز باجماعت مسجد میں پڑھنے کا اہتمام ہو ؛ اس لئے کہ مسجد میں بار بار آمد ورفت فائد ہ سے خالی نہیں ، اور اس کے انفرادی ، اجتماعی ، سماجی اور معاشرتی ثمرات ونتائج اچھے ظاہر ہوتے ہیں ، ان میں سے بعض فوائد کا تذکرہ حضرت حسن بن علیؓ نے کیا ہے ، انہوں نے فرمایا :"جو شخص پابندی سے مسجد جاتا آتا ہے تو وہ آٹھ خصلتیں حاصل کرتا ہے :محکم واضح نشانی، اخوت، ریڈیو لوجی ، منتظر رحمت ، ایسی بات جو اس کو سیدہا راستہ کی رہنمائی کرے ، یا برے راستہ سے روکے ، گناہوں کو حیاء میں یا ڈر سے چھوڑنا "(٣٣)۔

٢ – جسمانی ورزش خواہ انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طورپر ،بہر حال نیك مسلم بھائیوں کے ساتھ ہو، جسمانی ورزش کا فائدہ کسی پر مخفی نہیں ہے ، خاص طور پر نوجوانوں کے لئے صحت کو برقرار رکھنے کے لئےاور ہی زیادہ مفید اور ضروری ہے ۔

۳ – مسجدوں میں جو حدیث وقرآن کے دروس ہوتے ہیں اور جو اسلامی پروگراموں کا جو نظم ہوتا ہے ، ان میں شرکت کو یقینی بنائے۔

۴ – مختلف اسلامی پرگراموں میں برابر شریك ہوتا رہے ۔

۵ – اسلامی کتابوں کا آپس میں مذاکرہ ہو ، اس مقصد کے لئے اسکول اور مدرسہ کے اوقات کے علاوہ کوئی اور وقت متعین کر لیا جا ئے ، جس میں پڑھنا ، سننا ، سنانا اور آپس میں مناقشہ ہو ۔

٦ –محفوظ تفریحی سفر، خواہ بھائیو ں کےساتھ ہو یا اہل خاندان کے ساتھ ہو ۔

۷ – کسی جائز دلچسپی شی کا انتظام ہو، جس میں نوجوان اپنا خالی وقت استعمال کرسکے ، جیسے : سلائی مشن ، کمپیوٹر ، کو ئی ٹکنیکل کام ،خطاطی، اور ادبی کتابوں کی خواندگی ۔

۸ – اہل خاندان سے ملاقات اور بہت سارے خیر کے کاموں میں شرکت ۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ نوجوان بچوں کا خالی وقت خالی نہ رہے بلکہ اس کاوقت خود اس کے اپنے کاموں میں یا اپنے بھائیوں کے ساتھ کام میں مشغول رہے ۔ یہ بات کسی پر مخفی نہیں ہے کہ سب کچھ سے پہلے ضروری ہے کہ ارادہ صادق ہو ،ہمت بلندہو، اور خیر

---

(۴۳) الرقائق، محمد أحمد الراشد۔

کا ارادہ پختہ اور قوی ہو اور ارادہ پر استقامت بھی ہو ۔

## عفت کے لئے حفاظتی قواعد کا سلسلہ

## ساتواں قاعدہ ۔ عورتوں کا ستر وپردہ :

جیسا کہ پیچھے بات آچکی ہے کہ عورتوں کا بے محابہ بےپردہ نکلنا اور مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط، اور خاندان ، افراداورمعاشرے پر اس کے برے نتائج و اثرات ، اور عورتوں کا شرعی حدود وآداب کی رعایت نہ ر کھنا بڑا ہی سنگین سبب ِانحراف وبے راہ روی ہے ؛ اسی لئے اسلام نے عورتوں کےسلسلہ میں مستقل آداب اور احکام بتائے ہیں جن کی رعایت ان کی عفت وعصمت کی حفاظت اور معاشرہ کی سلامتی کی ضمانت ہے ، اور وہ احکام یہ ہیں :

## ۱ ــ گھر میں استقرار ہو :

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى}[الأحزاب:۳۳]

"اور اپنے گھروں میں ر ہا کرو ، جیسے گذشتہ جاہلیت میں عورتیں زیب و زینت کا اظہار کیا کرتی تھیں ، اس طرح زینت ظاہر نہ کیا کرو"۔

ابن کثیر ؒ نے اس کی تفسیر میں لکھاہے :" اپنے گھروں کو لازم پکڑو ، بلا ضرورت گھر سے باہر مت نکلو"۔اور جب گھر سے باہر نکلنا نا گزیرہو تو درج ذیل آداب کی رعایت ضرورہو ۔

**الف:** بلاضرورت نہ نکلے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : " اللہ تعالی نے تم عورتوں کو اپنی ضرورتوں کے لئے نکلنے کی اجازت دی ہے"(۴۴)۔

**ب:** اگر کنواری ہے تو ماں باپ کی اجازت کے بغیر باہر نہ نکلے، اگر شاد ی شدہ ہے تو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نہ نکلے ، آپ ﷺ نے فرمایا : " شادی شدہ عورت شوہر کے گھر سے بغیر اس کے اجازت کے نہ نکلے ، اگر وہ بغیر اجازت کے نکلی تو اس پر غضب اور

**رحمت کے فرشتے لعنت کرتے ہیں یہاں تك وہ لوٹ آئے "(۴۵)۔**

**ج: زیب و زینت کا اظہار کرتے ہوئے باہر نہ نکلے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا}[الأحزاب: ۵۹]

**"اے پیغمبر ! اپنی بیویوں ، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے آپ پر گھو نگٹ لٹکا لیا کریں ، اس سے امید ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی، تو ان کو تکلیف نہیں پہنچائی جائےگی اور اللہ تعالی بہت بخشنےوالے اور بڑے مہربان ہیں ".**

{وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ}[الأحزاب:۳۳]

**"اور اپنے گھروں میں ر ہا کرو ، جیسے گذشتہ جاہلیت میں عورتیں زیب و**

---

**(۴۴) بخاری ،حدیث:۴۷۹۵، مسلم،حدیث:۲۱۷۰،** عن عائشة ؓ۔

(۴۵) ابوداود طیالسی، حدیث: ۱۹۵۱،السنن الکبری للبیہقی:۷/۲۹۲، عن ابن عمر ؓ، **شیخ البانی نے اس حدیث کو اپنی کتاب " ضعیف الجامع،حدیث:۲۷۳۰ " میں ضعیف قرار دیا ہے۔**

**زینت کا اظہار کیا کرتی تھیں ، اس طرح زینت ظاہر نہ کیا کرو۔"**

**حاکم کے لئے ضروری ہے کہ وہ سماج کی عورتوں پر لازم قرار دے کہ وہ باپردہ نکلیں ، یہ شخصی آزادی کے قبیل سے نہیں ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں ، دیکھئے! علامہ ابن قیم ؒ کہتے ہیں : حاکم پر واجب ہے کہ وہ عورتوں کو بن سنور کر اور زیب و**

زینت کےساتھ خوبصورت بن کر نکلنےپر پابندی لگائے ،اور ان کو ایسا کپڑا پہننے سے روکے جو پورے طور پر جسم کے لئے ساتر نہ ہو، جیسے بہت زیادہ کشادہ اور ڈھیلا ڈھالاہو، اور نہ اتنا باریك کہ جسم کا رنگ نظر آئے، نیز ان کو روکے کہ وہ راستہ چلتے ہو ئے مردوں سے بات کریں ، اور مردوں کو بھی اس کا پابند بنائے کہ وہ بھی راستہ چلتے ہوئے عورتو ں سے گفتگو نہ کریں ۔

**د:** عورت خوشبودار عطر یا کریم یا پاؤڈرلگا کر نہ نکلے، حضرت ابو موسی اشعری ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:" جب عورت عطر لگاکر نکلتی ہے اور لوگوں کے پاس سے گذرتی ہے ؛ تا کہ لوگ اس کی خوشبوسونگھیں تو وہ ایسی ایسی ہے")٤٦( ، نسائی کی روایت میں :"وہ بد کار ہے "،مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ سنن ابی داود کے شارح صاحب بذل المجہود نے اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :" نبی کریم ﷺ نے اس عورت کو بدکار مجازاً فرمایا ؛ اس لئے کہ وہ مردوں کو اپنی طرف راغب کر رہی ہے ؛ پس کم تر بات یہ ہےکہ عطر ہی اس کی دیکھنے کا سبب بنا ہے ، یہ آنکھ کی زنا ہے ".

---

(٤٦) ابو داود، حدیث: ٤١٧٣، مسند احمد: حدیث:٤/٤٠٠، عن أبي موسى الأشعري ؓ ، شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔

**ھ:** آواز سے اس کی زینت کا اظہار نہ ہو ،اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ .. وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[النور: ٣١]

**"اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں ، ..(زمین پر) اس طرح زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ بناؤ سنگار ظاہر ہوجائے اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"**

**اس آیت کی تفسیر میں آیاتِ احکام کے بڑے زبردست مایہ ناز مفسر امام ابو بکر جصاص ؒ لکھتے ہیں : " اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ عورت کو باتوں کے ذریعہ اپنی آواز کو اتنی بلند کرنے سے روکا گیا ہے کہ اجنبی مرد سن لیں جب کہ اس کی آواز فتنہ سے بہ نسبت اس کے پازیب کے آواز سے زیادہ قریب ہو"۔**

**و:اپنے شوہر یا کسی محرم رشتہ کے ساتھ ہی سفر کرے ، حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عورت بغیر محرم رشتہ دار کے سفر نہ کرے "(۳۷)۔**

## ۲ – مردوں سے اختلاط نہ ہو :

**نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو راستہ میں مردوں سے اختلاط سے روکا ، وہ**

---

**(۳۷) مسلم ،حدیث:۳۲۴ .**

**راستہ کے ایك مخصوص حصہ پر چلیں ،راستہ میں دیوار سے چمٹ کر چلیں ، جیساکہ آپ ﷺ نے ان کے لئے مسجد میں ایك دروازہ مخصوص کر دیا تھا ، نماز میں عورتوں**

کی صفوں کو مردوں سے پیچھے رکھا ، اور عورتوں کی اس صف کی فضیلت بیان فرمائی جو دوسروں سے جتنی زیادہ پیچھے ہو ، اسی طرح بیت اللہ شریف کے طواف کے بارے میں مسئلہ ہے:" حضرت عائشہ ؓ مردوں سے ہٹ کر کنارہ طواف کرتی تھیں اور مردوں سے خلط ملط نہیں ہوتی تھیں "(۳۸)۔

یہ عورتوں کے ا حکام اختیاری یا شخصی وذاتی نہیں ہیں بلکہ اجباری ہیں حاکم وقت پرلازم ہے کہ وہ بزور طاقت عورتوں سے اس پر عمل کرائے، علا مہ ابن قیم ؒ کا بیان ہے: " حاکم پر واجب ہے کہ وہ بازاروں ،تفریح گاہوں اور مردوں کے مجمعوں میں مرد وعورت کے اختلاط سے روکے اور اس پر روک لگائے "۔

## ۳ – نرمی سے بات نہ کرے :

**اللہ تعالی کاارشادہے:**

{فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا[الأحزاب:۳۳]

" تو (کسی اجنبی مرد سے) نرمی سے بات نہ کیا کرو، کہ جس کے دل میں بیماری ہے ، وہ لالچ کرنے لگے اور (البتہ) بہتر بات کہا کرو "۔

اس آیت کی تفسیر میں آیاتِ احکام کے بڑے زبردست مایہ ناز مفسرامام

---

(۳۸) بخاری، حدیث:۱٦۸۱،عن عائشة ؓ۔

ابوبکر جصاص ؒ لکھتے ہیں : "اس آیت پاك میں تمام عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اجنبی مردوں سے مسکرا کر ہنس کر اور اس طرح نرمی سے بات نہ کریں کہ وہ لالچ

کرنے لگیں اور ان کے دل میں خیال آئے کہ اِن عو رتوں کو ہماری طرف رغبت ہے ”۔

## ۴ – غیر محرم مردوں کے سامنے زینت کا اظہار نہ ہو :

اللہ تعالی ارشاد ہے:

{وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ... }[النور: ۳۱]

”اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں ، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زیبائش کو ظاہر نہ کریں ، سوائے اس کے جو کھلا رہتا ہے ، اور اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال لیا کریں ، ہاں اپنے شوہروں پر ... ۔“

## ۵ ۔ عورت کسی دوسری عورت کی زینت کا ذکر اپنےشوہر کے پاس نہ کرے :

کسی عورت کا اپنے شوہر کےپاس دوسری عورت کی خوبصورتی کی تعریف یا اس کی دوسری زینت یا نمایاں صفت وخوبی کا تذکر ہ کرنا حرام ہے ؛ اس لئے کہ اس میں عورت کی زینت کا زبانی اظہار ہے ، اور بسااوقات یہ شہوت انگیزی کا سبب وذریعہ بن جاتاہے ، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : “ عورت عورت سے مباشرت نہ کرے کہ وہ اپنے شوہر کے پاس اس کی صفت بیان کرے ، گویا اس کا شوہر اس عورت کو دیکھ رہا ہے ”(۵۰)۔

(۵۰) بخاری ، حدیث: ۵۲۴۰، ابوداود، حدیث:۲۱۵۰، عن عبد اللہ بن مسعود ؓ ۔

## ٦ــ نگاہ پست کرنا :

**اللہ تعالی نےجس طرح مرد کو نگاہ جھکانے کا حکم دیا ہے اسی طرح عورت کو بھی نگاہ پست کرنے کاحکم دیا ہے ؛ اس لئے کہ شر کے سر اٹھانے کا خوف دونوں ہی جانب ہے ،بلکہ مرد کے مقابلہ میں عورت کی نگاہ کا شرکچھ زیادہ ہی ہے ؛ کیونکہ وہ بہ نسبت مر د کے زیادہ جذباتی اور جلد بھڑکنے والی ہوتی ہے اور مرد کی شہوت کو جلد بر انگیختہ کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے ،اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ * وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ ... وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[النور: ٣٠ - ٣١]

**“ آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ، یہ ان کے لئے صاف ستھرا طریقہ ہے ،و ہ جو کچھ کرتے ہیں ،یقیتا اللہ کو اِن سب کی خبر ہے * اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں ، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور زیبائش و آرائش کو ظاہر نہ کریں ، سوائے اس کے جو کھلا ر ہتا ہے ، اور**

اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال لیا کریں ، ہاں اپنے شوہر ، والد ... ہاں اپنی زیب وزینت ظاہر کرسکتی ہیں ،نیز (زمین پر ) اس طرح زور سے پاؤں نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ بناؤ سنگار ظاہر ہوجائے اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ "

.

## ۷ – اجنبی مرد اجنبی عورت کو نہ چھوئے اسی طرح اس کے بر عکس :

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :"تم میں سے کسی کے سر کو لوہے کی سوئی سے زخمی کیا جائے ، یہ کہیں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی غیر محرم کو چھوئے "(۵۱) ابو الحسن مرغینانی ؒ نے اپنی کتا ب "ہدایہ "میں لکھا ہے : " کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہےکہ وہ کسی اجنبی عورت کا چہرہ ،اور نہ اس کے دونوں ہتھیلیوں کو چھوئے ، گو وہ اپنے نفس کے بارے میں مطمئن ہوکہ اس کی شہوت نہیں ابھرے گی". جس سے مرد کابچنا ضروری ہے اسی طرح عورت کو بھی اس سے بچنا ضروری ہے یعنی عورت کے لئے بھی غیر محرم مرد کا چہرہ ، اس کی دونوں ہتھیلیاں بلکہ جسم کے کسی حصہ کا چھونا حلال نہیں ہے.

## خاندان اور عفت

عفت کے میدان میں خاندان کا بھی بڑا کردارہوتا ہے ، دیکھئے ! ایك فرد کی اصلاح خاندان اور پورے معاشرے کی اصلاح ہے ؛ اسی وجہ سے اسلام مسلم خاندان

(۵۱) معجم کبیر از طبرانی :۲۰/۲۱۱،حدیث:۴۸۶، عن معقل بن یسار ؓ، امام ہیثمیؒ نے اپنی کتا ب " مجمع الزوائد :۴/۳۲۶) میں ذکر کیاہے کہ امام طبرانیؒ نے اِس حدیث کی روایت کی ہے ، اس کے سارے رواۃ صحیح کے ہیں ۔

کے نظام کا حامی ہے بلکہ اس کے استحکام کےلئے ٹھوس اصول وقواعد بھی بنائے ہیں ، آپس میں حسن معاملہ کی تعلیم دی ، باہم مربوط اور جڑے رہنے کے لئے انمول اصول کی رہنمائی کی ہے ، باہم ایك دوسرے پر حقوق اور ذمہ داریاں مقرر کئے ہیں ، اور ازدواجی زندگی کے اچھے نتائج وثمرات کے لئے مرد وعورت دونوں پر کچھ ذمہ داریاں دی ہیں ؛ تاکہ ازدواجی زندگی جہاں خوشگوار گذرے وہیں ثمرآور ہو ، وہیں دونوں کے درمیان سے وجود میں آنے والا خاندان بھی صاف ستھرا اور اچھا پھل دینے والا درخت ثابت ہو ؛ اسی وجہ سے اسلام نے ازدواجی زندگی کے مشکلات کو اپنا موضوع بنایا ، اور اس کے تمام افراد کےلئے متوازن معتدل حقوق و واجبات اور فرائض مقرر کئے(۵۲)۔

## مسلمان خاندان کے فرائض وذمہ داریاں

دور حاضر کا نیا فتنہ مسلم خاندان کے لئےایك چیلینج ہے ، جس کی وجہ سے اس کی ذمہ داریاں دوچند ہوجاتی ہیں ،مسلم خاندان کےلئے اپنی اولاد کے تئیں کچھ فرائض وذمہ داریاں اس طرح بنتی ہیں :

۱ – عقیدہ: سب سے پہلا کام اور سب سے پہلے بچوں کو کلمۂ توحید کی تلقین کرنا اور ان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا بیج بونا ۔

۲ – عبادت: ان کو نماز ، روزہ اور تلاوت کلام پاك سکھانا ۔

**۳ – آداب معاشرت: معاشرت کے آداب کی تعلیم دینا اور نیك صحبت**

**(۵۲) دیکھئے :رسالہ** " دعوتنا في طور جديد، حسن بنّا " .

**اختیار کرنے کی تلقین کرنا .**

**۴ – اخلاق: کسی کے پاس جانے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینے کے آداب ، صداقت ، شجاعت ، عدالت اور حیاء کی تعلیم اور آداب سے روشناس کرانا .**

**۵ – صحت و تندرستی :صحت و تندرستی کے بابت آداب نبوی اور جسمانی نشو و نما اور تندرست رہنے کے بارے میں مفید باتوں کی تلقین کرنا .**

**٦ – جنسی تہذیب : بچے کوراستہ یا کہیں غیر محرم لڑکی پر نگاہ پڑے تو نیچی کر لینا ،اجازت کے آداب، قابل ستر حصے کو ڈھکنے کی تعلیم، آرامگاہ کو الگ کرنا،ان کوسورہ نور سکھانا، اختلاط اور شہوت انگیز اسباب سے دور رکھنا .**

**مجموعی طور پر سماج کی ذمہ دار ی بنتی ہے کہ وہ خاندانوں کی مثبت تعمیر کا کام انجام دے ،ان کو وہ تمامتر سہولیات پہونچانے کی کوشش کرے جن کی بنیاد پر وہ اچھا رول ادا کرسکیں ،ایك مضبوط مومن نسل کی تربیت کرسکیں ،سماج کی ذمہ داری ہے کہ خاندانوں کو ان کے فرائض کی طر ف متوجہ کرتا رہے، ان کو بیدار رکھے اور ان کو نسل کی تعلیم و تربیت کے صحیح طریقے اور منہج سے روشنا س کراتا رہے۔**

## خاندان اور انحراف کے واقعات کی روشنی میں سفارشات

**اِس وقت بے راہ روی اور انحراف کی ایك وباء چلی ہوئی ہے، سرپرست اور خاندان کے بڑے لوگ پریشان**

**نظر آرہے ہیں ؛ چنانچہ اِس پس منظر میں جوماحول کا مطالعہ ہوا اور جو رپورٹ آئی ہے اس کی روشنی میں کچھ سفارشات سامنے آئی ہیں ،وہ یہاں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں :**

**١ – اسکول اور کالج کے طلبہ کے درمیان پیدا ہونے والے انحرافات کے حالات کا جلد جائزہ لیا جائے ، تمامتر ممکنہ وسائل کے ذریعہ اس کا تدارك کرنا نا گزیرہے ، یہ کام اسکول ، خاندان اور ان اداروں کے باہم مشترکہ تعاون سے ہوگا ، جو ادارے تربیت ، تفریح،ورزش اور میڈیا وغیرہ کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں .**

**٢ – ضرورت ہے کہ استمرار کے ساتھ اور ایك مقصد کے تحت میڈیائی پروگرام پیش ہو ، ظاہر ہے کہ میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ وہ چھوٹے اور بڑے کو انحراف کی صورت اور عمل انحراف پر مرتب ہونے والے نتائج سے روشناس کرائے ،اور خاندان سماجی اور تربیتی ادارے پر زور ڈالے کہ وہ نئی نسل کو صحیح ڈھنگ سے تربیت کرنے اور اس کو پروان چڑھانے میں اپنا بڑا نمایاں کردار ادا کرے .**

# جنسی بے راہ روی سے متعلق علاجی قواعد

## پہلا۔ محاسبہ نفس :

**نفس کی استقامت و صلاح کےلئے ضروری ہے کہ برابر اس کا محاسبہ ہو اور اس سے پوچھ تاچھ ہو ۔اس کتاب کی تالیف کے دوران نفس لوامہ کی بابت تجربہ ہو ا کہ وہ انسان کو اس کے افعال واقوال ، گفتارو کردار ، اور اس کی نیت کے بارے میں کس طرح ملامت کرتی ہے ۔**

**جس شخص نے دنیا میں اپنا محاسبہ کیا تو آخرت میں اس کا حساب آسان ہوگا، جہاں اچھے اچھوں کا پسینہ چھوٹ رہا ہوگا ، حساب بڑا سخت ہوگا اور اعمال تولنے کی ترازو بڑی باریك ہوگی ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ} [الأنبياء:٤٧]

**"اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو قائم کریں گے ، پھر کسی کے ساتھ ذرا بھی ناانصافی نہیں کی جائےگی ، اگر ( کوئی عمل ) رائی کے دانے کے برابر ہو گا تو ہم اسے بھی لےآئیں گے اورہم حسا ب کے لئے کافی ہیں۔"**

**انسان سے اس کے افعال واقوال اور اس کے اعضاء کے بارے میں پوچھ ہونا ہے ، ارشاد باری تعالی ہے :**

{وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا} [الإسراء:٣٦]

**" اور تم کو جس بات کی تحقیق نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو، یقینا کان، آنکھ ، اور دل ، انسان سے ان سب کے بارے میں پوچھ ہوگی ".**

**کتنے ہی اس طرح کی آیات ہیں جو پچھلے نیك لوگوں کے دلوں کو دستك دیتی تھیں ، ان میں سے بعض ان آیات کو رات بھر پڑھتے رہتے تھے ، بار بار ان کو دہراتے تھے ، ان پر عمل اللہ تعالی کے اس قول کی طرح ہوتے تھے:{وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ} [الصافات:٢٤] " اور ان کو کھڑا رکھو، ان سے پوچھا جائےگا".**

**مومن جب ان آیات میں تدبر کرتا ہے ، اور اللہ کے سامنے حساب کی پوزیشن کا تصور کرتا ہے، تو یہ آیات اس کو اپنے محاسبہ نفس کی طرف دھکیل کر لے جاتی ہیں ،پھر وہ مومن اپنے احوال واعمال اور کیفیات کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہوتا ہے ، اور خود سے سوال کرتا ہے کہ تم نے کیا عمل کیا ، کیسا کیا ؟کیا تم اللہ کے حکم پر مستقیم ہو یا منحرف ہوگئے ہو ؟**

**حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا : "" اے لوگو! تم لوگ اپنے آپ کا محاسبہ کرلو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے ،اپنے آپ کا وزن کئے جانے سے پہلے وزن کرلو اور اللہ کے سامنے بڑی پیشی سے پہلے اپنے آ پ کو تول لو ، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :{مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ}[الحاقة:٢٨]" میرا مال تو مجھے کچھ بھی کام نہیں آیا ". آخرت میں قیامت کے روز ان لوگوں کا حساب آسان ہوگا جن لوگو ں نے اپنا حساب دنیا میں کیا ہو گا ، ان لوگوں کی ترازو میں ان کے نیك اعمال کے پلڑا بھاری ہوگا جنہوں نے دنیا میں اپنے آپ کا وزن کیا ہوگا ، اور ترازو میں وزنی حق ہی ہوگا" .**

**عفت نفس محاسبہ نفس کی مرہون منت ہے کہ انسان اپنی نگاہوں اوراس کے خطرات اور اعضاء وجوارح میں خاص طور پر کان ، آنکھ اور دل کا محا سبہ کرتا ہے۔وہ اپنے سے مخاطب ہوتا ہے اور کہتا ہے :**

**کیا تم نے سیٹلائٹ ٹی وی اور انٹر نٹ پر آنے والی محرمات ( جن کا دیکھنا حرام ہے ) سے نگاہ پست کی؟**

**کیا تم نے بازاروں اور تفریحی مقامات پر نگاہ نیچی کی ؟**

**کیا تم نے فحش گانوں اور شہوت انگیز اسباب سے اپنے آپ کا بچایا؟**

**کیا تم نے اپنے آ پ کو فتنہ اور لغزش کے مقامات سے محفوظ رکھا؟**

**کیا نفس معاصی اور گناہوں کی طرف نہیں بڑھی ؟**

**پس جب انسان اپنی نفس سے اس طرح کا محاسبہ کرتا رہے گا اور برابر ایسی ہی چوکسی رہی اور کڑی نگرانی رہی تو وہ لغزشوں سے محفوظ رہے گا اور عفیف و پاکدامن زندگی بسر کرے گا .**

## دوسرا – توبہ :

**توبہ: اللہ تعالی سے دوری کے بعد اس سے قریب ہوناہے۔**

**سچی توبہ :ایسی توبہ جس میں موجودہ وقت میں سرزد گناہ سے مکمل طور پرانخلاء،گناہ پر ندامت و شرمندگی اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا عزم مصمم ہو(۱)،اللہ تعالی نے گنا ہ سے توبہ کرنے والے بندے سے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے :**

---

(۱) دليل السالكين، أنس إسماعيل.

{فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ}[المائدة: ٣٩]

**"پھر جو شخص اپنی کوتاہی کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو یقینا اللہ اس کی توبہ قبول کرلیں گے ، بے شك اللہ بہت بخشنے والے اور بڑے ہی مہربان ہیں".**

**گو گناہ پہاڑ کی چوٹی کے برابر کیوں نہ ہو پھر بھی اللہ تعالی توبہ کرنے والے بندے کی توبہ قبول کرلیتاہے اور ان کے گناہ معاف کردیتا ہے اور ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے ، ارشاد الہی ہوتا ہے :**

{وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا * يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ * إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا * وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا }[الفرقان:٦٨– ٧١]

**"وہ اللہ کے ساتھ کسی اورمعبود کی پوجا نہیں کرتے اور کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے ، جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ، ہاں مگر حق کی بنا پر ( یعنی حکم شرعی کے مطابق)، اور وہ زنا بھی نہیں کرتے ، جو ایسا کرے گا ، وہ گنہگار ہوگا ، قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب دیا جائےگا اور وہ ذلیل وخوار ہو کر ہمیشہ اسی میں رہے گا، سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کرلی، ایمان**

لائے اور نیك عمل كیا، الله ان كی برائیو ں كو نیكیوں سے بدل دیں گے اور الله بہت معاف كرنے والے اور نہایت مہربان ہیں، نیز جو توبہ كرتا ہے اور نیك عمل كرنے لگتا ہے ، وہ الله كی طرف پوری طرح لوٹ آتا ہے ".

الله تعالی اپنے بندے كی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے ، جیسا كہ رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمایا :"الله تعالی اپنے بندہ كی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے ، جس كو اونٹ نے صحراء كی سرزمین میں كھودیا ہو پھر اچانك اونٹ مل گیا ہو"(٢).

گناہ كے بعد فوری توبہ واجب ہے ، اس میں تاخیر اور دیر كرنا درست نہیں ؛ كیونكہ انسان كو اپنی موت كا وقت معلوم نہیں ، اور بہر حال توبہ موت سےپہلے ضروری ہے اورموت سے پہلے ہی كی توبہ كا اعتبار ہے ، نہ موت كے وقت حالت نزاع میں اور نہ موت كے بعد. ابو بكر واسطیؒ كہتے ہیں :" سستی ہر چیز میں ٹھیك ہے ، سوائے تیں چیزوں كے : نماز كا وقت آجائے ، میت كی تدفین اور گناہ سے توبہ ".

عہد رسالت میں پیش آئے توبہ كے واقعات میں سے ایك واقعہ پیش ہے ، حضرت عبد الله بن مسعودؓ سےروایت ہے كہ ایك شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض كناں ہوا :یارسول الله ! ایك باغ میں میری ملاقات ایك خاتون سے ہوئی،میں اس سے چمٹ گیا اور اسے بوسہ لیا ، اور سب كچھ كیا سوائے اس كے كہ میں نے اس سے جماع نہیں كیا ، نبی كریم ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے ، اتنے میں یہ آیت نازل ہوئی : {وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

(۲) بخاری،حدیث: ٦٣٠٨، مسلم،حدیث:٧٤٣، عن عبد الله بن مسعودؓ۔

ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ}[هود:١١٤] "دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجئے، بےشك نیکی گناہوں کو مٹادیتی ہے ، یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے یاد دھانی ہے "، نبی کریم ﷺ نے ان کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی، حضرت عمر بن خطابؓ اس وقت وہاں موجود تھے ، انہوں نے عرض کیا : یارسول الله !یہ خاص ہے یا سب کے لئے عام ہے ؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:" بلکہ سب کے لئے عام ہے "(۳)۔

معلوم ہوا کہ انسان پر لازم ہے کہ اگر انسان کا قدم پھسل جائے ،یا اس سے غفلت میں کوئی گناہ صادر ہوگیا ، گو وہ گناہ کبیرہ ہو ، اور گناہ کی نوعیت جو بھی ہو ، خواہ اس کا تعلق حرام کاموں سے ہو ،یا فحش فلموں یا تصویروں کے مشاہدہ سے ہو تو اس سے توبہ کرنے میں جلدی کرے، الله تعالی کی رحمت سے مغفرت کی امید رکھے اور درج ذیل شرطوں کی رعایت کے ساتھ توبہ کرے تو انشاء الله اس کی توبہ ضرور قبول ہوگی :

١– اس کی توبہ خالص الله کو راضی کرنے کے لئے ہو ، الله تعالی کا ارشاد ہے :{ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[النور:٣١]"اور اے ایمان والو! سب مل کر الله کے سامنے توبہ کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

٢ - گناہ سے مکمل طور پرانخلاء۔

٣ - گناہ پر ندامت و شرمندگی ۔

۴ ۔ اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا عزم مصمم ہو، اگر اس گناہ کا تعلق بندے کے حقوق سے ہو تو جس کا حق اس نے تلف کیا ہے اس کا حق اس کو لوٹادے۔

(۳) مسلم ، حدیث : ۲۷۶۳، ترمذی، ۳۱۱۲، عن عبد اللہ بن مسعودؓ ۔

اگر کوئی شخص بلاقصد و ارادہ اور بغیر کسی اصرار کے دوبارہ اس گناہ میں یا کسی اور گناہ میں مبتلا ہوگیا تو وہ دوبارہ توبہ کرے؛ کیونکہ اللہ تعالی خوب باربار توبہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے جیساکہ وہ خو ب پاك صاف رہنے والے کو پسند کرتا ہے، انسان کو چاہئیے کہ وہ انسان اورجنات شیاطین کے وسوسے سے چوکنّار ہے ، یہ لوگ توبہ سے رخ کو موڑنے کی کوشش کرتے ہیں ،اور دوبارہ توبہ کو دشوار بناتے ہیں یا دل میں اللہ تعالی کی رحمت سے مایوسی کا وسوسہ ڈالتے ہیں ، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی تمام گناہوں کو اور ہرطرح کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے ، وہ بڑا ہی بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے ۔

توبہ کے بعد اللہ تعالی کے حکم پر استقامت وثبات قدمی کیا صورت ہوسکتی ہے ؟ بعض توبہ کرنے والے احباب پوچھتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں اس گناہ کے بارے میں وساوس آتے رہتے ہیں جس گناہ سے ہم توبہ کر چکے ہیں ، اور بعض دفعہ اس میں مبتلا بھی ہوجاتے ہیں ، بڑا ڈر لگتا ہے ، میری توبہ قبول ہوئی یا نہیں ، دوبارہ توبہ کی کیا شکل ہوگی ؟ اور ہم توبہ کے بعد توبہ پرکس طرح مستقیم رہ سکتے ہیں اور اس پر ثبات قدمی کیا صورت ہوگی کہ ہم دوبارہ پچھلے گنا ہ کی طرف لوٹ کر نہ آسکیں ؟

**کسی کام میں اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا اور اس سے بڑے الحاح و زاری سے دعا کرنا اصل انسان کا سرمایہ ہے ،اور توبہ پر ثبات قدمی کے اہم عوامل میں سے یہ ہے کہ جیسا کہ ہمارے رب ہم مومنوں کو سکھایا کہ یوں مانگو:**

{رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ}[آل عمران:٨]

**"اے ہمارے پروردگار !آپ ہدایت سے سرفراز فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجئے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے ، بے شك آپ بڑے داتا ہیں۔ "**

{وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ}[غافر:٦٠] **"اور تمہارے پروردگار کا فرمان ہے : مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا ، بےشك جو لوگ تکبر کی بنا پر میری عبادت کرنے سے کتراتے ہیں ، وہ عنقریب ذلیل ہوکر دوزخ میں داخل ہوں گے ۔"**

{أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ} [الزمر:٣٦]

**"کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہیں ؟ یہ لوگ آپ کو اللہ کے ماسوا سےڈراتے ہیں اور جس کو اللہ ہدایت سے محروم کردیں ، تو کوئی اسے ہدایت نہیں دے سکتا ۔"**

**توبہ پر ثبات قدمی کے لئے معاون چیزیں:**

**۱ – ہمیشہ توبہ کی شرطوں کی رعایت رکھنا اور اس کو دل میں برابر اتارے رہنا ،یعنی فورًا گناہ سے مکمل طور پرانخلاء،**
**گناہ پر ندامت و شرمندگی اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا عزم مصمم ہو۔**
**۲ – اُس ماحول سے علیحدگی ، جس میں انسان کو گناہ ہی یاد آتا ہو ، اسی طرف دھیان جاتاہو ،اسی طرح فاسد صحبت ، ویڈیو ٹیپ اور انٹرنت کیفے وغیرہ امور سے دور رہاجائے؛ اس لئے کہ دوبارہ اِس ماحول کی طرف آنا گناہ کی یاد کو دل میں تازہ کرتاہے ،سوآدمیوں کے قاتل کے قصہ میں اس کی اساس ملتی ہے ، کہ جس وقت ایك عالم نے اس قاتل سے کہا تھا کہ تم اپنے فاسد بستی کو چھوڑ دو اور دوسری صالح بستی کی طرف چلے جاؤ۔**
**۳ – تجدید توبہ ، یعنی برابر توبہ کرتے رہنا چاہئیے ، خواہ گناہ سرزد ہو یا نہ ہو،ویسے کوئی انسان دعوی نہیں کرسکتا ہے کہ وہ گناہوں سے پاك ہے ؛ اس لئے برابر روزانہ ایك سے زائد بار بلکہ جتنی بار ہوسکے توبہ کرنی چاہئیے ؛ کیونکہ اللہ تعالی بار بار خوب توبہ کرنے والے بندے کو پسند کرتا ہے ، توبہ کرنے والا اللہ تعالی کی رحمت سےمایوس نہ ہو گو وہ بلا قصد وارادہ اور اصرار کے بار بار گناہ میں ملوث ہوجائے، اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتے رہے گا جب تك کہ وہ توبہ واستغفار کرتا رہےگا ،رسول اللہ ﷺ دن میں ایك سو بار سے زائد استغفار کیا کر تے تھے ، وہ پڑھتے رہتے تھے "** أستغفر الله وأتوب إليه **" یعنی :اے اللہ میں تجھ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں ۔**
**۴ – توبہ کرنے والا پہلے دن بڑی رقت ، آہ وزاری ، اور خشوع وخضوع کے ساتھ توبہ واستغفار کرتا ہے ،**

اور بڑا ہی جذباتی ہوتا ہے ، اپنے کئے ہوئے گناہ پر بڑا شرمندہ ہوتا ہے اور خوب روتا دھوتا ہے ، اس وقت اس کی حالت ہی عجیب ہوتی ہے ، یہ اچھی بات ہے ، البتہ اس کے بعد دوسرا مرحلہ استقامت کا آتا ہے ، استقامت سے توبہ کے آثار دل میں راسخ ہوتے ہیں ، استقامت کے لئے ضروری ہے کہ توبہ کرنے والا نیك اعمال فرض ، نفل ،اذکارواوراد، روزہ اور صدقات کا اہتمام کرے ؛ تاکہ اس کے نامۂاعمال میں یومیہ (ڈیلی) ، ہفتہ واری (ویکلی) ، ماہانہ ( منتھلی) اور سالانہ نیك اعمال جمع ہوتے رہتے ہیں ، جتنا ہی زیادہ اس کے نیك اعمال بڑھیں گے اتناہی زیادہ اس کاقدم شریعت مطہّرہ پر عملی اعتبار سے راسخ ہوگا اور وہ اپنی توبہ و استغفار پر ثابت قدم ہوگا ۔

۵ – نیك صحبتوں کو لازم پکڑنا ، نیك صحبت انسان کو غفلت سے بیدار کرتی ہے اور اس کو توبہ پر استقامت کو ثبات بخشتی ہے، اور نیز تنہائی زندگی اور نیك لوگوں سے بالکل کٹ کر رہنا بعض مرتبہ انسان کو اس کی توبہ و استغفار سے پھیر دیتا ہے ۔

٦ – پہلے جو وہ گناہ کے راستہ پر تھا ، اللہ کی توفیق سے اس نے اس سے توبہ کی، اس کی ضد عمل کرنا ہے ، یعنی اس کی جگہ پر اس کے مخالف نیك اعمال کرنے کا حریص بننا ہے ،مثال کے طور پر کثرت سے بازار جانے کے بجائے مسجد کثرت سے جائے، انٹرنیٹ کیفے جانے کے بجائےدینی محاضرے و لیکچرس اور بیانات میں جائے ، فحش میگزین اور پرچے پڑھنے کے بجائے قرآن مجید کی تلاوت کرے اور اس میں غوروفکر کرے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :" گناہ کے بعد نیکی کرو، نیکی گناہ کو مٹاتی ہے"(۳)۔

۷ – برابر ذکر و استغفار کرتا رہے اور دعا خوب الحاح سے کرے اور پابندی سے کرے ، جیسا کہ آپ ﷺ کا طریقہ رہا ہے ، آپﷺ دعا کیا کرتے تھے : اے دلوں کو پلٹنے والے ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما "(۳)۔ ذکر الٰہی فلاح و کامیابی اور دل کے سکون وراحت کا سرچشمہ ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[الأنفال:۴۵]

---

(۳) ترمذی، حدیث:۱۹۸۷،مسند احمد:۵/۱۵۳،عن ابی ذرؓ ، امام ترمذیؒ کا بیان ہے :یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

(۴) ترمذی، حدیث:۲۱۴۰، عن انسؓ ۔

"اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو، اللہ کا خوب ذکر کرو ؛ تاکہ تم کامیاب ہوسکو۔"

{الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ}[الرعد:۲۸]

"(یعنی ) وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی یاد سے ان کے قلب کو سکون حاصل ہوتا ہے ، آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ "

۸ – شرو فتنہ کے مقامات ،اسبابِ انحراف اور مقدماتِ بے ر اہ روی سے اجتناب ؛ تاکہ شیطان کے سامنے گناہ کی طرف لےجانے اور گمراہی کے گڑہے میں ڈھکیلنے کا دروازہ بند ہوجائے ؛ اس لئے کہ گناہ تك پہنچنے کے لئے یہ قدم بہ قدم مرحلے ہیں ، اللہ تعالی نے اپنے بندے کو ڈراتے ہوئے فرمایا :

{يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ}[البقرة:١٦٨]

**" اے لوگو ! زمین میں جو کچھ ہے، اس میں سے کھاؤ؛ بشرطیکہ حلال و پاك ہو، اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو ؛ کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ۔"**

## تیسرا – انٹر نیٹ کی آفات کا علاج :

**انٹر نیٹ نیٹ ورك اخلاقی بے راہ روی اور انحراف کے اکثر ی اسباب میں سے ہے ؛ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس آفت کے علاج کے واسطے مستقل ایك فصل باندھیں ،پیچھے کچھ حفاظتی قواعد گذرے ہیں ، مزید ان میں انٹر نیٹ کی آفتوں میں جو لوگ پڑجاتے ہیں ، ان کو اس گڑھے سے نکالنے کے لئے چند قواعد یہا ں اضافہ کیا جاتا ہے؛ تاکہ اس میں مبتلالوگ راہ راست پرآسکیں اور ان کو توبہ کی توفیق مل سکے ۔**

## انٹر نیٹ کی آفتوں کے علاج کی مفیدصورتیں:

**١ – فضول اطلاعات اور خبروں کی رغبت چھوڑ دیں ،یہی آفات کا بڑا کشادہ دروزاہ ہے ، انسان کو چاہئیے کہ وہ مشکو ك سائٹس ، شکوك وشبہات پیدا کرنے والے رسائل و میگزین اور عجیب وغریب دلچسپ گفتگو سے رغبت ترك کردے ۔**

**٢ – اپنے پاس وہ تمام محفوظ سائٹس کو ڈیلیٹ مار دیں ، جن کا تعلق جنس ، فحاشی ، تصاویر اور دوسری جنس سے تعارفی تحریر یا ویڈیو کے تبادلہ سے ہے ، ان سائٹس کو ڈیلیٹ کرنا سچی توبہ کی دلیل اور اگلی زندگی**

عفت و عفاف اور صاف ستھری گذارنے کا پختہ ارادہ کی علامت سمجھی جائےگی ، اس میں تامل وتردد کو راہ دینا درست نہیں یا بعض رکھتے ہیں اور بعض کو چھوڑ دیتے ہیں ،ایسا کرنا بھی صحیح نہیں ۔

۳ – نیٹ ورك میں تنہا یا تنہائی میں داخل نہ ہونا ؛ کیونکہ ایسے وقت میں نفس امّارہ کے محرکات اور شیطان کے وساوس بڑے مؤثر ،تیز اور بڑے طاقت ور ہوتے ہیں ؛ اس لئے انسان پر لازم ہے کہ وہ لاؤنج وبیٹھنے کے ہال میں یا ایسی جگہ پر بیٹھ کر نیٹ استعمال کرے جہاں گھر والوں کی آمدورفت رہتی ہو ۔

۴ – انٹر نیٹ کیفے جانا بند کردے ؛ کیونکہ ان کے آلات جنسی سائٹس اور فحاشی سے محفوظ نہیں ہیں ؛ اس لئے انسان اپنے بارے میں مامون نہیں ہےکہ وہ ان سائٹس میں داخل نہیں ہوگا؛چونکہ بسا اوقات اس طرح کے ایك سائٹ پر دانستہ یا غیر دانستہ اچانك چلا گیا ، اس کے بعد انسان کی نفس اس کو دیکھنے پر آمادہ کرتی ہے، اسی طرح انسان آہستہ آہستہ ان چیزوں کا عادی بنتاہے اور اس کے دلدل میں پھنستا ہے ، جہاں سے نکلنا آسان نہیں ہوتا ہے ۔

۵ – جنس مخالف سے بات چیت کے سائٹس اور چاٹ کرنا چھوڑنا ہوگا ، ان سائٹس اور اڈریس کو مکمل طور پر بلا استثناء ڈیلیٹ کرنا ضروری ہوگا؛ کیونکہ سچی توبہ کی شرط ہے ،واضح رہے کہ جنس مخالف سے چاٹ، یہ تیسرا شیطان ہے ، جو قبیح فعل کو اچھا خوبصورت اور خوب مزیّن کرکے انسان کے سامنے پیش کرتاہے اور شیطانی براءت کا راستہ بھی سوجھا تا ہے ؛ پس اس سے بچنے کے لئے ہے مطلق اس کا بائیکاٹ کیا جائے، یہی کامیاب علاج اور فعّال ہتھیار ہے ۔

۶ ۔ فاسد وبری صحبت کو چھوڑے ؛ اس لئے کہ یہ انٹر نیٹ کی آفات وخرافات پر اکساتی ہے ، اس کی سنگینیت کو ہلکا بنا کر پیش کرتی ہے اور سب سے بڑی بات ہے کہ اس میں باہم گناہ سے پُر سائٹس کا تبادلہ ہوتا ہے ۔

۷ ۔ ایسا سافٹ وئیر ڈاؤن لوڈ کریں اور استعمال کریں جو آپ کے آلہ کو بدسلوکی اور گنہگار سائٹوں سےمحفوظ کر تے ہوں، اور یہ معاشرتی ذمہ داری فرد پر اور حکام پر عائد ہوتی ہے کہ وہ انٹرنیٹ کمپنیوں کو مجبورکریں کہ وہ غیر اخلاقی سافٹ وئیر کا استعمال نہ کریں ۔

## ۴ ۔ مواصلاتی ذرائع ابلاغ کی بیماریوں کا علاج :

پیچھے ہم موبائیلوں کی تیزی سے پھیلاؤ اور اس کے منفی نتائج و اثرات کو بیان کرچکے ہیں ،اس کا استعما ل شخصی ہوتا ہے ، اس کی آفات و بیماریوں کا شکار انسان بڑے پیمانے پر ا نفرادی طورپر ہوتا ہے؛ اس لئے اس کا علاج بھی شخصی وا نفرادی ہوگا ؛ پس انسان کو چاہئیے کہ موبائیل کی آفات وبیماریو ں سے بچنے کے لئے زیادہ قناعت وصبر سے کام لے ، اور اپنے اندر جذبہ صادق اور پختہ ارادہ پیدا کرے کہ مجھے موبائیل کے مفاسد سے ہر حال میں بچنا ہے ،تب تو اس کا دین ، اس کا اخلاق اور عصمت محفوظ رہ پائیں گے ، ورنہ سب کھٹائی میں پڑ جائیں گے ۔

# مواصلاتی ذرائع ابلاغ کی بیماریوں سے علاج کے واسطے مفید وسائل کا استعمال :

**۱ – بنیادی طور پرانسان اپنے اندر احساس پیدا کرے کہ وہ ہمہ وقت کیمرۂ الٰہی میں زندگی بسر کررہا ہے ، اللہ تعالی کی نگرانی بڑی چوکس ہو تی ہے ، اور یہ یاد رکھے کہ قوت سماعت ، بصارت اور نطق، دوسرے الفاظ میں کان ، آنکھ اور زبان سب اللہ تعالی کی طرف سے بیش بہا قیمتی نعمتیں ہیں ، مجھ پر لازم ہے کہ ان کا استعمال اللہ کی طاعت کی جگہوں میں ہو نہ کہ نافرمانی کی جگہوں میں ، ورنہ یہ اعضاء کل کے دن میرے خلاف گواہی دیں گے ، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :**

{يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [النور:۲۴]

**"جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں ، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ، ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔"**

**۲ – بلوٹوتھ سافٹ وئیر کو بند کردیں اور اسے کبھی استعمال نہ کریں، خاص طور پر وہاں جہاں پبلك کی بھیڑ رہتی ہو اور وہ عوامی اجتماع کی جگہیں ہوں ؛ اس لئے اس کے پیچھے مفاسد بہ نسبت متوقع فوائد کے زیادہ ہیں ، اور اسلام کا اصول ہے کہ "**درأ المفاسد أولي من جلب المصالح**"، یعنی مفاد حاصل کرنے کے مقابلہ میں مفاسد کو دور کرنا اولی وبہتر ہے ، خاص طور پر جبکہ مفاسد کا تعلق دین و اخلاق سے ہو ۔**

۳ – جنس مخالف کے تمامتر فون نمبرات اور چاٹ کے رابطے مٹا دیئے جائیں ، اور پوری توجہ اللہ تعالی کی طرف ہو ،اورعزم مصمم ہو کہ دوبارہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھے گا ۔

۴ – یاد کرو بعض ان نوجوانوں کو جن کی مردانگی اور حیاء معدوم ہوچکی ہیں، وہ لوگ لڑکیوں کو بلیك میل کر کے اپنے ساتھ لے کر بھا گنے کے لئے یا ان کو ر سوا کرنے کے لئے چاٹ یا ویڈیو کلپس کا استعمال کرتے ہیں ؛ پس لڑکیوں کےلئے ضروری ہے کہ وہ جنس مخالف مردوں کے ساتھ ہر طرح کے تعلقات کو ختم کرلیں، اس میں ان کے لئے دین ودنیا دونوں کے لئے خیرہے ، اور نیز خاص طور پر ان کی عزت وشرف اور ذات مجروح ومخدوش ہونے سے محفوظ رہےگی ۔

## ۵ ۔ سیٹلائٹ ٹی وی کی آفتوں اور مفاسد سے علاج:

موجودہ دور میں خاندان کے سرپرست خواہ وہ مرد ہو یاعورت ، پر بڑی ذمہ داری آتی ہے کہ وہ بےحیاء فحش اور بدنام زمانہ سیٹلائٹ ٹی وی کی آفتوں اور مفاسد سے افراد خاندان کو بچائیں؛ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے " تم میں کا ہرکوئی سربراہ اور ذمہ دار ہے ، اور ہر سربراہ و ذمہ دار اپنے ماتحت کے بارے میں جوابدہ ہے "( حدیث کی تخریج گذر چکی ہے ) ۔ اولیاء وسر پرستان دھیان دیں کہ وہ ہر گز کھوکھلی مغربی تہذیب و ثقافت سے دھوکا نہ کھائیں کہ بچوں کو روك ٹوك کرنا ان کی شخصی آزادی میں مداخلت کرنا ہے ؛ کیونکہ خود وہ اس کھونٹ تہذیب کے نقصانات کو اپنے سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں ، اس کے بعد اور کیا چاہتے ہیں ؟ یہی

وہ بنیاد ہے کہ آج مغرب ہلاکت وبربادی کا مزہ چکھ رہا ہے ۔ نیز یہ ہماری شریعت مطہرہ کے اصول کے خلاف بھی ہے ؛ اس لئے کہ اللہ جن کو جس کی ذمہ دار ی سونپی ہے وہ اس کے بارے میں اپنے رب کے سامنے جوابدہ ہے ؛ لہذا ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ خاندان کا ذمہ دار جس طرح اپنی ذات اور اپنے گھر والوں سے حتی المقدور فساد وفتنہ کو دور کرنے کی کوشش کرسکتاہے اور اس کے دروازے کو بند کر نے کے لئے جو کچھ کرسکتا ہے ، اتنی ہی کوشش دیگر افراد خاندان کے لئے بھی کرنا ضروری ہے ، اور وہ اس طریقہ سے ہوگا :

۱ – افراد خاندان کے دلوں میں نیکیوں اور اچھائیوں سے محبت اور برائیو ں سے نفرت کا بیج بونے کی کوشش کریں ، اور ذہن و دماغ میں تقوی اور اللہ کی سخت نگرانی میں رہنے کا احساس دلائیں ، اور ان کے دلوں میں اللہ تعالی سے حیا ء کو پیوست وجاگزیں کرنے کی بھرپور سعی کر یں، یہ تربیت کی بنیادیں اور حفاظتی حصار بندیاں ہیں ، جیساکہ پیچھے تفصیل سے گذر چکا ہے ۔

۲ – افراد خاندان کو بیدار کریں اور ان کو دشمنان اسلام خواہ وہ عرب ہوں یا عجم ، کی سازش سے آگاہ کریں کہ اخلاقی انارکی و فساد ، بے راہ روی و انحراف ، بے حیائی اور فحاشی کو پھیلانے کا بنیادی مقصد امت محمدیہ کو کمزور کرنا ، ان کے نوجوانوں کے اخلاق کو بگاڑنا اور ان کو تحصیل علم اور تعمیری اخلاق سے روکنا اور ان کے ذھن کو پھیرناہے ۔

۳ – مؤثر عملی ذریعہ سیٹلائٹ ٹی وی چینل کو روکنا ، جو بے حیائی، جنس پرستی، تباہ کن اخلاق، سطحی فحش گانوں ، فحش ڈانس و رقص اورجنسی فلموں اور

خرافات کی طرف دعوت دیتی ہے ،عقلاً اور شرعًا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں ہوگا کہ خاندان کا بڑا و سر پرست ان چینل اور جو چینل پر آفات و بلیّات اور مفاسد کی جو برسات ہو تی ہے ، سے گلِہ کرے ؛ کیونکہ ہماری غلطی ہے کہ ہم نے ان چیزوں کا اپنے گھروں میں داخلہ کی اجازت دے رکھی ہے اور ہم ان کا استقبال کرتے ہیں ،ان چیزوں کو روکنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہم ان چیزوں کو اپنے ڈیوائس سے اڑادیں یا اس سائٹس کو بند کردیں ، ایسا خود کرسکتے ہوں تو اچھی بات ہے ورنہ کمپنی سے کہکر بند کروادیں، بہر حال اپنے انٹر نیٹ سرویس میں مذکورہ بالا فحش چیزوں کی آمد کے دروازے کو بند کر دیں ، تب ہی جاکر اپنے آپ کو، اپنے اہل و عیال اور اہل خاندان کو مذکورہ بالا خرافات سے بچا سکتے ہیں ، اس کے بدلہ میں اسلامی سیٹلائٹ ٹی وی ، دستاویزی فلم،سائنسی اور ثقافتی چینلزدیکھیں اور دکھائیں ، یہ مفید اور سودمند ہیں ۔

۴ – محفوظ ومامون سیٹلائٹ چینلز کو دیکھنے کے لئے بھی تنظیم اوقات ضروری ہے ، خاص طور پر کلاس کے دوران ، مذاکرہ کے وقت اور ہوم ورك کے اوقات کو چھوڑکر اس کے لئے خالی اوقات کا استعمال ہو ، اور مناسب یہی ہے کہ افراد خاندان ٹی وی اسکرینز اور سیٹلائٹ چینلز پر اوقات کم ہی گذاریں ۔

۵ – ٹیلیویژن اور سیٹلائٹ ریسیورز کو افراد خاندان کے مخصوص کمرہ میں رکھنے کی قطعًا اجازت نہ ہو؛ کیونکہ یہ شر وفساد کا دروازہ ہے ۔

اس مناسبت سے سربراہِ خاندان اور سر پرستان کے لئےضروری ہے کہ وہ جذبات کے رو میں بہنے کے

**بجائے اپنی ذمہ داریاں محسوس کرتے ہوئے ناخن تدبیر اور ہوش وخرد سے کام کریں ۔**

# عفت گائیڈ

**یہ ایك ذهنی خاکہ سے عبارت ہے ،میں چاہتاہوں کہ آگے کی سطروں میں منہج استعاف کی تلخیص پیش کروں، جنسی شہوت، ادراك وحس اور اس کی حدّت وشدّت کا معیار ودرجہ مقرر کروں ، پھر ہرایك درجہ کے ساتھ معاملہ کی نوعیت پر روشنی ڈالوں ،شروع کےدو درجے جنس کی سنگینیت سے متعلق ہو نگے ، اور وہ اس طرح ہیں:**

## پہلا درجہ – جنسی شہوت کا وجود رہے اپنے فطری دائرہ میں محصور:

**تعریف:جنسی شہوت انسانی دجود کا ایك حصہ ہے ، اس کے وجود پر کوئی مادی عمل مرتب نہیں ہوتا ہے .**

**جنسی شہوت کے ساتھ معاملہ کی نوعیت :ضروری ہے جنسی شہوت کی تسکین شرعی دائرہ میں ہو ، اور وہ ہے شادی ، یعنی شادی کے بعد ہونے والی دلہن سے جنسی رغبت وخواہش کی تسکین کی جائے ، یا اگر پہلے سے شادی شدہ ہے تو اپنی بیوی سے جنسی خواہش پوری کے جا ئے .**

**اب سوال یہ ہے کہ جنسی شہوت کے اِس درجہ ومعیار اور اِس نوعیت پر قائم دائم اور ثابت قدم کیسے رہا جا ئے ؟**

**اس کا جواب یہ ہے کہ نماز، روزہ ، ایمانی واخلاقی تربیت ، حفاظتی قواعد، شہوت انگیز اسباب سے اجتناب اورنیك صحبت کے التزام کا اہتمام کریں ، اوروقت کو مفید کاموں اور علم نافع میں مشغول کریں .**

## دوسرادرجہ – جنسی شہوت انگیزی:

**تعریف: فطری جنسی خواہش اپنے دائرہ سے نکل کر جنسی حدّت وشدّت اور تندی تك پہنچ جائے .**

**اس درجہ تك کیسے پہنچا ؟ جواب ظاہر ہے کہ شہوت انگیز اسباب کو چھیڑ نے ،حفاظتی قواعد کو اختیار نہ کرنے،ایمانی پہلو کمزور ہونے اوربرے لوگوں کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے یہاں تك پہنچا .**

**اس درجہ تك پہنچنے کی دلیل :عقل ودل کاافکارو خیالات اور جنس کی دنیا میں گم ہوجانا ، اور وہاں پہنچ کر مزید نفسانی خواہش کو دستك دینا ،یہ خطرہ کی گھنٹی ہے ، یہاں سےفورًا پیچھے ہٹنے کی ضرورت ہے ، جتنی جلدی ہو فکری نقل مکانی لازم ہے اور اِس اُبھرتی ہوئی شہوت کی چنگاری کو شعلہ بننے سے پہلے بجھا دینا ہے ، ورنہ نتائج بڑے سنگین برآمد ہوسکتے ہے ۔**

**اِس درجہ کے ساتھ معاملہ کرنے کی نوعیت کیا ہوگی ؟ شہوت انگیز اسباب سے دوری اختیار کرنا ہوگا، نگاہ نیچی کرنی ہوگی ،جنسی خیالات کو نکالنا ہوگا، نماز ، روزہ، اور بقیہ عبادات کا پابند ہو نا پڑےگا،جنسی طاقت کو حلال سمت موڑنا پڑےگا ، یعنی شادی کرکے شہوت کی آگ کو بجھانا اور تسکین قلب حاصل کرنا ۔**

## تیسرادرجہ – جنسی عمل کا ارادہ :

**تعریف: جنسی خواہش بڑھ کرا س درجہ تك پہنچ جائے ، یعنی بدکار ی کا عزم مصمم ہو جائے۔**

**اِس درجہ تك کیسے پہنچا ؟جواب ظاہر ہے کہ شہوت انگیز اسباب کے سا تھ برابر رہنے ، بہ استمرار بدنگاہی سےلطف اندوز ہونے ،جنسی خیالا ت میں کھوتے رہنے ،نفسانی خواہش ابھرتے وقت اس کو دبانےکی مناسب کوشش ، مجاہدہ اور نفس کشی کے فقدان کی وجہ سے نوبت یہاں تك آگئی کہ وہ محض شہوت نہیں ر ہی بلکہ بدکار ی میں گھوسنے کی مکمل تیاری ہوگئی اور خواہش نفس کی تسکین کا پختہ ارادہ بن چکا ہے ،اور بڑی قوت کے ساتھ خطرہ کی گھنٹی بج چکی ہے ؛ اس لئے کہ ارادہ عمل کا دروازہ ہے ۔**

**اس درجہ کے ساتھ معاملہ کی نوعیت و کیفیت :معاملہ سنگین حد تك پہنچ چکا ہے ، فورًا شہوت انگیز اسبا ب سے قطع تعلق کر لیں ،اپنے اوپر اللہ کی نگرانی کو یاد کریں ،تصور کریں کہ وہ ہمارے سامنے کھڑا ہے ، دیکھ رہا ہے ، ہم سے ہماری کرتوت کے بارے میں سوال کرنے والا ہے ،اپنا اکثر اوقات لوگوں کی بیچ میں گذاریں ، خاص طور پر اچھے لوگو ں کے ساتھ ، اور نیك لوگوں کی صحبت میں گذاریں ،حالا ت کا سنجیدگی کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کریں ، پیہم مقابلہ جاری رہے ،شہوت انگیز مقا مات سے دور رہیں ، ایسی جگہوں پر رہیں جہاں نفسانی شہوت کو مہمیز کرنے والی چیزیں نہ ہوں ؛ تاکہ عزم مصمم ہلکا پڑ جائے ، جوش ٹھنڈا ہوجائے ،حدّتِ شہوت میں کمی آجائے ،اور پہلے مستوی ودرجہ تك پہنچ جائیں ، اور اپنی توانائی نفع بخش کاموں میں مشغول کردیں ، یا شادی کرلیں ۔**

## چوتھادرجہ – دواعی جنسی عمل کا ارتکاب :

**تعریف: جب انسان جنسی رغبت کے عزم مصمم کو ہلکا کرنے اور آتشِ شہوت کوبجھانے میں کامیاب نہ ہوسکا ؛ بلکہ مزید معاملہ آگے بڑھ رہا ہے ،عنقریب وہ بدکار ی میں مبتلا ہوجائےگا اورہر حال میں اب وہ حرام دواعی وطی اور مقدمات جماع میں ملوث ہونے والا ہے ۔**

**اِس درجہ تك کیسے پہنچا ؟جواب ظاہر ہے کہ شہوت انگیز اسباب میں گھوسنے ، اللہ تعالی کی نگرانی کا احساس کمزور پڑنے ، جنسی رغبت پیدا کرنے والےاسباب وذ رائع سے محفوظ مقامات پرنہ رہنے ، ابھرتی ہوئی خواہش نفس کی طرف توجہ نہ دینے میں سستی برتنے**

اورسامنے کوئی بڑا بلند مقصد نہ ہونا سبب ہے ، جس کو بروئے کار لانا ہے ،اوراس بلاء سے خلاصی کے لئے اللہ اور کسی مخلوق سے مدد طلب کر نے سے انکاروجہ ہے ۔

**اس درجہ کے ساتھ معاملہ کی نوعیت و کیفیت :** یہ درجہ بہت جلد توجہ کا طالب ہے ، اس کے علاج کی طرف جتنی جلدی ممکن ہو توجہ کرنے کی ضرورت ہے ،اس میں سستی وکاہلی کو راہ دینا اپنے کو ہلاك کرنے کے مترادف ہوگا ؛ پس شہوت کے اس پوزیشن کو ڈاؤن کرنے کی کاروائی شروع کردے ،گناہ کے انجام کو یاد کرے ، استغفار کرے ، اللہ کی کڑی نگاہ کے احساس کو بیدار کرے ،اللہ سے حیاء کرے ،تصور کرے کہ کل قیامت کے دن اللہ کا سامنا کس منہ سے کرےگا ؟فورًا اُس جگہ سے عبادت کی جگہ منتقل ہوجائے ، یا اجتماعی ملاقات کے مقامات یا اٹھ کر اہل خاندان کے پاس چلا جائے، تنہائی میں ہرگز نہ رہے ،ایسا اس لئے کرنا ہے ؛ تاکہ پہلے درجہ کی حالت – جو کہ فطری معمول کی حالت ہوتی ہے – کی طر ف واپس آسکے ۔

اس گائیڈ عفت سے میرا مقصد یہ ہے کہ انسان کس طرح سے اور بڑی آسانی سے اپنے آپ کو بے آبرو ہونے سے بچا سکتا ہے ،اور اگر خدانخواستہ انسان جنسی رغبت وحدّت سے دوچار ہوجائے تو اس کو اپنے طور پر اندازہ کرنےمیں آسانی ہوگی کہ کس درجہ کی شہوت ہے ؛ تاکہ اسی اعتبار سے مذکورہ بالا حفاظتی اصول وقواعد کا سہارا لیتے ہوئے اپنے آپ کی حفاظت کرسکے، قعر مذلت میں گرنے سے اپنے آپ بچا سکے، شیطان کو خوش کرنے کے بجائے اپنے رب کو خوش کرسکے ؛ تاکہ وہ جہاں دنیا میں عزت پائے اور سرخرو ہو، وہیں آخرت میں

**بھی رب کریم کی رضا وخوشنودی سے سرفراز ہو اور دونوں جہاں کی بھلائیوں اور کامیابی سے ہم کنار ہو اور وہ اس آیت شریف کا مصداق ہوجائے :**

**{رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ* أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا }[البقرة:٢٠١]**

**"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا کی بھی بھلائی عطا فرمائیے،اور آخرت کی بھی،اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالیجئے!! ، یہی وہ لوگ ہیں جن کو اعمال کی وجہ سے (آخرت میں ) حصہ ملے گا۔"**

صلى الله على خير خلقه محمد و على آله وصحبه أجمعين،

**سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ * وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ * وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**

**[الصافات: ١٨٠ – ١٨٢]**